ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

دیوبند

دسمبر ۲۰۱۰ء DEC.2010

نایاب مجرب عملیات

جنات کو غلام بنانے کا عمل

کیا آپ قسمت پر اعتماد رکھتے ہیں؟

دولت کمانے کا ایک زبردست عمل

Rs.20/=

طلسماتی دُنیا
DEC.2010
نایاب مجرب عملیات
جنات کو غلام بنانے کا عمل
کیا آپ قسمت پر اعتماد رکھتے ہیں؟
دولت کمانے کا ایک زبردست عمل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پاکستان سے
زرتعاون سالانہ 9 سو روپے انڈین
غیر ممالک سے
سالانہ زرتعاون 12 سو روپے انڈین
لائف ممبری ہندوستان میں
7 ہزار روپے
لائف ممبری پاکستان میں
15 ہزار روپے انڈین
لائف ممبری غیر ممالک سے
25 ہزار روپے انڈین

جلد نمبر ۱۷
شمارہ نمبر ۱۲
دسمبر ۲۰۱۰ء
سالانہ زرتعاون ۲۴۰ روپے سادہ ڈاک سے
۴۳۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۲۰ روپے

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

موبائل 09358002992

موبائل 09756726786

فون 09359882674
فیکس (01336) 224748

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

چیک / ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے۔ اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی کارروائی کی جا سکتی ہے۔ (منیجر)

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون اور ملک کے غداروں
سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

پتہ: **ہاشمی روحانی مرکز**
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند سے شائع کیا۔

کیا اور کہاں

اداریہ

تقسیم در تقسیم کا درد

بقلم خاص

ملک کی آزادی کے وقت مسلمانوں کا دور اندیش طبقہ اس بات کا قائل تھا کہ ملک تقسیم نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ اگر مسٹر جناح کی تحریک رنگ لے آئی اور پاکستان وجود میں آگیا تو ہندوستان تقسیم ہو جائے گا اور ہندوستان کے مسلمان دو حصوں میں بٹ جائیں گے۔ مسٹر جناح اس بات پر راضی بھی ہو گئے تھے کہ پاکستان نہ بنے لیکن افسوس مسلمانوں کے وقار اور مسلمانوں کے استحکام کے لئے انہوں نے جو شرط پیش کی تھی وہ مسترد کر دی گئی اور ملک دو حصوں میں تقسیم ہو گیا اور اس تقسیم کے ساتھ ساتھ مسلمان بھی دو حصوں میں تقسیم ہو گئے۔ اگر پاکستان نہ بنتا تو بے شک اس وقت مسلمانوں کی طاقت ہندوستان میں دوگنی ہوتی۔ وہ کون لوگ تھے جو مسلمانوں کو دو خانوں میں بانٹنا چاہتے تھے، وہ بھی پر عیاں ہے، وہ لوگ انگریزوں کے بتائے ہوئے اس فارمولے پر عمل پیرا ہونے کا مصمم عزم رکھتے تھے کہ لڑاؤ اور حکومت کرو، ان کے لئے پاکستان کا وجود ایک نعمت غیر مترقبہ تھا، انہیں یقین تھا کہ پاکستان بننے کے بعد ہندوستان میں مسلمانوں کی طاقت آدھی رہ جائے گی اور پاکستان کے نام پر ہندوستان میں باقی ماندہ مسلمانوں کو ذلیل و خوار کرنے کا موقع ہمیں ملتا رہے گا اور ہم مسلمانوں کو ہندوستان میں مستحکم نہیں ہونے دیں گے، مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان جب رسہ کشی کی صورت پیدا ہوئی اور بنگلہ دیش کی علیحدگی کے وقت جب آنجہانی اندرا گاندھی نے بذریعہ فوج بنگلہ دیش کو کمک پہنچائی اس وقت مجلس مشاورت کے بانی ڈاکٹر عبدالجلیل فریدی نے اندرا گاندھی سے کہا تھا کہ اگر آپ پاکستان پر قبضہ کرنے کی پلاننگ کریں تو ہم مسلمان آپ کے ساتھ ہیں۔ اس وقت اندرا گاندھی نے برجستہ کہا تھا کہ ڈاکٹر صاحب کیا آپ مجھے بیوقوف سمجھ رہے ہو؟ اگر ہمیں پاکستان کو ہندوستان میں شامل کرنا ہی مقصد ہوتا تو ہم پاکستان بننے ہی کیوں دیتے؟ اندرا گاندھی کے صرف اس ایک جملے ہی سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ پاکستان کن لوگوں نے بنوایا تھا اور مسلمانوں کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کی سازش کن لوگوں نے کی تھی۔

مسلمان مسلک کے نام پر پہلے ہی سے مختلف تقسیموں میں منقسم تھے، دیوبندی، بریلوی، شیعہ، سنی جیسی جماعتیں مسلمانوں میں پہلے سے موجود تھیں، جو مسلمانوں میں ذہنی تقسیم کا رول ادا کر رہی تھیں۔ پاکستان کے بعد آہستہ آہستہ مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا تھا اور وہ مسلمان جو ملک کی تقسیم کے بعد ہندوستان میں چھ سات کروڑ رہ گئے تھے وہ پھر آہستہ آہستہ پندرہ بیس کروڑ تک پہنچ گئے اور وہ ہندوستان کی اقلیت میں سب سے بڑی اقلیت مانے جانے لگے۔ سیاسی بصیرت رکھنے والے ہندوؤں کو یہ بات گراں گزر رہی تھی اور وہ مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد سے خوفزدہ تھے۔ چنانچہ ۱۹۸۰ء میں جب دارالعلوم دیوبند کا اجلاس صد سالہ منعقد ہوا اور اندرا گاندھی مولانا اسعد مدنی کی دعوت پر دیوبند تشریف لائیں اور انہوں نے مسلمانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر اپنی آنکھوں سے دیکھا تو انہیں فکر لاحق ہوئی اور انہوں نے کچھ سیاسی مسلمانوں کا سہارا لے کر اس طاقت کو تقسیم کر دیا اور اختلاف کی ایک ایسی بنیاد ڈال دی کہ چند سالوں کے شدید اختلاف کے بعد دارالعلوم دیوبند جو ہندوستانی مسلمانوں کے لئے "مادر علمی" کی حیثیت رکھتا تھا دو حصوں میں بٹ گیا۔ دارالعلوم دیوبند کی تقسیم صرف کسی مدرسے کی تقسیم نہیں تھی بلکہ یہ دو نظریوں کی بھی تقسیم تھی، ایک نظریہ وہ تھا جو حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ سے جڑا تھا اور ایک نظریہ وہ تھا جو حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ اور حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلویؒ سے وابستہ تھا۔ دو نظریوں کی تقسیم کی وجہ سے وہ تمام برادری جو لاکھوں نفوس پر مشتمل تھی دو حصوں میں بٹ گئی۔ دارالعلوم دیوبند کی تقسیم کے بعد کتنے ہی مدرسوں اور کتنی ہی خانقاہوں کو تقسیم کا درد برداشت کرنا پڑا، ہوش مند لوگ جانتے ہیں کہ اس طرح کی تقسیموں کے بعد مدرسوں اور خانقاہوں میں بے وجہ اور خواہ مخواہ کی بحثوں اور لفظی لڑائیوں میں ہمارے علماء مبتلا ہیں اور شاید ہمیشہ مبتلا رہیں گے کیونکہ ان تقسیموں نے جو ذہنی کرب اور جو روحانی اضطراب ہمیں بخشا ہے اس سے نجات حاصل کر لینا ممکن نہیں ہے۔

اس کے بعد جمعیۃ العلماء بھی دو حصوں میں بٹ گئی۔ مولانا فضیل احمد گورکھپوری نے اپنی جمعیۃ العلماء الگ تشکیل دے لی جس کا نام انہوں نے مرکزی جمعیۃ العلماء رکھا۔ لیکن یہ مرکزی [illegible] جمعیۃ العلماء کو بھی جو خاندان مدنی کی

ملکیت بن کر رہ گئی تھی اس کو بھی دو حصوں میں تقسیم کرا دیا۔ آج دینی مدارس میں اور مذہبی مجلسوں میں مولانا ارشد مدنی اور محمود مدنی کے اختلاف کی وجہ سے جو سرد گرم جنگوں کا سلسلہ جاری ہے وہ کسی بھی آنکھ رکھنے والے سے پوشیدہ نہیں۔ حاصل گفتگو یہ ہے کہ یہ امت دارالعلوم دیوبند، دارالعلوم وقف دیوبند اور جمعیۃ العلماء کی تقسیم کے بعد اتنے حصوں میں بٹ چکی ہے کہ بس اللہ کی پناہ اور اس تقسیم در تقسیم کے سلسلے نے مسلمانوں کی قوت کو تقریباً ختم کر دیا ہے۔ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ اس امت کو کسی نئی تقسیم کا درد معاف کرے۔ ملک کی تقسیم اتنی تکلیف دہ ثابت نہیں ہوتی جتنی اذیت ذہنوں کی تقسیم سے ہوتی ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ وہ مسلم پرسنل لاء بورڈ جو وحدت ملت کا نمائندہ بن کر ابھرا تھا وہ بھی کئی حصوں میں تقسیم ہو گیا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ اس تقسیم کی ایک وجہ تو وہ شاطر لوگ ہیں جو مسلمانوں کی طاقت کو منتشر رکھنا چاہتے ہیں اور دوسری وجہ مسلمانوں کی اپنی نفسا نفسی ہے جس میں علماء، صلحاء، دانشور اور مفکرین سبھی مبتلا ہیں۔ سب طرف بھی دوسروں کی پگڑیاں اچھال کر اپنے نفس لوامہ کو مطمئن کر رہے ہیں اور صورت حال ہر جگہ یہی ہے کہ سارے جہاں کا جائزہ اپنے جہاں سے بے خبر۔

ذرا سوچیے

سن عیسوی کا ایک سال اور ختم ہوگیا۔ بچے جوانی کی جانب اور جوان بڑھاپے کی جانب ایک سال اور کھسک آئے۔ بچے، جوان، بوڑھے سب سے موت اور قبر ایک سال اور قریب ہوگئی اور زندے اور مردے سب قیامت اور روز حساب سے بقدر ایک سال کے اور نزدیک ہوگئے۔ فرصت عمر جو عطا ہوئی تھی اس کی مقدار میں ایک سال اور گھٹ گیا۔ ایک سال کی نیکیوں کا موقع ہاتھ سے ضائع ہوگیا، ایک سال کی بداعمالیوں کی سیاہی نامہ عمل میں اور بڑھ گئی۔ کتنے ایسے ہوں گے جو اپنی اپنی سالگرہ کا جشن منانے کی تیاری کررہے ہوں گے، جو سال نو کے طلوع پر ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے ہوں گے، جو "نوروز" کی خوشیاں منارہے ہوں گے! پر کتنے ایسے ہیں جنہیں اس وقت کی بیش بہا دولت کے ضائع جانے پر تاسف ہورہا ہوگا، جو یہ محسوس کررہے ہوں گے کہ یہ دولت اب دوبارہ کسی طرح نصیب نہیں ہوسکتی اور جو اپنی کوتاہیوں اور غفلتوں کو یاد کرکے ان کی تلافی، آنسوؤں کے موتیوں سے کررہے ہوں گے۔! "وقت گزر گیا" "وقت چلا گیا" اس قسم کے فقرے جو آپ رات دن بولتے رہتے ہیں، کبھی آپ نے ان کے معنی پر غور کیا ہے، کبھی آپ نے یہ بھی سوچا ہے کہ وقت کے گزر جانے سے مفہوم کیا ہوتا ہے اور یہ وقت جو چلا جاتا ہے سو آخر کہاں جاتا ہے۔؟ سرے سے ناپید تو ہو نہیں ہوجاتا، اور نہ یہ آپ کبھی کہتے ہیں آپ تو ہمیشہ صرف اسی قدر کہتے ہیں کہ وقت گیا، ہر جانے والا آخر کہیں نہ کہیں ہی جاتا ہے، پھر یہ وقت کہاں چلا جاتا ہے۔؟ ایک مسلمان کے لئے اس کا جواب کچھ بھی دشوار نہیں۔ اسے شروع ہی سے یہ بتادیا گیا ہے کہ ہر شئے خدا ہی کی طرف واپس جاتی رہتی ہے، پس وقت بھی وہیں جاتا ہے اور ہر سال ہر مہینہ، ہر ہفتہ، ہر روز، ہر گھنٹہ، ہر لمحہ، غرض وقت کا ہر حصہ وہیں چلا جاتا ہے اور اسی ذخیرہ غیب میں جمع ہوتا چلا جاتا ہے۔ گویا فطرت کا وہ عظیم الشان خزانہ یا توشہ خانہ جس میں ہر شئے جمع ہوجاتی ہے، وہیں ہر گزرا ہوا وقت بھی بطور ایک امانت کے جمع ہوتا چلا جارہا ہے۔ اب جس شئے کو مذہب کی بولی میں قیامت اور روز محشر کہا جاتا ہے اس کی حقیقت بھی یہی ہے کہ وہ گزرے ہوئے وقت کی واپسی اور بازگشت کا وقت ہوگا۔ ہر لمحہ اور ہر دقیقہ جو اسی دنیا میں گزر چکا ہے اور جو بطور امانت خزانہ غیب میں جمع ہوتا چلا جارہا ہے، اس وقت پھر از سرنو باہر لایا جائے گا اور ہر "ماضی" کا نقش ایک بار پھر "حال" کے آئینہ میں نمودار ہوجائے گا۔! ظاہر ہے کہ ہم جو کچھ بھی کرتے ہیں، کسی نہ کسی وقت کے اندر کرتے ہیں، پس وقت کی مراجعت و بازگشت کے صاف معنی یہ ہیں کہ ہمارے سارے عمل اور کرتوت، ہماری نیکیاں اور بدیاں، ہمارے قول اور فعل، ہمارے حرکات اور سکنات سب کچھ ہمارے سامنے از سرنو لا حاضر کئے جائیں گے اور یہی مراد ہے یوم بعث و روز حشر سے۔ اب ارشاد ہو آپ اس وقت کا سامنا کرنے کو تیار ہیں۔؟ آج جن چالاکیوں سے آپ دوسروں کا مال اڑارہے ہیں اپنی جن ہوشیاریوں اور دانائیوں پر آج آپ خوش ہورہے ہیں، زندہ دل و رنگین مزاج احباب مجلس کی صحبتوں میں آج آپ جو جو حرکتیں کررہے ہیں، رات کے اندھیریوں میں آج آپ کو جن سیہ کاریوں کی مہلت مل رہی ہے، دن کی روشنیوں میں آج آپ اپنی دولت و حکومت کے جو تماشے دیکھ رہے ہیں، گھر کی خلوت میں آپ اپنے ظلم و غضبناکی کے جو نمونے پیش کررہے ہیں، باہر کی جلوت میں آج آپ اپنی جس ریاکاری کی نمائش فرمارہے ہیں، ان میں سے ایک ایک شئے وقت کے رجسٹر میں درج ہورہی ہے، وقت کے کیمرے میں اس کی تصویر اترتی جارہی ہے، جس وقت یہ رجسٹر کھل کررہے گا، جس وقت یہ مرقع نظر کے سامنے آکر رہے گا، سوچئے اور سمجھئے کہ اس وقت آپ کے دل پر کیا گزرے گی؟ سنبھلئے کہ ابھی سنبھلنے کا موقع باقی ہے۔ جاگئے کہ بہت سوچکے، روئیے کہ بہت ہنس چکے، حاصل کیجئے کہ بہت ضائع کرچکے۔ پچھلا سال اگر بالکل غفلتوں اور نادانیوں کی نذر ہوچکا ہے تو اس سے سبق لیجئے اور دل میں پختہ عہد کیجئے کہ اگر زندگی ہے تو زندگی کا یہ سال یوں نہ جانے پائے گا۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔

عظیم لوگوں کی عظیم باتیں

- جب نیکی کر کے تم خوش ہو اور برائی کر کے پچھتاؤ تو تم مومن ہو۔ (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم)
- انسان کمزور ہے، تعجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کیسے کرتا ہے۔ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)
- اچھی کتابوں کا مطالعہ دل کو زندہ اور بیدار رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ (امام غزالی)
- ذہنی صلاحیتیں آرام سے نہیں، استعمال سے ابھرتی ہیں۔ (افلاطون)
- ہر مصیبت کو ماننے سے زندگی کم ہو جاتی ہے۔ (سقراط)
- جب تک انسان علم سیکھتا ہے، وہ عالم رہتا ہے اور جب اسے خیال آ جائے کہ میں علم سیکھ چکا ہوں تو وہ جاہل بن جاتا ہے۔ (ابونصر فارابی)
- دنیا کا سب سے مشکل کام اپنی اصلاح کرنا اور سب سے آسان کام دوسروں پر نکتہ چینی کرنا ہے۔ (البیرونی)
- اللہ تعالیٰ بیوقوفوں کو اس طرح روزی پہنچاتا ہے کہ دانا حیرت میں پڑ جاتے ہیں۔ (سعدی شیرازی)
- اہم بات یہ نہیں کہ آپ ہار گئے۔ اہم بات تو یہ ہے کہ کہیں ہارنے کے بعد آپ ہمت تو نہیں ہار گئے؟
- کسی بھی حالت میں اپنے حوصلے کو پست مت کرو کیونکہ ٹوٹ کر گرے ہوئے درختوں کی شاخیں تک اٹھا لے جاتے ہیں۔
- زندگی کی شاہراہ پر دوڑتے ہوئے آپ جا سکتے ہیں، آ نہیں سکتے۔

یاد رکھنے والی باتیں

- بیکار ہے وہ انسان جس میں ہنر نہ ہو۔
- بیکار ہے وہ رات جس میں عبادت نہ ہو۔
- بیکار ہے وہ اولاد جس میں فرمانبرداری نہ ہو۔
- بیکار ہے وہ دل جس میں تڑپ نہ ہو۔
- بیکار ہے وہ پردہ جس میں حیا نہ ہو۔
- بیکار ہے وہ عدالت جس میں انصاف نہ ہو۔
- بیکار ہے وہ زبان جس میں اخلاق نہ ہو۔
- بیکار ہے وہ علم جس میں عمل نہ ہو۔

لفظ لفظ موتی

- زندگی ایک شمع کی مانند ہے جو ہوا میں رکھی گئی ہو۔
- آزادی کے چراغ تیل سے نہیں خون سے روشن ہوتے ہیں۔
- دیوار میں چنی ہوئی ہر اینٹ دیوار ہے اگر ایک اینٹ بھی نکل جائے تو دیوار نہیں کھنڈر کہلائے گی۔
- مصیبت کی جڑ کی بنیاد، انسان کی گفتگو ہے۔
- غرور سے آدمی کا دین ضائع ہو جاتا ہے۔
- آزمائش ایک شرف ہے جس سے بندگان حق نوازے جاتے ہیں۔

اچھی باتیں

- سادگی ایمان کی علامت ہے۔
- جن لوگوں کے خیالات اچھے ہوں وہ کبھی تنہا نہیں ہوتے۔
- دوسروں کے عیب بیان نہ کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ خدا تمہارے عیب [illegible] کرے۔

خوشبو کی

گل چیں
نازیہ مریم ہاشمی

☐ زندگی کو ہمیشہ خوشی سے گزارو کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ یہ ابھی کتنی باقی ہے۔

☐ کبھی کبھی قلم سے لکھا گیا ایک لفظ کئی ہتھیاروں سے زیادہ طاقت رکھتا ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اقوال

☐ سب سے بڑا خطاکار وہ ہے جو لوگوں کی برائیوں کو بیان کرتا پھرتا ہے (اور اپنے گریبان میں نہیں جھانکتا)

☐ گناہ کسی نہ کسی صورت میں دل کو بے قرار رکھتا ہے۔

☐ لوگوں کو جس طرح چاہے آزمالے سانپ بچھوؤں سے کم نہ پائے گا۔

☐ تعجب ہے اس شخص پر جو دوزخ پر ایمان رکھتا ہے لیکن پھر بھی گناہ کرتا ہے اور شیطان کو دشمن سمجھتا ہے مگر پھر بھی اس کی اطاعت کرتا ہے۔

☐ بعض اوقات مجرم کو معاف کر دینا اسے زیادہ خطرناک بنا دیتا ہے۔

☐ کسی سے امید مت رکھو سوائے اپنے اللہ کے اور کسی سے مت ڈرو مگر اپنے گناہ سے۔

☐ تلوار کا وار جسم کو زخمی کرتا ہے اور بری بات روح کو زخمی کرتی ہے۔

☐ لوگ تمہارے عیبوں کے جاسوس ہیں۔

☐ جس نے دنیا کو پہچان لیا وہ اس سے بے رغبت ہو گیا۔

☐ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے والے کو تنہائی محبوب ہوتی ہے۔

☐ وہ علم ضائع ہے جس پر عمل نہ کیا جائے۔

☐ اللہ تعالیٰ نے تمہیں دنیا صرف اس لئے دی ہے تاکہ تم اس کے ذریعہ سے آخرت طلب کرو۔

☐ سخاوت، مال کا پھل ہے، ... اور اخلاص کا پھل اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔

☐ جو دنیا میں تکلیف اٹھا کر بھی اللہ سے محبت رکھتا ہے اس کا آخرت میں بہت بلند درجہ ہوگا۔

خوشبو پھیلانے والے خیالات

☐ زبان دراز ی اور تہمت چینی ... سے بدنامی ملتی ہے۔

☐ خوبیاں بازار میں نہیں بکتیں، خوبیاں خود اپنے اندر پیدا کی جاتی ہیں۔

☐ علم کے ساتھ عمل اور دولت کے ساتھ شرافت نہ ہو تو دونوں نقصان پہنچاتے ہیں۔

☐ برے حالات میں بھی کبھی انسان کو اپنا معیار نہیں بدلنا چاہئے۔

اقوال زریں

☐ آدمی کی عقل کی دلیل اس کا قول ہے اور اصل دلیل اس کا فعل ہے۔

☐ زندگی موت سے بھی زیادہ سخت ہے کیونکہ زندگی ہی میں انسان کو ہر قسم کے رنج و غم برداشت کرنے پڑتے ہیں۔

☐ مایوسی انسان کی سب سے بڑی دشمن اور خدا کا عذاب ہے۔

☐ جس بیماری کا سبب معلوم ہو اس کی شفا موجود ہے۔

☐ عقل مند وہ شخص ہے کہ اپنی زبان کو دوسروں کی مذمت سے بچائے رکھے۔

☐ وہ شخص تعریف کا مستحق ہے جو قوت علم کے ساتھ شدت غضب کو زائل کر سکے۔

☐ زندگی ... خاموشی ... بہتر ہے ... گویائی۔

□ بار بار آزمانے پر ہی کسی آدمی کو سمجھا جا سکتا ہے۔

بڑے لوگوں کی بڑی باتیں

□ کسی کا دل مت دکھاؤ کیونکہ تمہارا بھی دل کوئی دکھا سکتا ہے۔
□ بری کتابیں ایسا زہر ہیں جو جسم کو نہیں روح کو مارتی ہیں۔
□ چاپلوس اس لئے آپ کی چاپلوسی کرتا ہے کہ وہ آپ کو بے وقوف سمجھتا ہے جب کہ آپ یہ سن کر خوش ہوتے ہیں۔
□ زندگی کا اصل مقصد خدائی حکومت کا قیام ہے، یہ صرف دیانت اور سچائی کے ساتھ حاصل ہوتا ہے۔
□ فن، فنکار کے احساسات کے حسین عمل کا انتقال ہے، فن کوئی دستکاری نہیں ہے۔

مہکتی کلیاں

□ کمزور لوگ موقعوں کی تلاش میں رہتے ہیں جبکہ باہمت انسان خود مواقع پیدا کرتے ہیں۔
□ خامیوں کا احساس، کامیابیوں کی کنجی ہے۔
□ اچھا سوال آدھا علم ہے۔
□ لوگوں کی توقع پوری کر لیکن کسی سے کوئی توقع نہ رکھو۔
□ الزام تراشنا آسان لیکن نقوش مٹانا بہت مشکل ہے۔
□ عقل مند وہ ہے جو دوسروں کی نصیحت کو سنتا ہے۔
□ ضرورت بزدل کو بھی بہادر بنا دیتی ہے۔
□ زندگی کا مقصد مسرت نہیں، تکمیل انسانیت ہے۔
□ نیکی کی طرف بلانے والے نیکی کرنے والے کے برابر ہیں۔
□ اگر مارنا چاہتے ہو تو اپنے نفس کو مارو۔

سبق آموز

□ کسی کو نصیحت نہ کرو کیونکہ بے وقوف سنتا نہیں ہے اور عقل مند کو اس کی ضرورت نہیں۔
□ جب تک تم بنی نوع انسان میں سے حب الوطنی نام کی چیز نہیں نکال پھینکو گے تب تک دنیا میں بھی امن قائم نہیں کر سکو گے۔
□ جب دو آدمی کسی مسئلے پر بحث کے بغیر متفق ہو جائیں تو ثابت ہوتا ہے کہ دونوں بے وقوف ہیں۔
□ دنیا میں ان ہی لوگوں کی [illegible] نے [illegible]

استاد کا احترام کیا۔
□ دولت مندوں اور سرمایہ داروں کی خیرات اور چندے سے چلنے والی انجمنیں ہمیشہ دولت مندوں کی طاقت اور موجودہ سرمایہ دارانہ نظام کو قائم رکھنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ وہ غریبوں کو صبر و تحمل کی تبلیغ و تلقین سے انقلابی جذبات کو ٹھنڈا کرتی رہتی ہیں تاکہ سرمایہ دار بے خوف و خطر ان کا خون چوستے رہیں۔

شمع فروزاں

□ فضول باتوں کا سننا نفسیاتی خواہشات میں اضافہ کرتا ہے۔
□ جن لوگوں کے اخلاق اچھے ہوتے ہیں وہ کبھی تنہا نہیں ہوتے۔
□ ایک اچھے انسان کی پہچان اس کے عمدہ اخلاق سے ہوتی ہے۔
□ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری عزت ہو تو پہلے دوسروں کی عزت کرنا سیکھو۔
□ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو، کامیابی تمہارے قدم چومے گی۔
□ دولت کی حرص انسان کو خدا کی یاد سے غافل کر دیتی ہے۔
□ مفلسی انسان کو کفر کے قریب لے جاتی ہے۔

علم، دولت اور عزت

□ علم، دولت اور عزت تینوں کہیں جا رہے تھے۔ جب ان میں جدائی کا وقت آیا تو انہوں نے کہا کہ اگر ہم ایک دوسرے سے ملنا چاہیں تو کیسے ملیں گے۔
□ علم بولا، اگر تم مجھ سے ملنا چاہو تو لائبریریوں، اسکولوں اور کالجوں میں ڈھونڈنا میں وہاں ملوں گا۔
□ دولت بولی۔ "اگر تم مجھ سے ملنا چاہو تو بادشاہوں کے محلوں میں ڈھونڈنا میں وہاں ملوں گی۔"
□ جب عزت کی باری آئی تو وہ کچھ نہ بولی۔ دولت اور علم نے اس سے پوچھا کہ تم کیوں خاموش ہو؟
تو عزت نے کہا۔ "تم تو ایک دوسرے کو مل جاؤ گے، لیکن میں جب ایک بار چلی جاؤں گی کبھی لوٹ کر نہیں آؤں گی۔"

روشنی

□ انسان دنیا کی تمام مخلوقات سے زیادہ افضل ترین ہے جب کہ [illegible]

□ [illegible] سب چاہتا ہے سارے دل اور
[illegible]

□ [illegible] دی پرواز
[illegible] کر دیتی ہے۔

□ [illegible] انسان [illegible] زندگی کی بہترین [illegible] ہے جو [illegible]
وقت بولتی ہے [illegible]

□ [illegible] کی خواہش نے بے شمار افراد کو برباد
[illegible] روندا ہے۔

□ [illegible] جذبوں میں صداقت ہو تو [illegible]
[illegible]

□ [illegible] کام اپنی اصلاح اور سب سے آسان
کام دوسروں کے عیب [illegible] ہے۔

□ زندگی کا ہر دور خاص ہوتا ہے مگر طالب علمی کا زمانہ سب سے
زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اس دور کی شرارتیں کھیل سب کچھ انوکھا اور نرالا
ہوتا ہے۔

پھول کلیاں

□ جو تمہارے عیب بتائے وہی تمہارا حقیقی دوست ہے۔

□ نیکی پر غور کرنا، نیکی کا اجر ضائع کر دیتا ہے۔

□ کردار ایک ایسا جوہر ہے جو پتھر کاٹ دیتا ہے۔

□ جہاں سے بھی گزرو پھول برساتے جاؤ تا کہ تمہاری واپسی پر
تمہیں پھول ملیں۔

□ دولت جب بولتی ہے تو سچ ہضم ہو جاتا ہے۔

□ خوش قسمت آدمی کو بد قسمت ملازم ملتے ہیں۔

□ بادل اگر سیاہ ہو تو چمکتی ہوئی آنکھ بھی کچھ نہیں دیکھ سکتی۔

□ زمین پر بھروسہ کرو سمندر پر نہیں۔

□ کسی کو پانے کی تمنا مت کرو، اپنے آپ کو ایسا بناؤ کہ دنیا والے
تمہیں پانے کی تمنا کریں۔

□ [illegible] گندے پانی میں اپنا آپ نظر نہیں آتا اسی طرح غصے
[illegible] میں بھی اپنی ذہنی صلاحیتوں کے مطابق سوچ نہیں پاتا۔

باتیں انمول

□ بے اطمینانی [illegible]

ہے۔ اس لئے سکھ کے خواہش مند انسان کو ہمیشہ [illegible] رہنا چاہئے۔

□ [illegible] انسانی سے حاصل ہو وہ [illegible] ہے۔

□ بڑا وہ ہے جو اپنے نفس پر غالب آئے۔

□ [illegible] جسم نہیں، گوشت، خون وغیرہ کے مجموعے کا نام ہے
اور اس کی زندگی چند لمحوں سے زیادہ نہیں، ایسی حالت میں خواہشات کی
غلامی کتنی حقیر چیز ہے۔

□ سچائیاں پتوں کی طرح لاتعداد ہیں جن کا شمار انسانی عقل کے
بس کی چیز نہیں۔

□ خواہش یا تمنا انسان کو مادی ماحول کی دلچسپیوں میں پھنسائے
رکھتی ہے اور اس کے باعث موت و زندگی کا خوفناک چکر جاری رہتا ہے۔

□ صحیح عقیدہ یا تصور، انسانی نفس اور کائنات سے متعلق جب تک
صحیح نظریہ موجود نہ ہو اعمال کی درستگی ممکن نہیں۔

سنہری باتیں

□ جس نے اللہ کی مخلوق سے کچھ مانگا وہ اللہ سے کچھ نہیں پا سکتا۔

□ انسان کو چاہئے کہ خاموش رہے یا ایسی بات کہے جو خاموشی
سے بہتر ہو۔

□ راز تمہارا قیدی ہے، لیکن افشاں ہو جانے کے بعد تم اس کے
قیدی بن جاؤ گے۔

□ کسی کو پالینا "محبت" نہیں بلکہ کسی کے دل میں جگہ بنا لینا
"محبت" ہے۔

□ خوشبو کے موتی پروتے رہو گے تو نفرت کے کانٹوں سے دور
رہو گے۔

□ برے دوستوں کی صحبت سے بچو کیونکہ برا دوست اس کوئلے کی
مانند ہے جو اگر گرم ہو تو ہاتھ جلائے اور اگر ٹھنڈا ہو تو ہاتھ کالا کر دیتا ہے۔

کام کی باتیں

□ جو سیکھنا چاہتا ہے اس کے لئے اپنی غلطیاں ہی کافی ہیں۔

□ دوست، کبھی نہیں بچھڑتے وہ یادوں میں ساتھ رہتے ہیں۔

□ حاسد اپنی زندگی میں ہی مر جاتا ہے۔

□ جو شخص ملنے جلنے میں بہت عاجزی، خاکساری اور فروتنی اختیار
کرے، اس سے ہوشیار رہو، چیتا، باز اور کمان یہ سب جھک کر مارتے

قسط نمبر ۱۳۶

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ عبس

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ عبس قرآن حکیم کی ۸۰ ویں سورۃ ہے۔

اگر دو شخصوں اور عورت و مرد کے درمیان ناجائز تعلقات قائم ہوں اور ان تعلقات کو ختم کرانا مقصود ہو تو سورۂ عبس کی مندرجہ ذیل آیت لکھ کر اور نیچے دونوں کا نام مع والدہ مع مقصد لکھ کر دونوں میں سے کسی ایک کے تکیہ میں رکھ دیں۔ انشاء اللہ بہت جلد دونوں کے درمیان جدائی واقع ہو جائے گی۔ آیت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم (یوم یفر المرء من اخیہ ○ وامہ وابیہ ○ وصاحبتہ وبنیہ ○ لکل امرئ منھم یومئذ شان یغنیہ) اس آیت کا نقش بھی مذکورہ مقصد میں بہت تیزی کے ساتھ کام کرتا ہے۔ اس نقش کو لکھ کر نیچے البغض فلاں ابن فلاں علی البغض فلاں ابن فلاں لکھ کر کسی پرانی قبر میں دبا دیں۔ (فلاں ابن فلاں علی البغض فلاں ابن فلاں کی جگہ دونوں کے نام مع والدہ لکھیں)

یہ بات ذہن نشین رہے کہ اس طرح کے عمل ناجائز تعلقات کو ختم کرانے کے لئے استعمال کریں۔ جائز تعلقات میں خرابی پیدا کرنے کے لئے اگر اس طرح کے عمل کئے جائیں گے تو آپ کی آخرت برباد ہوگی۔

۷۸۶

۱۱۵۸	۱۱۶۱	۱۱۶۴	۱۱۵۱
۱۱۶۳	۱۱۵۲	۱۱۵۷	۱۱۶۲
۱۱۵۳	۱۱۶۶	۱۱۵۹	۱۱۵۶
۱۱۶۰	۱۱۵۵	۱۱۵۴	۱۱۶۵

اگر کوئی شخص کسی غم کا شکار ہو اور اس کو صبر نہ آ رہا ہو تو اس آیت کو اس شخص کی پیشانی پر یہ لکھ دیں۔ انشاء اللہ غم اور حزن سے نجات ملے گی۔

آیت یہ ہے۔ وُجُوْہٌ یَوْمَئِذٍ مُسْفِرَۃٌ ○ ضَاحِکَۃٌ مُسْتَبْشِرَۃٌ ○

اس آیت کا نقش بھی غم اور حزن سے نجات دلانے میں مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو کالے کپڑے میں [illegible]

۱۲

[illegible]	۲	[illegible]	۱۳
۹	۱۰	۱۵	[illegible]
۱۵	۹	۱	۲۱
[illegible]	۹	۲۲	۱

اگر کسی شخص کا حاکم یا کسی عورت کا خاوند بدمزاج ہو اور بدزبانی اور بدکلامی کرتا ہو تو اس کو چاہئے کہ سورۂ عبس کا ختم بہ نیت ... کرے اس کے بعد اس سورۃ کو ایک مرتبہ پڑھ کر کھانے پینے کی چیز پر دم کر کے اس کو پلائے۔ انشاء اللہ اس کی بدمزاجی اور بدکلامی ختم ہو جائے گی۔

طریقہ یہ ہے کہ خلوت میں بیٹھ کر ۱۱ دن تک پرہیز جلالی کے ساتھ تین سو تیرہ مرتبہ اس سورۃ کی تلاوت کریں۔ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف گیارہ دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی۔

اس سورۃ کو پڑھ کر پانی پر دم کر کے کسی بھی مریض کو پلانا خواہ وہ کسی بھی مرض کا شکار ہو مفید ثابت ہوتا ہے اور مریض کو مرض سے نجات مل جاتی ہے۔ سورۂ عبس کا نقش رجعت، دفع سحر وغیرہ کے لئے موثر ثابت ہوتا ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۸۲۹	۱۲۸۳۱	۱۲۸۳۳	۱۲۸۲۱
۱۲۸۳۳	۱۲۸۲۲	۱۲۸۲۷	۱۲۸۳۲
۱۲۸۲۳	۱۲۸۳۶	۱۲۸۲۹	۱۲۸۲۶
۱۲۸۳۰	۱۲۸۲۵	۱۲۸۲۴	۱۲۸۳۵

اگر جادو کو جادو کرنے والے کی طرف لوٹانا ہو تو مغرب کی نماز کے بعد ۳ مرتبہ سورۂ عبس پڑھیں اور ہر بار سورۃ ختم پر فَازْجَعُوْا فَازْجَعُوْا فَازْجَعُوْا تین بار غصے سے کہیں۔ انشاء اللہ جادو، جادو کرانے والے کی طرف لوٹ جائے گا۔ اس عمل کو لگاتار ۱۳ دن تک چاند کی ۱۵ تاریخ سے [illegible]

(باقی آئندہ)

انشاء اللہ اس بار بھی یہ تقویم آپ کے دل پر دستک دے گی

انشاءاللہ

❖ یہ تقویم رازِ فطرت سے پردے ہٹائے گی۔

❖ یہ تقویم یہ ثابت کرے گی کہ اللہ سب سے بڑا ہے اور دنیا کی ہر طاقت قدرت خداوندی کے سامنے ہیچ ہے۔ وہی حقیقی معبود ہے اور وہی حقیقی مستعان۔

❖ یہ تقویم یہ ثابت کرے گی کہ "دین اسلام" سب سے پیارا اور سب سے پاکیزہ مذہب ہے۔ اس تقویم کے مطالعہ سے آپ حق تعالیٰ کے نظام اور ان کی حکمت عملی کو بآسانی سمجھیں گے۔

❖ اپنے برج، اپنے عدد، اپنے اسم اعظم اور اپنے صدقے کے بارے میں جانکاری حاصل کرنے کے لئے اس تقویم کا مطالعہ کریں اور اپنے ارادوں کو تقویت پہنچائیں۔

❖ یہ تقویم آپ کو آپ کے مالک حقیقی اور محبوب حقیقی سے ملائے گی اور دین اسلام اور دین فطرت کے بارے میں لوگوں کی غلط فہمیوں کو دور کرے گی۔

❖ سال بھر کی مبارک اور غیر مبارک تاریخوں کی تفصیل اور اچھی بری ساعتوں کا چارٹ اس تقویم میں ملاحظہ کریں۔

قیمت : -/50 روپے | اپنے ایجنٹ سے رابطہ قائم کریں یا ہمیں لکھیں

مکتبہ روحانی دنیا، محلہ ابوالمعالی، دیوبند، موبائل : 09756726786

اپنے من پسند یا اپنی راشی کے پتھر حاصل کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

09897648829

ہاشمی روحانی مرکز

9897648829-9997564404

ہمارا پتہ: ... دیوبند (یوپی) پن کوڈ نمبر ۲۴۷۵۵۴

مستقل عنوان

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے۔ سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

هٰذا مِن فَضلِ رَبِّي

سوال از: ولی ——— گجرات

طلسماتی دنیا کئی سالوں سے پابندی سے پڑھتا ہوں۔ اسے پڑھ کر خوف خدا، تقویٰ آخرت میں جواب دہی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اچھے عاملین بھی پیدا ہو رہے ہیں ورنہ بازاری عاملین کے بارے میں کیا کہنا۔؟ آنے والے مریض کے درد کو سمجھنے کے بجائے ان کی جیب پر زیادہ نظر رکھتے ہیں۔ بعض کام تو ایسے ہوتے ہیں کہ ظاہری اور دنیوی اعتبار سے ممکن ہی نہیں ایسے کام کر دینے کے دعوے کرکے ہزاروں روپے لے لیتے ہیں اور کسٹمر روتا رہتا ہے۔

آپ نے طلسماتی دنیا جاری کرکے امت پر احسان عظیم کیا اور تعلیم دی کہ تعویذ عملیات کے ساتھ ذہن سازی بھی کی جائے۔ اچھے عاملین کے پتے بھی آپ دیدیا کریں جو ایمانداری سے کام کرتے ہیں تو مزید فائدہ ہوسکتا ہے۔ اگرچہ اس میں بعض مرتبہ بدنامی کا خطرہ ہے۔

جواب

رب العالمین کا فضل و کرم ہے کہ طلسماتی دنیا کی روحانی تحریک عوام و خواص پر اثر انداز ہو رہی ہے اور لوگ غلط قسم کے عاملین اور گمراہ کن قسم کے تعویذ گنڈوں کی حقیقت کو سمجھنے لگے ہیں۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا اجرا کرتے وقت اور روحانی تحریک کی بنیاد ڈالتے وقت ہمیں یہ خوش فہمی نہیں تھی کہ ہمیں عوام و خواص کا اتنا بڑا تعاون مل جائے گا اور چند سالوں کے بعد ہی ہم ایک بڑے قافلے کی رہنمائی کرسکیں گے لیکن اللہ کا فضل و کرم [illegible] طلسماتی [illegible]

وہ زبردست مقبولیت حاصل ہوئی جو کم ہی اردو رسالوں کو نصیب ہوئی ہے۔ یہ ایک مسلّم حقیقت ہے کہ دیوبند سے شائع ہونے والے رسالوں میں ماہنامہ تجلی کے بعد ماہنامہ طلسماتی دنیا ہی وہ رسالہ ہے جو عوام و خواص، علماء، مفکرین اور خواتین پر یکساں طور پر اثر انداز ہوا ہے اور اس کا انتظار ہر ماہ شدت کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ ہندوستان سے شائع ہونے والے رسالوں میں ماہنامہ طلسماتی دنیا کو یہ فخر حاصل ہے کہ یہ دنیا کے بیشتر ممالک میں پہنچ رہا ہے اور جہاں جہاں پہنچ رہا ہے، وہاں وہاں لوگ اس کی افادیت اور اس کی انفرادیت کے قائل ہوتے جارہے ہیں۔ اس رسالے کے خاص نمبروں کی خصوصیت یہ ہے کہ ان کے کئی کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور علماء اور عاملین کی ایک بہت بڑی کھیپ ان نمبرات کے خصوصی مضامین سے بھرپور استفادہ کر رہی ہے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کی روحانی تحریک نے نہ صرف برے اور بازاری قسم کے عاملین کی قلعی کھولی ہے بلکہ اس نے اور اس کی روحانی تحریک نے قابل اعتبار عاملوں کی ایک جماعت پیدا کردی ہے جو صحیح طریقوں سے اللہ کے بندوں کی روحانی خدمات میں مصروف ہے۔ اسی طرح ماہنامہ طلسماتی دنیا نے ہزاروں لوگوں کو روزگار سے بھی وابستہ کیا ہے۔

اگر دیکھا جائے تو ماہنامہ طلسماتی دنیا دوطرفہ جنگ لڑ رہا ہے، ایک طرف وہ روحانی عملیات کا دفاع کر رہا ہے اور دلائل و براہین سے یہ ثابت کرنے میں مصروف ہے کہ روحانی عملیات ہمارے بزرگوں کا ترکہ ہیں ان کو گمراہی اور شرک سے تعبیر کرنا بزرگوں اور اکابرین پر بہت بڑی تہمت ہے دوسری طرف وہ ان لوگوں [illegible] بھی برسرپیکار ہے جو روحانی عملیات

[illegible] یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ والصلوٰۃ علیک محمد [illegible]

[illegible] علی [illegible]۔

روزی اور روزگار میں برکت، قرض کی ادائیگی

سوال از ([illegible])

بخدمت شریف [illegible] صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

میں روزی کے سلسلے میں کافی پریشان ہوں، قرضدار بھی ہوں، ۵۰،۳۰ ہزار کا۔ [illegible] میں رہتا ہوں، گزارش ہے کہ روزی روزگار کی برکت کے لئے اور قرض کی ادائیگی کے لئے خاص عمل بتادیں۔ بڑی مہربانی ہوگی۔ عمل رسالہ میں شائع کردیں، قارئین فائدہ اٹھائیں۔

جواب

عشاء کی نماز کے بعد قرآن حکیم کی آیت فاللّٰہُ خیرٌ حافظًا وّھو ارحمُ الرّاحمین ۳۳۳ مرتبہ پڑھیں۔ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ رزق کی فراوانی ہوگی اور قرض ادا ہونے کے راستے کھلیں گے۔ اس عمل کو نوچندی جمعرات سے شروع کرکے لگاتار گیارہ راتوں تک کریں۔ اس کے بعد اللہ کی رحمتوں کا انتظار کریں۔ انشاء اللہ زیادہ دن نہیں گزریں گے مال کثیر ملے گا اور قرض کے غم سے نجات مل جائے گی۔

عورتوں میں پائی جانے والی بیماری

سوال از سید سلیمان صوفی ——————— سیونہ

عرض سوال یہ ہے کہ میں آپ سے جو کہ عورتوں میں یہ بیماری پائی جاتی ہے کہ کسی کو سفید پانی کی شکایت ہوئی ہے اس کو ٹھیک کرنے کے لئے کیا کرنا چاہئے۔ آپ اس بیماری کا علاج مرحمت کردیجئے یا کوئی روحانی عمل بتادیجئے۔ جس کے کرنے سے سفید پانی کی شکایت ختم ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے بدلے اجر عظیم عطا کرے، آمین۔

جواب

عمدہ قسم کی چھالیاں لے کر ان کو باریک کوٹ لیں اور ان کو پانی میں بھگودیں اور مندرجہ ذیل نقش بھی اسی پانی میں ڈال دیں [illegible] صبح نقش نکال کر پانی کو کپڑے میں چھان لیں اور [illegible]

[illegible] پانی [illegible] میں [illegible] اور [illegible] پانی میں بھگو دیں [illegible]

پانی پینے کا عمل صرف ۳ دن کا ہے اس نقش بنے ہوئے پانی کو ۳ دن تک پینا ہے، چھالیاں ایک ہفتے تک کھانی ہیں اور گلے کا نقش چھ مہینے تک گلے میں رکھنا ہے۔ نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هو الشافی هو الکافی بحق لا اله الا الله محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم

ذاتی معلومات

سوال از محمد خواجہ نجم الدین ——————— حیدرآباد

آٹھ سال سے طلسماتی دنیا کا خریدار، ماہانہ برابر پابندی سے۔ روحانی ڈاک کے ذریعہ چند سوالات چاہتا ہوں۔

(۱) محمد خواجہ شمس الدین والدہ مہر النساء بیگم مرحوم، عمر ۱۹۵۲-۳-۱۵ دن پیدائش پیر۔

(۲) محمد خواجہ نجم الدین والدہ توحید آراء۔ تاریخ پیدائش ۸۰-۳-۲۹، دن منگل۔

دریافت طلب بات یہ ہے کہ آپ بتائیں کہ ان دونوں کا مفرد عدد کی عدد کیا ہے۔ ان کا اسم اعظم کیا ہے اور ان ناموں کا برج اور ستارہ کونسا ہے اور ان کو کونسے پتھر راس آئیں گے اور نجم الدین کے لئے شادی کرنے کے لئے۔ یعنی لڑکی کے نام کا کونسا حرف راس آنے کا جیسا کہ ک۔ ف، ر، د، او غیرہ وغیرہ۔ اور اگر کچھ پڑھائی اسم یا پھر کوئی سورۃ اگر آپ پڑھنے کی اجازت دیں، کامیابی وکامرانی کے لئے تو عین نوازش ہوگی۔ برائے مہربانی ان سوالات کا جلد از جلد طلسماتی دنیا میں جوابات دیں تو عین کرم ہوگا۔

جواب

محمد خواجہ شفیع الدین کے نام کا مفرد عدد ایک ہے۔ ان کا برج حوت ستارہ مشتری ہے۔ مبارک حروف د اور ن ہیں۔ ان کو بفضل خداوندی پکھراج اور نیلم راس آئیں گے۔ جمعرات کا دن ان کے لئے اہم ہے، ان کی مبارک تاریخیں [illegible] ۱۹، ۱۰، [illegible] ۲۸ ہیں۔ ان کی غیر مبارک تاریخیں [illegible] مبارک تاریخوں میں انجام دینے

[illegible]

[illegible] بے حد [illegible] ہوگا۔

[illegible]

[illegible] مبارک حروف ب اور د ہیں۔ ان [illegible] [illegible] کا [illegible] گے۔ جمعہ کا دن ان کے لئے اہمیت کا حامل [illegible] تاریخیں ۴، ۱۳، ۲۲، اور ۳۱ ہیں۔ ان کو اپنے اہم کام ان ہی تاریخوں میں انجام دینے چاہئیں۔ ان کی غیر مبارک تاریخیں ۹، ۲۴، ۲۵ اور ۲۹ ہیں۔ ان تاریخوں میں ان کو اہم کام کرنے سے گریز کرنا چاہئے۔ ان کا کی عدد ۲ ہے۔ ان کا دشمن عدد ۳ اور ۵ ہیں۔ ان اعداد سے لوگوں سے اور اشیاء سے خود دور رکھیں تاکہ خواہ مخواہ کی پریشانیوں سے محفوظ رہ سکیں۔

شمس و قمر ان کے دشمن ستارے ہیں اس لئے اتوار اور پیر کا دن ان کے لئے غیر مبارک ثابت ہوگا۔ ان کا اسم اعظم "یا عزیز" ہے عشاء کے بعد ۹۴ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں۔ واضح رہے کہ یہ تمام چیزیں اسباب اور احتیاط کے درجہ میں آتی ہیں۔ ویسے اس دنیا میں ہونی کو کوئی نہیں ٹال سکتا اور انہونی کا ہو جانا ممکن نہیں ہے۔

انٹرویو میں ناکامی

سوال از: نفیس احمد ____________ بھوپال

بخدمت عالی جناب مولانا صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دیگر احوال یہ ہے کہ میں ملازمت کے لئے انٹرویو دیتا ہوں لیکن بار بار ناکامی ملتی ہے۔ نوکری کے لئے انتخاب نہیں ہوتا ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ انٹرویو میں پاس ہونے کے لئے اور نوکری لگنے کے لئے کوئی وظیفہ بتادیں جس سے نوکری لگ جائے انٹرویو میں کامیابی ملے۔

جواب

اس عمل کو عشاء کے بعد ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔ [illegible]

[illegible] ہر [illegible] چاشت [illegible] دن سے [illegible] تب بھی عمل جاری [illegible] دن تک جاری رکھیں۔ چالیس دن کے بعد اگر روزانہ اس عمل کو [illegible] پڑھتے رہیں گے تو افسران اور حکام ہمیشہ خوش رہیں گے [illegible] ملازمت میں ترقی ملتی رہے گی۔

عمل یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ تنزیل الکتٰب من اللہ العزیز العلیم ○ غافر الذنب وقابل التوب شدید العقاب ذی الطول لا الٰہ الا ھو الیہ المصیر ○ بسم اللہ ناننا تبارک حطا طا بس سففا کھیعص کفابنا حمعسق حمایتنا فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم ○

اگر اس عمل کو ایک ہزار مرتبہ نہ کرسکیں تو اس کو تین سو مرتبہ تو ضرور پڑھ لینا چاہئے۔ عجیب و غریب عمل ہے۔ اس عمل کی برکت سے نہ صرف انٹرویو میں کامیابی ملے گی بلکہ بعد میں افسران اور حکام اس درجہ خوش رہیں گے [illegible] حیرت ہوگی۔

آمدنی کے کم ہونے کا دکھ

سوال از (نام مخفی، بھوپال)

بخدمت مولانا صاحب — السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نام چھپا رہا ہوں، جواب ضرور دیں۔ میں بہت پریشان ہوں۔ روزی تنگ ہوگئی ہے، فٹ پاتھ پر دکان لگاتا ہوں، دھندہ نہیں چلتا ادھار سے گزارا کر رہا ہوں۔ دو لڑکیاں بھی بالغ ہیں، شادی کا پیغام بھی نہیں آتا ہے۔ مولانا صاحب دعا فرمائیں روزی کے دروازے کھل جائیں، لڑکیوں کی شادی ہو جائے۔ پڑھنے کا وظیفہ بتادیں۔

جواب

روزانہ یا مغنی تین سو مرتبہ عشاء کے بعد پڑھا کریں اور مندرجہ ذیل نقش ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ کاروبار میں اضافہ ہوگا، خوب فروختگی ہوگی اور خیر و برکت بھی رہے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۶۷	۲۸۱	۲۷۸	۲۷۳
۲۷۹	۲۷۳	۲۶۸	۲۸۰
۲۷۲	۲۷۶	۲۸۳	۲۶۹
۸۲	[illegible]	۲۷۱	۲۷۷

[illegible]

[illegible] ہیں۔

یاسلام کی زکوٰۃ

سوال از عبدالرشید نوری ——— بھوپال

بخدمت شریف حضرت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

التجا ہے، حضرت اسم باری تعالیٰ یاسلام کا مکمل وظیفہ کیا ہے۔ یاسلام کا حرفی اور عددی نقش کس طرح لکھا جاتا ہے۔ یہ نقش کس کام کے لئے ہے۔ براہ کرم مکمل عمل مع نقش کے ماہنامہ طلسماتی دنیا میں شائع کریں۔ عین نوازش وکرم ہوگا۔

جواب

"یاسلام" کا پہلا چلہ اس طرح کریں کہ روزانہ "یاسلام" ۱۳۱ مرتبہ پڑھا کریں۔ دوسرا چلے میں "یاسلام" ۱۵۵ مرتبہ پڑھیں۔ تیسرے چلے میں "یاسلام" ۲۶۲۰ مرتبہ پڑھا کریں۔ "یاسلام" کے ورد سے عافیت اور سلامتی عطا ہوتی ہے اور جسم وروح ہر طرح کے امراض اور اثرات بد سے محفوظ رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے ۹۹ صفاتی نام میں ہر اسم الٰہی کا ایک مؤکل ہے اور "یاسلام" کا مؤکل تمام اسماء الٰہی کے مؤکلین کا بادشاہ ہے۔ اکابرین "یاسلام" کے وظیفے کو اپنے معمولات میں شامل رکھتے تھے اور ایک دعا جو احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ ہے وہ بھی "یاسلام" کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے اور یہ دعا ہر فرض نماز کے بعد عمومی طور پر پڑھی جاتی ہے۔

دعا یہ ہے: اللھم انت السلام ومنک السلام والیک [illegible] السلام حینا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام۔

[illegible]

۔ ۱۲

۲۵	۳۹	۳۵	۳۲
۳۹	۳۱	۲۹	۳۸
۳۰	۳۳	۳۱	۲۷
۳۰	۲۸	۲۹	۳۰

نقش حرفی یہ ہے۔

۔ ۱۲

س	ل	[illegible]	م
م	ا	ل	س
ل	س	م	ا
[illegible]	م	س	ل

نقش [illegible] مثلث یہ ہے۔

۔ ۱۲

س	ل	ا	م
۲	۳۹	۶۱	۲۹
۳۸	۰	۳۲	۶۲
۳۱	۶۳	۳۷	۰

علم جفر کیا ہے، کیا ضروری ہے بخور روشن کرنا

سوال از: سید ابوبکر رازی ——— سیونہ

عرض سوال ہے کہ میں پہلی مرتبہ خط روانہ کر رہا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ میرا خط قبول کریں گے۔ جناب عامل صاحب میں آپ سے بخور کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ آپ اللہ کے لئے میری رہنمائی فرمائے، جس عمل میں بخور روشن کرنے کے لئے بتایا گیا ہے کیا وہی بخور روشن کرنا ضروری ہے یا پھر کوئی اور آپ اس کے متعلق آپ میری رہنمائی فرمائیں۔ عین کرم ہوگا اور مجھ کو علم جفر کے بارے میں بھی معلومات مرحمت فرما دیجئے۔ ہم سب دوستوں کی خواہش یہ ہے کہ آپ ہمارا خط ایک ساتھ طلسماتی دنیا میں شائع کر دیجئے۔ آپ سے امید ہے کہ [illegible] آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے، آمین۔

جواب

اگر کسی بھی کتاب میں عمل کے دوران کسی خاص بخور کا ذکر کیا گیا ہے تو اسی بخور کو جلانا چاہئے۔ اس میں تبدیلی کرنا ٹھیک نہیں ہے اگر عمل اور ہر ستارے کا بخور الگ ہوتا ہے۔ بخور روشن کرنے سے روحانیت حاضر ہوتی ہے۔ جو لوگ اپنی مرضی سے کوئی سی بھی دھونی لیتے ہیں وہ اپنے عمل کو کمزور کردیتے ہیں۔ بخور کی تفصیلات فن کی کتابوں میں دیکھیں یا راقم الحروف کی مرتب کردہ تحفۃ العاملین کا مطالعہ کریں۔

علم جفر کیا ہے؟ اور اس سے کیا کیا فائدہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
یہ سب کچھ جاننے کے لئے ماہنامہ طلسماتی دنیا کا "علم جفر" نمبر پڑھئے۔ انشاء اللہ اس کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ کو علم جفر سے متعلق سیکڑوں سوالوں کا جواب مل جائے گا اور آپ علم جفر کی اہمیت اور افادیت کے قائل ہوجائیں گے۔

رزق بڑھانے کا عمل

سوال از: روشن علی ———— دہلی

میرا کاروبار قابل رشک کاروبار تھا اس کاروبار کے ذریعہ میں نے کئی جائیدادیں خریدیں، دو بہنوں کی شادی، خود اپنی شادی میں کافی روپیہ خرچ کیا، کئی رشتے داروں کی مدد کی لیکن پچھلے سال سے میرا کاروبار نہ ہونے کے برابر ہوگیا ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ یہ دیکھ کر بتائیں کہ کسی نے کوئی بندش تو نہیں کردی ہے اور کاروبار کی ترقی کے لئے کوئی عمل بھی تحریر فرمادیں۔ جلد ہی دیوبند آکر آپ سے ملاقات کروں گا۔

جواب

جس وقت کاروبار شباب پر ہو اس وقت ہمیشہ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ زکوٰۃ کی ادائیگی پورے حساب سے بروقت کرتے رہیں اور اپنے متعلقین کے حقوق ذمہ داری سے ادا کرتے رہیں۔ متعلقین میں ماں باپ بیوی بچے اور دیگر اقارب اور پڑوسی بھی شامل ہیں۔ اگر آپ ایسا کرسکے تو کبھی بھی کوئی کرنی کوئی بندش آپ پر اثر انداز نہیں ہوگی۔ عشاء کی نماز کے بعد "یالطیف" ۱۲۹ مرتبہ پڑھنے کے بعد ۱۱۹ مرتبہ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ پڑھا کریں۔ اول وآخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھا کریں۔ انشاء اللہ بندشوں اور گردشوں سے نجات ملے گی اور کاروبار پھر چل پڑے گا۔

☆☆☆

کشادگی رزق کے لئے

اگر کوئی شخص فقر و فاقہ میں مبتلا ہو اور رزق میں تنگی ہو اور کوشش کرنے کے باوجود بھی اس کا کاروبار نہ چلتا ہو تو اس کو چاہیے کہ نماز فجر سے پہلے آسمان کے نیچے ننگے سر کھڑے ہو کر یہ آیت پڑھے: وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ پانچ سو مرتبہ پڑھے اول و آخر پانچ پانچ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اس کے بعد دعا مانگ کر نماز فجر ادا کرے، اللہ تعالیٰ غربت و افلاس سے نجات عطا فرمائے گا اور رزق میں زبردست اضافہ ہوگا۔ اس عمل کو لگاتار ۲۱ راتوں تک جاری رکھے۔

خیر و برکت کے لئے

اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ آمدنی اچھی خاصی ہوتی ہے لیکن خیر و برکت نہ ہونے کی وجہ سے مسائل نمٹنے نہیں پاتے۔ ایسی صورت میں اس نقش کو فریم میں لگا کر گھر کی دیوار پر آویزاں کریں۔ انشاء اللہ خیر و برکت ہوگی اور مسائل حل کرنے کے بعد بھی ہاتھ خالی نہیں رہے گا۔ نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ب س س ال او

ال وم س ع ح

ل ج ل ال ہ

تنگدستی دور کرنے کا عمل

ظہر کی نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھنے کا معمول رکھیں۔ انشاء اللہ تنگدستی سے نجات ملے گی اور روز بروز رزق میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

رزق میں وسعت کا عمل

کسی خالی مکان میں جس ... لیس مرتبہ

روزانہ سورۂ یٰسین پڑھیں، اول اور آخر اکتالیس مرتبہ درود شریف پڑھیں، اس عمل کو اکتالیس دن تک جاری رکھیں، اس کے بعد اسی مکان میں صرف سات مرتبہ چراغ روشن کر کے عشاء کے بعد سورۂ یٰسین پڑھیں، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، پھر ہمیشہ اپنی رہائش گاہ پر سورۂ یٰسین صرف ایک مرتبہ روزانہ پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ دولت موسلا دھار بارش کی طرح برسے گی۔

عمل رزق

ایک تازہ گلاب کا پھول لے کر پہلے تین مرتبہ اس پر درود شریف پڑھ کر دم کریں، پھر اکیس مرتبہ اللّٰہ ناصرٌ اکیس مرتبہ اللہ حافظٌ اور سو مرتبہ اللّٰہ الصمد کا وظیفہ کریں، پھر تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر دم کر دیں اور وقفے وقفے کے ساتھ اس کو سونگھتے رہیں، جب پھول مرجھا جائے تو اس کو کھا لیں۔ یہ عمل ربیع الاول کے مہینے میں ہر جمعرات کو کرنا ہے۔ انشاء اللہ رزق میں زبردست فراخی پیدا ہوگی۔

۷۸۶

۱۲۷	۱۳۰	۱۳۴	۱۲۰
۱۳۳	۱۲۱	۱۲۶	۱۳۱
۱۲۲	۱۳۶	۱۲۸	۱۲۵
۱۲۹	۱۲۴	۱۲۳	۱۳۵

نقشِ رزق

ان دونوں نقش کو لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ غربت و افلاس سے نجات ملے گی اور رزق کے دروازے ہر طرف سے کھلیں گے۔ صاف محسوس ہوگا کہ غیبی امداد ہو رہی ہے۔

مرتبہ درود شریف پڑھ کر دم کریں۔ انشاء اللہ ملازمت بھی مل جائے گی۔

۷۹۲

یاوہاب	۱۷۳۲۶	۱۷۳۲۳	۱۷۳۱۹
۱۷۳۲۴	۱۷۳۱۸	۱۷۳۱۳	۱۷۳۲۵
۱۷۳۱۷	۱۷۳۲۱	۱۷۳۲۸	۱۷۳۱۰
۱۷۳۲۷	۱۷۳۱۵	۱۷۳۱۶	۱۷۳۲۲

رزق کی فراوانی کے لئے

نوچندی جمعرات سے اس عمل کو شروع کرکے ۱۴ دن تک جاری رکھنا ہے۔ نماز فجر کے بعد ۲۱ مرتبہ سورۂ نصر پڑھیں اور اول و آخر ۲۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ ظہر کی نماز کے بعد سورۂ نصر ۲۲ مرتبہ پڑھیں، اول و آخر درود شریف ۲۲ مرتبہ پڑھیں۔ عصر کی نماز کے بعد سورۂ نصر ۲۳ مرتبہ پڑھیں اور اول آخر درود شریف بھی ۲۳ مرتبہ پڑھیں۔ مغرب کی نماز کے بعد سورۂ نصر ۲۴ مرتبہ پڑھیں اول و آخر درود شریف بھی ۲۴ مرتبہ پڑھیں، عشاء کی نماز کے بعد سورۂ نصر ۲۵ مرتبہ پڑھیں، اول و آخر درود شریف بھی ۲۵ مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ ان ۱۴ دنوں میں اثر ظاہر ہوگا۔

مالامال کردینے والا عمل

نوچندی جمعرات سے یہ عمل شروع کرنا ہے اور روزانہ ۶۴ نقش لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالیں، روز کے روز کے ڈالیں ورنہ سارے اکھٹے ایک دن میں ڈال دیں۔ آخری دن ۶۵ نقش لکھیں اور ۶۵ واں نقش ہمیشہ پاس رکھیں، انشاء اللہ ۷ دن میں کامیابی ملے گی اور دولت ہر طرف سے برسنی شروع ہوگی۔

۷۸۶

۱	۲۶۴۸	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۲۶۴۷
۶	۹	۲۶۵۰	۳
۲۶۴۹	۴	۵	۱۰

ادائیگی قرض کے لئے

اگر کوئی شخص قرض کے بوجھ تلے دبا ہوا اور آمدنی محدود ہونے کی وجہ سے قرض کی ادائیگی نہ ہو پارہی ہو تو نوچندی اتوار سے یہ عمل شروع کرکے ۴۱ دن تک جاری رکھے، اول و آخر روزانہ ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ اس دوران قرض کی ادائیگی کا انتظام غیب سے ہوگا یا اسباب اس طرح بنیں گے کہ قرض کی ادائیگی آسان ہوگی۔

کشائش رزق کے لئے

رزق میں وسعت اور کشائش پیدا کرنے کے لئے قرآن حکیم کی یہ آیت ۲۰۰ مرتبہ پڑھیں۔ اللہ لطیف بعبادہ یرزق من یشاء وھو القوی العزیز۔ اس عمل کو پیر کے دن سے شروع کرکے لگاتار ۲۰ دن جاری رکھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ رزق میں وسعت پیدا ہوگی۔

وسعت رزق کے لئے

جمعہ کی نماز کے بعد سات مرتبہ یہ دعا پڑھیں، اول و آخر ایک مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر جمعہ پڑھنے سے پہلے ہی دعا قبول ہوجائے گی اور رزق کے لئے راستے کھل جاتے ہیں۔ دعا یہ ہے: یامغیث یاغفور یاودود اکفنی بحلالک عن حرامک و بطاعتک عن معصیتک و بفضلک عمن سواک برحمتک یا ارحم الراحمین

کثرت رزق کے لئے

کسی بھی وقت نماز ادا کرنے کے بعد کاغذ پر یہ آیت لکھ کر دکان میں لٹکا دیں۔ انشاء اللہ خوب بکری ہوگی اور خوب دولت برسے گی۔ آیت یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

رزق میں کشادگی کے لئے

ان کلمات کو سو مرتبہ پڑھنے کے بعد مندرجہ ذیل نقش بنائیں، پھر اس نقش پر ۱۰۰ مرتبہ یہی کلمات پڑھ کر دم کریں اور نقش کو ہرے کپڑے میں لپیٹ کر کے اپنے گھر میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ رزق

میں زبردست اضافہ ہوگا۔ کلمات یہ ہیں: یا کبیر انت اللہ الذی لا تہدی العقول لوصف عظمتہ
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۵۲	۹۵۵	۹۵۸	۹۴۴
۹۵۷	۹۴۵	۹۵۱	۹۵۶
۹۴۶	۹۶۰	۹۵۳	۹۵۰
۹۵۴	۹۴۹	۹۴۷	۹۵۹

یا کبیر انت الذی لا تہدی العقول عظمتہ

کاروبار میں ترقی کے لئے

مندرجہ ذیل نقش دو عدد تیار کریں۔ ایک نقش اپنے گلے میں ڈالیں اور دوسرا نقش کاروبار کی جگہ پر لٹکا دیں۔ دونوں نقش ہرے کپڑے میں پیک ہوں گے۔ اس کے بعد نماز فجر کے بعد "یا باسط" ۷۲ مرتبہ اور عشاء کی کے بعد "یا لطیف" ۱۲۹ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں۔ نقش یہ ہے

میکائیل ۷۸۶ جبرائیل

۴۹۳	۴۹۷	۵۰۱	۴۸۷
۵۰۰	۴۸۸	۴۹۳	۴۹۸
۴۸۹	۵۰۳	۴۹۵	۴۹۲
۴۹۶	۴۹۱	۴۹۰	۵۰۲

عزرائیل اسرافیل

وسعت رزق کا ایک حیرت انگیز عمل

کسی بھی نوچندی جمعرات کی ساعت اول میں مشتری کا بخور روشن کرکے مندرجہ ذیل نقش گلاب وزعفران سے لکھیں۔ اگر سیب یا انار کے درخت کی لکڑی سے نقش لکھیں تو افضل ہے۔ روزانہ ۲۷ نقش لکھنے ہیں، روزانہ اے نقش [illegible] میں رکھ [illegible]

آخری نقش [illegible] بھی طرح کھالیا کریں۔ آخری [illegible] نقش نہیں اور آخری دن نقش کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آخری دن جب دریا میں نقش بہائیں تو ایک نقش خود بخود کنارے کی طرف آجائے گا۔ اس کو اٹھا کر رکھ لیں اور اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں۔ اس طرح اس عمل کی زکوٰۃ ادا ہوجائے گی، اس کے بعد ۳ نقش روزانہ لکھتے [illegible] اکٹھے کبھی بھی آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دیا [illegible] نقش بہانے کے بعد واپس آتے ہوئے کوئی شخص ملے اور پوچھے تو [illegible] ہرگز اس کو کچھ نہ دیں۔ روزانہ نقش لکھنے کے بعد تمام نقش سامنے رکھ کر قرآن حکیم کی یہ آیت ۷۲ مرتبہ پڑھ [illegible] آیت یہ ہے: یا باسط الذی یبسط الرزق لمن یشاء بغیر حساب اس عمل کو لگاتار ۲۷ دن تک کرنا ہے۔ ۲۷ دن کے بعد عامل کے لئے رزق ایسی ایسی جگہ سے ملے گا جہاں سے گمان بھی نہیں ہوگا اور عامل یہ نقش جس کو بھی لکھ کر دے گا وہ مالدار ہوجائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸	۴۸	۲
۱۲	۲۴	۳۶
۴۲	یا باسط یا وہاب	۳۰

بحق یا باسط الذی یبسط الرزق لمن یشاء بغیر حساب

وسعت رزق کے لئے مبارک نقش

اس نقش کو نوچندی اتوار کو پہلی ساعت میں گلاب وزعفران سے لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے داہنے بازو پر باندھ لیں۔ انشاء اللہ رزق میں زبردست وسعت پیدا ہوگی۔ افضل یہ ہے کہ روزانہ اس آیت کو چالیس مرتبہ عشاء کے بعد پڑھنے کا معمول رکھیں۔
انَّ اللہَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ

۷۸۶

۴۹۳	۴۹۷	۵۰۱	۴۸۷
۵۰۰	۴۸۸	۴۹۳	۴۹۸
۴۸۹	۵۰۳	۴۹۵	۴۹۲
۴۹۶	۴۹۱	[illegible]	[illegible]

دولت حاصل کرنے کے لئے

اگر کوئی شخص روزگار نہ ملنے کی وجہ سے پریشان ہو یا آمدنی نہ ہونے کی وجہ سے مشکلات کا شکار ہو تو ایسے شخص کو چاہئے اس نقش کو لکھ کر کسی فریم میں جڑوا کر گھر کی دیوار پر آویزاں کر دیں اور ہر جمعرات کو اس کے نیچے اگربتی جلا کر دھواں دیں۔ انشاء اللہ روزگار مل جائے گا، یا غیر محدود آمدنی کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ انتہائی مجرب نقش ہے۔ بزرگوں کا عطیہ ہے، اس کی قدر کرنی چاہئے۔

۷۸۶

قرض کی ادائیگی کا عمل

اگر کوئی شخص مقروض ہو اور قرض ادا ہونے کی سبیل پیدا نہ ہو تو اس شخص کو نوچندی جمعرات کو گلاب و زعفران سے لکھ کر درمیان نقش کے اپنا نام مع والدہ لکھ کر اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں اور روزانہ مغرب کی نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ یہ دعا پڑھتے رہیں: اللّٰھم اکفنی بحلالک عن حرامک و اغننی بفضلک عمن سواک۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۱۹	۷۲۳	۷۲۶	۷۱۲
۷۲۵	۷۱۳	۷۱۸	۷۲۴
۷۱۴	۷۲۸	۷۲۱	۷۱۷
۷۲۲	۷۱۶	۷۱۵	۷۲۷

اللّٰھم اکفنی بحلالک عن حرامک و اغننی بفضلک عمن سواک

فلاں ابن فلاں

حصولِ حاجات اور حصولِ دولت

یہ ایک ختم شریف ہے جو حصول حاجت اور حصول دولت کے لئے کیا جاتا ہے اور اس ختم شریف کی برکت سے تمام حاجتیں پوری ہو جاتی ہیں اور مال و دولت انسان کے دامن میں سمٹ آتا ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ دو رکعت نماز نفل اس طرح ادا کریں کہ ہر دو رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ یہ آیات پڑھیں: قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَ تُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔

نماز سے فارغ ہونے کے بعد دس بار پڑھیں۔

انت ارحم الراحمین انت خیر الرازقین

پھر دس بار پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

پھر سجدے میں جا کر دس بار یہ پڑھیں:

ربنا اغفر لنا وارحمنا وھب لنا ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی انک انت الوھاب۔ اس ختم کو آٹھ تا دس دن تک کرنا چاہئے، اس کی برکت سے تمام مرادیں پوری ہوتی ہیں اور رزق کے لئے ہر طرف سے دروازے کھل جاتے ہیں۔

ختم برائے وسعتِ رزق

بعض اکابرین کا فرمان ہے کہ رزق میں وسعت اور کشادگی پیدا کرنے کے لئے عشاء کی نماز کے بعد ۲۳۸۵ مرتبہ ان اسماء الٰہی کا ورد کرنا چاہئے۔ یا کافی یا غنی یا فتاح یا رزاق اول آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنا چاہئے۔

عمل برائے دفع غربت

یہ عمل برائے دفع غربت بہت موثر ثابت ہوتا ہے۔ عمل یہ ہے روزانہ بعد نماز عشا سورہ واقعہ ایک مرتبہ، سورۂ مزمل ایک مرتبہ، سورہ لیل ایک مرتبہ، سورۂ الم نشرح ایک مرتبہ پڑھنی چاہئے اور آخیر میں

یہ دعا پڑھنی چاہیے یارزاق السائلین یا ارحم المساکین یا ولی المؤمنین یا غیاث المستغیثین یا ارحم الراحمین و صل علی محمد و علی ال محمد واکفنی بحلالک عن حرامک و طاعتک عن معصیتک و بفضلک عمن سواک یاالہ العلمین ۔

برائے نجات از غربت

غربت و افلاس سے نجات حاصل کرنے کے لئے روزانہ مغرب کی نماز کے بعد ۳۰ مرتبہ یہ کلمات پڑھیں لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین۔

دولت وعزت حاصل کرنے کے لئے

ایک کاغذ پر "نجوم" لکھ کر دیوار پر چسپاں کریں اور روزانہ اس کی طرف دیکھ کر ۴۰ مرتبہ یہ آیت پڑھیں بسم اللہ الرحمن الرحیم قل اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء و تعز من تشاء و تذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر۔ تولج اللیل فی النھار و تولج النھار فی اللیل و تخرج الحی من المیت و تخرج المیت من الحی و ترزق من تشاء بغیر حساب۔ ۴۰ دن تک اس عمل کو جاری رکھے۔ انشاءاللہ اس عمل کی برکت سے دولت بھی ملے گی اور عزت و مقبولیت بھی۔

روزی کی فراخی کے لئے

۲۸ دن تک یہ عمل کریں۔ انشاءاللہ روزی میں زبردست اضافہ ہوگا اور تمام مسائل باذن اللہ حل ہوجائیں گے۔

(۱) سنیچر کے دن ایک ہزار مرتبہ اللھم صل علی محمد و علی ال محمد

(۲) اتوار کے دن یارب العلمین

(۳) پیر کے دن ایک ہزار مرتبہ یاذالجلال والاکرام

(۴) منگل کے دن ایک ہزار مرتبہ یاقاضی الحاجات

(۵) بدھ کے دن ایک ہزار مرتبہ یاارحم الرحمین

(۶) جمعرات کے دن [illegible]

(۷) جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین

رزق اور روزگار کی کشادگی کے لئے

یہ عمل اکابرین کا خاص عطیہ ہے۔ اس عمل کی برکت سے رزق میں زبردست اضافہ، وسعت اور کشادگی پیدا ہوتی ہے۔ یہ عمل ۲۸ دن تک جاری رکھنا ہے۔ اس دوران اس بات کی کوشش کریں کہ کوئی نماز قضا نہ ہو، پنجوں وقت کی نمازیں باجماعت ادا کریں۔ نوچندی اتوار کو اس عمل کی شروعات کریں۔ روزانہ یہ عمل ایک وقت مقرر کرکے ایک ہزار مرتبہ پڑھنا ہے۔ ۲۹ دن کے بعد روزانہ صرف سو مرتبہ پڑھنا ہے۔ یہ عمل سورۂ فاتحہ کا ہے۔ اور ہفتے کے سات دنوں میں حسب ذیل طریقہ سے سورۂ فاتحہ کو پڑھنا ہے۔ انشاءاللہ حیرت انگیز نتائج برآمد ہوں گے اور دولت کا ڈھیر لگ جائے گا۔

اتوار کے دن ایک ہزار مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العلمین۔ یاحی یاقیوم اجب یاروقیائیل سامعا و مطیعا بحق یاابجد

پیر کے دن ایک ہزار مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یاروف یاعطوف اجب یاحزائیل سامعا و مطیعا بحق ہوز۔

منگل کے دن ایک ہزار مرتبہ یہ پڑھنا ہے: بسم اللہ الرحمن الرحیم مالک یوم الدین یا مقلب القلوب اجب یااسمعائیل سامعا و مطیعا بحق یا حطی کلن

بدھ کے دن ایک ہزار مرتبہ یہ پڑھیں: بسم اللہ الرحمن الرحیم ایاک نعبد و ایاک نستعین یاسمیع یا قریب اجب یا میکائیل سامعا و مطیعا بحق یامنسع

جمعرات کے دن ایک ہزار مرتبہ یہ پڑھیں: بسم اللہ الرحمن الرحیم اھدنا الصراط المستقیم یاقادر یا مقتدر اجب یا قرمائیل سامعا و مطیعا بحق تسقر

جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ یہ پڑھیں: صراط الذین انعمت علیھم اجب یا کمکائیل سامعا و مطیعا بحق یاثخذ

[illegible] یہ پڑھیں: غیر المغضوب

قسط نمبر ۵

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

پانچ کا عدد عطارد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ۵ کا عدد سفر، اضطراب، چرب زبانی، بے باکی، بے وفائی اور دولت پرستی کی نمائندگی کرتا ہے۔ ۵ عدد والے لوگ اکثر سفر میں رہتے ہیں اور سفر کے دوران یہ کامیابیوں کی آخری حد کو چھو لیتے ہیں۔ ۵ عدد والے لوگ بے چینی اور اضطراب کا شکار نظر آتے ہیں، انہیں کسی پل قرار نصیب نہیں ہوتا، یہ لوگ ہلچل اور گرم جوشی کے قائل ہیں، یہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے کو پسند نہیں کرتے، دولت کمانے کے لئے یہ ہر وقت خود کو حرکت میں رکھتے ہیں اور اپنے نشانے پورے کرنے کے لئے یہ ہر وقت اپنی عقل کا بھی استعمال کرتے ہیں۔ ان کی جدوجہد مثالی ہوتی ہے اور ان کی قسمت اکثر و بیشتر قابل رشک۔ پانچ عدد کے لوگ کاروباری معاملات میں بڑا رسک مول لینے کے لئے تیار رہتے ہیں اور ان کا حوصلہ اس بارے میں قابل داد ہوتا ہے، یہ زیادہ منافع کی خاطر بڑے سے بڑا خطرہ مول لے لیتے ہیں۔

پانچ عدد کے لوگ اپنی شخصیت کے اعتبار سے پرکشش ہوتے ہیں اور بہت آسانی سے کسی کو بھی اپنا دوست بنا لیتے ہیں، تبدیلی اور جذباتی ہلچل ۵ عدد والوں کو مرغوب ہوتی ہے، آرام سے بیٹھنا ۵ عدد والوں کو پسند نہیں ہوتا۔ ۵ عدد کے لوگ اپنی لائن بدلنے میں دیر نہیں لگاتے، اگر انہیں کسی ایک لائن میں نقصان ہو رہا ہو تو یہ دوسرا راستہ اختیار کر لیتے ہیں۔ ۵ عدد کے لوگوں میں کسی قدر بے وفائی کا مادہ بھی ہوتا ہے، اگر کوئی ان کی نظروں سے اتر جائے تو بہت آسانی سے اسے اپنے دل سے نکال دیتے ہیں۔ ۵ عدد کے لوگ بیوی بچوں سے محبت کرتے ہیں، وہ اپنے بیوی بچوں کی خاطر کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ پانچ عدد کے لوگوں کے ذہن میں اگر کوئی منصوبہ آ جائے تو وہ اس کو جب تک عملی جامہ نہ پہنا لیں چین سے نہیں بیٹھ سکتے، ان لوگوں کی ایک خصوصیت یہ بھی ہوتی ہے کہ یہ لوگ دوستی کے معاملہ میں اپنی سوچ اور اپنی پرکھ کو اہمیت دیتے ہیں، ان لوگوں میں شخصیات کو پرکھنے کی صلاحیت بھی ہوتی ہے، یہ سطحی طور پر سوچنے کے قائل نہیں ہوتے بلکہ یہ ہر بات کی گہرائی میں جا کر کوئی فیصلہ کرتے ہیں یہ سوچ و فکر کے اعتبار سے خود غرض ہو ... اندھا ...

... کرتے ہیں اور کبھی یہ زعم اور یہ حد سے بڑھی ہوئی خود اعتباری ان سے غلط فیصلے بھی کرا دیتی ہے۔

پانچ عدد کے لوگ اگر کسی معاملے میں کامیاب ہونے کا ارادہ کر لیں تو وہ ضرور کامیاب ہو جاتے ہیں کیونکہ ان کی صلاحیتیں اور ان کی لگن انہیں کسی بھی معاملے میں محروم نہیں رکھتی، ان کی جدوجہد ان کی ہمت و [illegible] کامرانیوں سے [illegible] ان [illegible] کرتی ہے۔

پانچ عدد کے لوگ بطور پیشہ اور بطور [illegible] دوسرے لوگوں کے مقابلے میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔ ۵ عدد کے لوگ دوسروں کے مقابلے میں اچھے استدلال کی اہلیت رکھتے ہیں، مجموعی اعتبار سے پانچ کا عدد اچھا عدد بھی ہے [illegible] بھی، [illegible] اس عدد والے [illegible] پر [illegible] یا [illegible] سوچ کا غلبہ ہو جائے تو کسی کی بھی پند و نصیحت اس کو راہ راست پر نہیں لا سکتی۔ پانچ کا عدد مقررین، سرکاری افسران، منتظمین، مالی ماہرین، سی اے، جج اور سیلز مین وغیرہ سے بطور خاص نسبت رکھتا ہے۔

اگر آپ کی تاریخ پیدائش ۱۴ ہے تو آپ کو یقین رکھنا چاہئے کہ آپ کاروبار میں کبھی مار نہیں کھا سکتے، یہ عدد کاروبار میں تیزی سے سودے کرنے کے لئے مفید ہے، ہر طرح کی خرید و فروخت ۱۴ عدد کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے، بشرطیکہ خرید و فروخت پوری عجلت کے ساتھ ہو، زمین یا پراپرٹی تیزی سے خریدیں اور تیزی کے ساتھ فروخت کر دینے میں آپ کا فائدہ ہے، کسی بھی پراپرٹی کو جو آپ نے برائے فروخت خریدی ہو۔ پانچ سال سے زیادہ اپنے پاس رکھنے کی غلطی نہ کریں۔ کیونکہ اس ۱۴ عدد کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ کسی بھی معاملے میں پانچ سال سے زیادہ ایک انداز پر نہیں رہنے دیتا۔ اس لئے کوئی بھی کاروباری معاہدہ پانچ سال سے زیادہ کا آپ نہ کریں اور کسی بھی چیز کو پانچ سال سے زیادہ رکھنے کی غلطی نہ کریں۔

۱۴ کا عدد طوفان، آگ اور دیگر خطرات سے بھی منسوب مانا گیا ہے، اگر آپ کی تاریخ پیدائش ۱۴ ہے تو آپ کو طوفان، ہوا، آگ اور دیگر خطرات و حادثات سے بطور خاص اپنی حفاظت کرنی چاہئے۔

اگر آپ کی تاریخ پیدائش ۲۳ ہے تو آپ بہت خوش نصیب ہیں۔

مفرد اعداد میں ۱۴ سے بعد ۲۳ کا عدد بہت مبارک مانا گیا ہے۔ یہ عدد کامیابی، شہرت اور دولت پر حکمرانی کرتا ہے۔ اگر آپ کی تاریخ پیدائش کا عدد ۵ ہے تو یہ اور وہ تمام خصوصیات آپ کے اندر موجود ہوں گی۔ آپ بھی خوش نصیبی سے سرفراز رہیں گے یعنی ۲۳ تاریخ کے مقابلہ میں ۱۴ تاریخ کو پیدا ہونے والے افراد کم خوش نصیب ہوتے ہیں البتہ ان کی حیثیت ۱۴ تاریخ کو پیدا ہونے والے افراد سے زیادہ ہوتی ہے۔ اگر آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۵ ہے تو ۵ عدد والے افراد سے دوستی آپ کو راس آئے گی۔ جن لوگوں کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۳ یا ۹ ہو گا وہ بھی آپ کی ہم نشینی کے قابل ہوں گے اور ان لوگوں کی قربت اور دوستی بھی آپ کے لئے سکون بخش اور مفید ثابت ہوگی۔ ایک، ۶، ۷ اور ۸ عدد والے لوگ آپ کے لئے نہ نقصان دہ ہوں گے اور نہ منفعت بخش۔ البتہ ۲ اور ۴ عدد والے افراد آپ کیلئے بہر قیمت ضرر رساں ثابت ہوں گے۔

جن افراد کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۲ یا ۴ ہو ان سے دور رہیں اور ان تمام چیزوں سے بھی پرہیز رکھیں جن کا مفرد عدد ۲ یا ۴ بنتا ہو۔ مثلاً فون کا نمبر، گھر اور آفس کا نمبر، کار وغیرہ کا نمبر۔ اگر ۲ یا ۴ ہوگا تو آپ کے لئے یہ چیزیں باعث رکاوٹ بنیں گی۔

پانچ عدد والوں کے لئے مبارک رنگ

سفید، گرے، چمکنے والے رنگ جیسے گولڈن اور سلور وغیرہ۔ ان رنگوں کو اہمیت دیں، لباس، گھر کے پردے، تکیہ کا غلاف، پلنگ کی چادر وغیرہ میں اگر ان رنگوں کو فوقیت دیں گے تو آپ کے لئے مفید ہوگا، گہرے رنگ ۵ عدد والوں کے لئے ضرر رساں ثابت ہوتے ہیں۔

موافق نگینے

۵ عدد والوں کو اللہ کے فضل وکرم سے ہیرا راس آتا ہے، چاندی اور پلاٹینم بھی ان لوگوں کی خوش حالی کا ذریعہ بنتا ہے۔ فیروزہ بھی ان لوگوں کو اللہ کے فضل سے راس آ سکتا ہے۔

۵ عدد والے افراد کو ان اسماء الٰہی کا ورد راس آتا ہے

یا وہّاب ۱۴ مرتبہ، یا بصیر ۳۰۲ مرتبہ، یا منعم ۵۰۰ مرتبہ، یا واجد ۱۴ مرتبہ، یا باقی ۱۱۳ مرتبہ، یا وارث ۷۰۷ مرتبہ، یا سلام ۱۳۱ مرتبہ، پڑھنے کا معمول بنا لیں عشاء کے بعد ... فضل ...

قسط نمبر: ۵۵

کرشماتِ جفر

مقدمات میں کامیابی، ترقی رزق، محبت وتسخیر، فتوحات اور مقبولیت عامہ کے لئے ایک نادر تحفہ

رزق میں خیر وبرکت، آمدنی میں زبردست اضافے، باہمی تعلقات میں پختگی، لوگوں میں مقبولیت، اور فتوحات کے لئے ایک ایسا طریقہ قارئین کے لئے پیش خدمت کیا جارہا ہے جو روحانی تجربات کی کسوٹی پر پورا اترتا ہے اور جس کو کرنے کے بعد حیرت انگیز نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

یہ طریقہ پوشیدہ اور مخفی خزانوں کا ایک خاص حصہ ہے۔ جسے افادیت عامہ کے لئے نقل کیا جارہا ہے۔ اس روحانی طریقہ کی ۲۸ قسطیں پیش کی جائیں گی۔ اب تک گیارہ قسطیں پیش کی جاچکی ہیں۔ اس ماہ ۱۲ ویں قسط ہدیۂ ناظرین کی جارہی ہے۔ ان تمام قسطوں سے اپنے نام کے پہلے حرف کے مطابق استفادہ کریں۔ قارئین اس مضمون کی ہر قسط کو پوری گہرائی کے ساتھ پڑھیں تاکہ استفادہ کرتے وقت کوئی بھول چوک نہ ہوجائے۔ طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے طالب اپنے نام اور والدہ کے نام کے اعداد برآمد کریں۔ مثلاً طالب کا نام سلیم احمد اور ماں کا نام عارفہ بیگم ہے۔ سلیم احمد کے اعداد ۱۹۳ ہیں اور عارفہ بیگم کے اعداد ۴۲۸ ہیں۔ دونوں کے مجموعی اعداد ۶۲۱ ہیں۔ چونکہ طالب کے نام کا پہلا حرف س ہے، اس لئے قرآن حکیم میں حرف س جتنی بار استعمال ہوا ہے اس تعداد کو ۶ سے ضرب دے کر جو تعداد برآمد ہوگی اس کو شامل کریں گے۔ قرآن حکیم میں حرف س ۵۹۹۱ مرتبہ آیا ہے۔ اس تعداد کو ۶ سے ضرب دے کر کل تعداد ۳۵۹۴۶ بنتی ہے۔ قرآن حکیم میں صرف دو سورتیں ایسی ہیں جن کے نام حرف س سے شروع ہوتے ہیں۔ ایک سورۂ سجدہ اعداد ۱۱۳۳۳۱، دوسری سورۂ سبا اعداد ۲۵۳۴۱۹، دونوں کے اعداد کی مجموعی تعداد ۳۶۶۷۵۰ جو اسماء الٰہی حرف س سے شروع ہوتے ہیں وہ ۳ ہیں۔ یا سبیح اعداد ۱۸۰۔ یا سلام اعداد ۱۳۱۔ یا ستار اعداد ۶۶۱۔ تینوں کے مجموعی اعداد ۹۷۲۔ ان سب کے مجموعی اعداد یہ بنتے ہیں۔

طالب اور والدہ کے اعداد ۶۲۱

حرف س سے شروع ہونے والی سورتوں کے اعداد ۶ سے ضرب دے کر ۳۵۹۴۶

جن سورتوں کے نام س سے شروع ہوتے ہیں ان کے اعداد ۳۶۶۷۵۰

اسماء الٰہی کے اعداد ۹۷۲

ٹوٹل ۴۰۴۲۸۹

ان میں سے وضع کئے ۶۰۰

باقی کو ۴ سے تقسیم کیا۔

۴)۴۰۳۶۸۹(۱۰۰۹۲۲
۴
۰۰
۳۶
۳۶
×۸
۸
۹
۸
۱

تقسیم کے بعد حاصل تقسیم ۱۰۰۹۲۲ آیا اور ایک باقی رہا۔ نقش کے پہلے خانہ میں ۱۰۰۹۲۲ رکھ کر ہر خانہ میں ۲۰ کا اضافہ کرتے رہیں گے۔ نقش میں چونکہ کسر آرہی ہے اس لئے ۱۳ ویں خانہ میں ۲ کے بجائے ۳ رکھیں گے نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۰۱۰۶۲	۱۰۱۱۲۲	۱۰۱۱۸۲	۱۰۰۹۲۲
۱۰۱۱۶۲	۱۰۰۹۴۲	۱۰۱۰۴۲	۱۰۱۱۴۲
۱۰۰۹۶۲	۱۰۱۲۲۳	۱۰۱۰۸۲	۱۰۱۰۲۲
۱۰۱۱۰۲	۱۰۱۰۰۲	۱۰۰۹۸۲	۱۰۱۲۰۳

وکفیٰ باللہ شہیدا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ نقش دو تیار کئے جائیں گے۔ ایک نقش طالب کے گلے میں ڈالیں اور ایک طالب کے گھر میں لٹکا دیں، دونوں نقش ہرے کپڑے میں پیک ہوں گے۔ ان نقوش کو اگر اتوار کے دن تیار کریں تو بہتر ہے، اگر اتوار کے دن تیار نہ کریں تو کسی بھی دن ساعت شمس میں تیار کریں اور اگر نوچندی اتوار کو تیار کریں تو سونے پر سہاگہ۔ (باقی آئندہ)

☆☆☆☆☆

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی دھاریں ہوتی ہیں۔ ان دھاریوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی طاقت ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش سے یہ کہا جاتا ہے۔ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے کبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان سے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں ہمیشہ خوشحالی، خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش جو گول ہوتا ہے وہ کسی ہی خاص مقامات میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک منہ والا ردراکش گھر میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔ اس ردراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے۔ یہ اللہ کی ایک نعمت ہے اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہو۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند
9897148825

از حکیم غلام سرور شب ب ۰ برعوم گنی

خدمت الملک، معروف

ہم نے یہ عمل اپنی کتاب "فیضان القرآن" حصہ اول میں بھی دیا ہے۔ ملک معروف سات زمینوں کے بادشاہوں کا قاضی ہے۔ اس کی خدمت حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب اس عمل کی ریاضت کا ارادہ کیا جائے تو بدن، کپڑے اور جگہ پاک وصاف ہوں۔ اور قسم پڑھی جائے ہر نماز کے بعد اکیس مرتبہ ریاضت کے طور پر اور اس کی ابتدا عروج ماہ میں سوموار سے کرنا چاہئے اور سورۂ اخلاص پڑھی جائے اسماء سے پہلے۔ اس بات کو جمعرات کی رات عشاء کے بعد تک جاری رکھا جائے۔ اب خدمت الملک معروف کی ریاضت شروع ہوگئی۔ پھر خلوت میں داخل ہو جائیں اور کہیں میں نے اعتکاف کی نیت کی۔ جب بیٹھ جائیں تو پھر کہیں بسم اللہ والحمد للہ پھر قبلہ رو کھڑے ہو کر چھ رکعت نماز نفل ادا کریں۔ پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور سورۂ فتح کی پہلی تین آیات یعنی۔

انا فتحنا لك فتحا مبينا ○ ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر ويتم نعمته عليك ويهديك صراطا مستقيما ○ وينصرك الله نصرا عزيزا تک اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ اور سلام پھیر دیں، پھر تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ الزمر کی یہ آیت پڑھیں۔

حتى اذا جاءوها وفتحت ابوابها وقال لهم خزنتها سلم عليكم طبتم فادخلوها خلدين ○ اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد نو مرتبہ سورۂ اخلاص اور سلام پھیر دے اور پانچویں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ البقرہ کی یہ آیات۔

يحبونهم كحب الله والذين امنوا اشد حبا لله ولو يرى الذين ظلموا اذ يرون العذاب ان القوة لله جميعا وان الله شديد العذاب ○ اذ تبرا الذين اتبعوا من الذين ۔۔۔ فان زللتم من بعد ما جاءتكم البينت فاعلموا ان الله عزيز حكيم ○

یعنی آیت ۲۰۹ تک اور [illegible] فاتحہ کے بعد [illegible]

اخلاص سات مرتبہ اور سلام پھیر دے اور پھر اس کے بعد یہ پڑھیں۔

سریغا ۹۱ مرتبہ رفیغا ۱۷ مرتبہ مطیغا ۱۵ مرتبہ پھر پڑھیں یا اجب یا معروف منسرغا مطیغا ۱۵ مرتبہ۔ اس کے بعد یہ قسم سات مرتبہ پڑھی جائے گی۔

اجب يا معروف منسرغا مطيغا لامر الله تعالى وملائكته وكتبه ورسله واحضر في هذه الساعة واجب دعوتي وافعل ما امرك به ان الله لا يخلف الميعاد بارك الله فيمن اطاع الله وخشيه۔

ایسا روزانہ ہی کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ کسی بھی دن ملک معروف حاضر ہو جائے گا۔ پس جب ملک حاضر ہو تو اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر ادا کریں اس کے بعد ٹھہر جائیں ملک معروف کے لئے اور بیٹھ جائیں اپنی خلوت میں تسلی بخش دل کے ساتھ خوش ہو کر پس ملک معروف تمہارے سامنے خوبصورت نورانی چہرہ اور صاف پاکیزہ معطر لباس والے آدمی کی صورت میں آئے گا اور کہے گا السلام علیک یا عبداللہ تو کیا چاہتا ہے۔؟ اس وقت عامل کہے۔ وعليك السلام اثابك الله الثواب الجزيل كما اجبت فللبعض اجلالا لنا ولكن الاجلال لله رب العلمين۔

پس وہ تجھے خطاب کرے گا، کیا ارادہ رکھتا ہے تو مال کا۔؟ تو میں تجھے عطا کروں، یا کسی دشمن کا۔؟ تو میں اسے ہلاک کروں، یا محبت کا؟ اور کیا چاہتا ہے تو کہ میں اسے پورا کروں؟ تو عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ کہے۔ میں نہ تو مال، نہ دشمن اور نہ محبت کا ارادہ رکھتا ہوں بلکہ میں تو تیرا مشاہدہ کرنا چاہتا ہوں اور تجھے دیکھنا چاہتا ہوں اور تیرے اچھے اخلاق، تیری پاکیزہ روح اور تیرے قوی افعال کو۔

پھر عامل اسے کہے تو مجھ سے پوچھ میں تجھے جواب دوں گا اور تو میری اطاعت کر۔ میں تیری اطاعت کروں گا۔ پس تجھے میرے ساتھ کوئی عہد یا پختہ عہد کرنا ہے۔ ملک معروف کا قول اچھا اور پختہ ہوگا اور وہ عامل سے بھی عہد طلب کرے گا۔ پس عامل کے لئے ضروری ہے کہ اس سے [illegible] پسند کا [illegible] طلب کرنے کا طریقہ بھی پوچھ لے۔

اعمال خیر کے تمام کاموں میں ملک معروف عامل کا مددگار ہوگا۔ تمام ریاضت کے دوران عامل کے لئے لازم ہے کہ ترک حیوانات جلالی وجمالی سے خلوت میں لوبان کا بخور روشن کرے۔

تسخیر ریحان خادم سورۂ فاتحہ

یہ عمل ہم نے اپنی کتاب "فیضان القرآن" حصہ اول میں بھی دیا ہے۔ ریحان موکل سورۂ فاتحہ کا خادم ہے۔ اعمال خیر کے تمام کاموں میں عامل کا معاون ومددگار رہتا ہے، بدی اور شر کے کاموں میں بالکل مدد نہیں کرتا۔ اگر کوئی عامل ایسے کاموں کے لئے ریحان موکل کو مجبور کرنے کی کوشش کرے گا تو عمل سے ہاتھ دھو بیٹھے گا اور نقصان عظیم بھی اٹھائے گا۔

تسخیر ریحان کے لئے ضروری ہے کہ عامل خلوت نشین ہو، احرامی لباس زیب تن کرے۔ ترک حیوانات کرے، عمل کی ریاضت کے دوران نماز اور روزہ کی پابندی کرے، دوران ریاضت اپنی خلوت گاہ میں جائے اور کندرہ کا بخور روشن کرے۔ عمل عروج ماہ میں اتوار یا جمعرات کی رات کو بعد از نماز عشاء شروع کیا جائے۔ ریاضت عمل کی مدت اکتالیس یوم ہے۔ ان ایام میں ریحان موکل حاضر ہوکر اطاعت کرے گا۔ روزانہ سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ ایک ہزار مرتبہ پڑھی جائے گی مگر ہر مرتبہ سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ یہ عبارت پڑھی جائے گی۔

نوہش بطھمش مشاش کشارش اطلمش فطموش اتھب علوش مغلوش اجب یا ریحانُ وافعل لی (کذا و کذا) بحق الفاتحة الشریفة ام القرآن وبحق الملک الاجل یا صینک اجب بارک اللہ فیک وعلیک بحق الفرد الجبار الشکور الثابت الطھور الخبیر الزکی الوحا العجل الساعة۔

تسخیر ارواح نورانیہ

اگر کوئی شخص پاکیزہ ارواح نورانیہ کو فرمانبردار کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو عمل کی ریاضت سے ایک ہفتہ قبل ترک حیوانات جلالی اور جمالی اور خلوت کی شرط کے ساتھ روزے رکھے اور اس دوران درود شریف اور کلمہ طیبہ کا بکثرت ورد کرے۔ پھر عروج ماہ میں نوچندی اتوار، جمعرات یا جمعہ کو بعد از عشاء اپنی خلوت میں لباس احرام زیب تن کرکے عمل شروع کرے۔ روزانہ اسم ذات اللہ ایک ہزار مرتبہ پھر اس کے بعد روزانہ کا معمول بنالے۔ پس تھوڑے ہی عرصہ میں ارواح نورانیہ کی ایک جماعت کو اپنے سامنے فرمانبردار دیکھے گا اور وہ [illegible]

جو عامل چاہے گا، عامل کے لئے لازم ہے کہ ریاضت سے قبل حرص دنیا کو اپنے دل سے نکال دے۔ پنجگانہ نماز کے ساتھ تہجد گزار بنے۔ کبھی جھوٹ نہ بولے۔ لقمہ حرام نہ کھائے اور تاحیات ان شرائط کی پابندی کرے بحکم باری تعالیٰ عجائبات واسراریت کا مشاہدہ کرے گا۔

دعوت لاہوتیہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ ظھرت القدرة المؤیدة بثناء المبرور وارتعاد النور العلی الرفیع المحیط الذی لا یطیق الیہ نظر الکروبیین من النور الذی تخترق من ھیبتہ جمیع الروحانیة العظیم الذی سبحت لہ جمیع الملائکة الصافین والمسبحین العلیم الذی یعلم خائنة الاعین وما تخفی الصدور الفرد الذی انزل فی کتابہ العزیز "ولا یشفعون الا لمن ارتضی وھم من خشیتہ مشفقون" اللھم انی اسئلک بالنظرة التی نظرت بھا الی جبل طور سیناء فانھد خوفا وتفرق واستغرق وصاح وجری کما یجری الماء خیفة منک وتعظیما لعظمة عظمتک یا ھو انت اللہ یا من لا یعلم ما ھو الا ھو انت ھو اللہ لا الہ الا ھوا الحی القیوم اللہ لا الہ الا ھو فیجمعنکم الی یوم القیمة انت اللہ الذی اشرق وابرق ولمع ضیاء بھائک وجمالک ونور ذالک علی طور سیناء فاخترق الف الف وثلاث مائة وستین حجابا فاخترقت الحجب واھتز العرش ونادیت بلسان القدرة انا اللہ العظیم لا عظیم غیری انا اللہ الم انا اللہ انا اللہ انا اللہ یاہ یاہ انا اللہ اھیا اشراھیا ادونای اصباؤت ال شدای انا اللہ الاحد انا اللہ الصمد انا اللہ مھنوشا لیم قال العزة ردائی والعظمة دثاری فسالم فقال ازاری ومن یخالفنی احرقتہ بناری وانا علیہ جبار یوم القیمة انا اللہ نفسی شھدت واشھدت علی نفسی قضیت اربعة عشر ارضا وسماء کیف تخالفون امری ام کیف تنکرون ولا الہ غیری اھبطوا ایتھا الارواح اینما کنتم فی ملکوت اللہ تعالیٰ علویا وسفلیا ترابیا مائیا وریاحیا سحابیا وغمامیا بریا وبحریا اجیبوا بحق ما اقسمت بہ علیکم من قبل ان تنزل علیکم ملائکة الحجب المطیعة لقسمی ھذا فیھتکون الاسرار ویخربون الدیار وینشر کل النور نشرا وعجلون من قبل ان یغضب اللہ علیکم فیسلط علیکم الزعازع والقواذف والرعود القواصف [illegible] والرواجف والریاح العواصف

والفیم المتکاثف والعذاب الواصب المترادف والشواظ المحارق ولا خلاص لکم ولا مفر لکم من قیودی فانی اقسمت علیکم بالحروف النورانیۃ والاقسام السریانیۃ والاسماء العبرانیۃ سنهنرف بشهتوف با مذجاش تلوتینۃ سوکوش مشدش اشوہ دنا عوہ مجیبہ فلیونوش وخہ یعیوش سرموش یا بهلنود تشوت با عملون طلطونورش مهمر کوش مرنوبل وعربوش شہہ شہر نوہ بہہ فنور نوح یا نوح الله الله کلیفہ ہ وشاہ اشاہ الولاہ لولاہ یالوہ مقند بوسل سہیلا بولان ازرکہ ارفکہ مردوہ اشوہ عز وجل وسل وعز وهل بهلن مهلو نوہ دیلہ اشیہ اخوص با مصطلوت سال داك ذاك ارکہ زوسبوص عملیل حملیل ملوکوہ دملوکرس اسہ یا هذہ یا هردبا خموش اجیبوا یا اهل الحجب السبعۃ سرابیلهم من قطران وتغشی وجوههم النار لیجزی الله کل نفس ما کسبت ان الله سریع الحساب۔

حصول روحانیت

پر قوت وجلالت اور بدن انسانی میں تاثیر روحانیات پیدا کرنے، سیف زبان اور سیف قدر جیسی خوبیوں کا حامل اسم اللہ کا یہ عمل اپنی مثال آپ ہے۔ اس عمل کے عامل کی پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ کائنات کے خالق ومالک اور اس کی لامتناہی نعمتوں کو یاد کرے ان نعمتوں کے بخشنے والے اللہ جل جلالہ کی سپاس گزاری سے لبریز ہو اور اس کے شکریہ کا حق ادا کرے۔ ایسا کرے گا تو بسملہ اور اسم اللہ کے فیوض وبرکات سے مستفید ومستفیض ہوتا رہے گا۔ اللہ کے رازوں سے وہی شخص آگاہ ہوتا ہے جو دنیا کا حریص نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق بخشے آمین۔

روزانہ اس عمل کی ریاضت کو معمول بنالیں۔ چند ہفتوں میں ہی روحانی اسراروں سے واقفیت ہونا شروع ہوجائے گی۔ اس سے زیادہ ظاہر کرنے کی اجازت نہیں ہے، پہلے تین مرتبہ یہ پڑھیں۔

بسم الله الرحمن الرحیم ٭ الحمد لله رب العلمین ۝ وصلی الله علی سیدنا محمد ن النبی الامی وعلی اصحابه وصحبه وسلم یا الله یا رحمن یا رحیم اسئلك ان تصلی وتسلم علی سیدنا محمد عبدك ونبیك ورسولك النبی الامی وعلی اله وصحبه وان تعیننی علی مشاهدۃ سر شریف نور جلال جمال کمال الفان لا هو تیتك وتصب علی انابیب مأرب سماء مواهب [illegible] الزاخرۃ

انك علی کل شیء قدیر وصلی الله علی سیدنا محمد ن النبی الامی وعلی اله وصحبه وسلم۔ پھر ایک سو مرتبہ یہ پڑھیں۔

اللهم صل علی نبی خلق من النور وهو نور۔ پھر اسم ذات چار ہزار تین سو چھپن مرتبہ پڑھیں۔ پھر تین مرتبہ یہ پڑھیں۔

اللهم یا من لو خوده العلی باعتبار العام والخاص وحقیقته الوجودیۃ وسرہ القابل فما فی الاکوان جوهر فرد من افراد جواهر حاد العالم العلوی والسفلی الا ومقالید احکامه تتعلق باسم من اسمائك فاجتماعها برقائقها بید اسمك الذی استاثرت به عن جمیع خلقك فلا یظهر لهم الا ما ناسب الافعال فاسمائك الهی لا تحصی ومعلوماتك لا نهایۃ لها اسئلك غمسۃ فی بحر هذ النور حتی اعود الی الکمال الاول فاتصرف فی الملکوت باسمك الکامل تصرفا ینتفی النقص بالوقوف علی عبودیۃ النقص انك انت المعز المذل اللطیف الخبیر العدل وصلی الله علی سیدنا محمدن النبی الامی وعلی اله وصحبه وسلم۔

ریاضت اسم ذات

اگر اسم ذات کی ریاضت کا ارادہ ہو تو آبادی سے دور خلوت میں عملیات کی جملہ شرائط کے ساتھ چودہ یوم کا چلہ کریں۔ اس طریقہ کے مطابق کہ ہر نماز کے بعد ایک ہزار مرتبہ اللہ اور پچاس مرتبہ سورۃ النور کی یہ آیت پڑھیں۔ اللهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ط اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ط اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ لا يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ط نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ط يَهْدِي اللهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ط وَيَضْرِبُ اللهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ط وَاللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ (سورۃ النور آیت ۳۵)

اور بخور فقط لوبان کا روشن کریں اور روزانہ نماز عشاء کے بعد اسم ذات اللہ دس ہزار مرتبہ پڑھیں۔ چودھویں رات معلوم ہوگا کہ تمام مکان نور سے معمور ہے۔ اور خود کو یہ معلوم ہوگا کہ نور کے مکان میں ڈوب رہا ہوں۔ دل کو مضبوط رکھیں اور نور کی یہ حالت چند لمحوں سے زیادہ نہ ہوگی۔ اس کے بعد ایک موکل آئے گا اس سے ہرگز خوف نہ کھائیں کیونکہ یہ موکل بڑا مبارک ہے۔ وہ سلام بلائے گا۔ اس کا جواب دے کر ذکر اللہ میں مصروف رہیں۔ یہ موکل آپ کو ایک خادم دے کر رخصت ہوجائے گا اور خادم ہر جا بڑا موثر معاون ومددگار رہے گا۔

آلاتِ سحر

احمد غزالی شہیدی

سحر یا جادو کی طاقت کو بیدار کرنے کے بعد اسے کوئی نہ کوئی مادی شکل دینی ضروری ہوتی ہے، تا کہ اسے carrier بنا کر اس طاقت کو ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچایا جاسکے۔ ایسے تمام زندہ اور مادی ذرائع جو قدرتی طور پر carrier بننے کے لئے سازگار ہوں یا جنہیں تجربات کی روشنی میں ساحروں نے آلۂ سحر کے طور پر استعمال کئے جانے کے لئے مقرر کیا ہو یا ایسے تمام نباتات وجمادات یا حیوانات جو سحر یا ساحرانہ کارروائیوں میں کسی نہ کسی طریقے سے تقویت پہنچاتے ہوں، یہ سب آلات سحر کے زمرہ میں شمار کئے جاسکتے ہیں۔ اس لئے ان سب carriers کو آلات سحر کی درجہ بندی کے تحت بیان کیا گیا ہے۔ اس درجہ بندی کا یہ فائدہ ہوگا کہ ساحر جس چالاکی سے آس پاس کی چیزوں کو اپنے مذموم مقاصد کے لئے استعمال کرتا ہے، اسے پہچاننا اور جاننا آسان ہوجائے گا۔ دوسرا ان سے واقفیت رکھنے والا فرد خود بھی آزادانہ طور پر معلوم کرسکے گا کہ ان آلاتِ سحر کے پیچھے افسوں گری کے کون کون سے محرکات کارفرما ہیں۔

ساحرین ادویہ اور جڑی بوٹیوں کے عجیب وغریب خواص سے خفیہ طور پر فائدہ اٹھا کر اپنی مہارت فن کی دکان چمکاتے ہیں اور لوگوں کو خبر نہیں ہونے دیتے کہ ان کی ایسی کارروائیوں میں ساحروں کا کوئی کمال نہیں ہوتا بلکہ ان جڑی بوٹیوں کی تاثیر کا دخل ہوتا ہے۔ جب لوگوں کی اس پہلو سے بے خبری ختم ہوگی تو ساحروں کے بلا جواز رعب کی ہوا بھی اکھڑ جائے گی۔

کچھ ادویہ اور مادوں میں یہ خاصیت پائی جاتی ہے کہ delusional اور Hallucinatory Mental Stats پیدا کرتی ہیں۔ جیسا کہ L.S.D یا Manjuana ایسی ادویات Hallucinatory episodes کا سبب بنتی ہیں نیز Katanine ایسی دوا ہے کہ کسی مریض کو دی جائے تو اسے ایسا محسوس ہوگا کہ وہ اپنے جسم سے جدا ہوکر دوسری دنیا میں جارہا ہے اور اس کا اپنا جسم اب کچھ گھڑی کے لئے اس کا اپنا نہیں رہا۔ ایک مریض کو nitrous دی گئی تو اس نے محسوس کیا کہ وہ اپنے جسم سے نکل کر فضا میں کسی بلندی پر پہنچ گیا اور وہاں ڈاکٹروں کی گفتگو سن رہا ہے۔ اسے اوپر سے نیچے کی طرف عجیب قسم کے ہیولے بھی حرکت کرتے ہوئے محسوس ہوتے [illegible] اپنے [illegible] پڑتی محسوس ہوتی۔

Life After Life Raynonda Moody-)
(J M.D P-157

بعض حیوانات کے اجزائے جسمانی یا ان کا وجود فضا میں خاص قسم کے اثرات پیدا کرتے ہیں، کیونکہ ان میں منفی اثرات بھی ہوتے ہیں۔ مثلاً سیہ کے کانٹے اپنے اندر یہ تاثیر رکھتے ہیں کہ جس گھر میں رکھ دیئے جائیں وہاں کی فضا میں تلخی اور لڑائی جھگڑے کی کیفیت پیدا کردیتے ہیں۔ یہ منفی اثر کس طرح پیدا ہوتا ہے کیا ان میں cosmic waves پر کوئی خاص چھاپ مرتب کرنے کی صلاحیت ہے، جو نتیجتاً ایسی لہروں میں بدل جاتے ہیں۔ جس سے انسانوں کی طبیعت تلخی اور جھگڑے کی طرف مائل ہوجائیں، مگر اسے ثابت کرنا آسان نہیں ہے۔ کسی گھر میں یا کسی فرد کے تکیے کے نیچے ان کو رکھ دینے سے اس فرد کی ذہنی حالت لڑائی جھگڑے پر آمادہ ہوجاتی ہے۔ اس بات کو تجربات نے ظاہر کیا ہے اس لئے ساحرین سیہ کے کانٹوں کو بھی بوقت ضرورت اپنے مقاصد کے حصول کا ذریعہ بناتے ہیں۔ اس حوالے سے سیہ کے کانٹے اور حیوانات کی جسمانی اجزاء سے منسوب ایسی تاثیریں ہیں، جو ان کو مقبول آلات سحر بناتی ہیں۔

ان آلات سحر میں ایک قسم ایسی ہے جو ایک خاص وقت کے لئے نہیں ہوتی بلکہ مختلف مواقع پر کئی دوسری اشیاء میں اثرات سحر پیدا کرنے کے لئے بار بار کام میں لائی جاتی ہے، جیسے "جادوئی خنجر" "دجرا" اور جادو کی چھڑی۔ (۲۔ صفحہ ۴۳۱ اور ۴۳۲ پر خاکے دیکھیں)

اس کو تیار کرنے میں ساحرین محنت کرتے ہیں مگر یہ ایک وقت کی محنت بارآور ہوکر پھر کئی مواقع پر استعمال میں لائی جاسکتی ہے۔ دوسرے آلات سحر کی طرح سحر کا اثر فوری طور پر ایک جگہ سے نمودار ہوکر دوسرے مقام پر داخل ہوکر ختم نہیں ہوجاتا بلکہ بجلی کے کرنڈیشن کی طرح چھڑی میں مقید ہوتا ہے اور اس سے چھوٹتا اور نمودار ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے صدیوں سے یہ ایک مؤثر آلۂ سحر سمجھا جاتا ہے۔ دائرہ یا تعویذ کے معاملہ میں پیدا کردہ سفلی طاقت کو لکیروں میں trascribe کردیا جاتا ہے، خواہ یہ لکیریں زمین پر ڈالی گئی ہوں یا کاغذ پر۔

کنی (مٹی کی ہنڈیا)

جس کو سحر کا نشانہ بنایا گیا ہو اور اس کو تباہ کرنا مقصود ہو تو مٹی کی ہنڈیا (کنی) کو طاقت پرواز دے کر اڑایا جاتا ہے۔ ساحر جب اپنا عمل مکمل کر لیتا ہے تو عامل کے پاس رکھی ہوئی یہ "کنی" فضا میں بلند ہو جاتی ہے پھر "کنی" کا فضا سے "ہدف" (جس پر سحر کیا گیا ہو) کی طرف پرواز کا سفر شروع ہوتا ہے، جب یہ اس سفر پر روانہ ہوتی ہے تو انسانی نظر اس کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے، مگر مشہور ہے "کنی" کے پرواز کی رفتار اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ ماہرین سحر کے علاوہ دوسرے عام لوگ اسے نہیں دیکھ سکتے۔ ساحرین کے لئے اس کی شناخت بہت آسان ہوتی ہے، جو اسے دیکھ بھی لیتے ہیں اور جان جاتے ہیں کہ ان کے کسی ماہر رقیب نے معاوضہ لے کر [illegible] کنی کو برباد کرنے کے لئے اسے چھوڑا ہے۔ اگر درمیان میں نشاندہی کرنے والے اس ساحر کی سفلی طاقت اصل عمل کرنے والے ساحر سے زیادہ ہو تو وہ اس "کنی" کو فضا میں انگلی کے اشارے سے روک کر اس کا رخ "ہدف" کی بجائے اسے بھیجنے والے ساحر کی طرف پھیر کر اسے برباد کرنے کے لئے اس پر گرا سکتے ہیں۔

"کنی" کی خطرناکی کا اندازہ اس پہلو سے ہوتا ہے کہ جب یہ "ہدف" پر گرتی ہے تو نہ صرف اسے ہلاک کرتی ہے بلکہ آس پاس کی ہر چیز کی اینٹ سے اینٹ بجا دیتی ہے۔ اس وقت بھی پنجاب کی ساحروں میں یہ آخری اور انتہائی خطرناک حملے کے طور پر رائج ہے۔ سحر کے دیگر حملوں کی طرح یہ حملہ بھی عام آدمی کی مادی نظروں کو دکھائی نہیں دیتا اس لئے افسوں گری کے دوسرے واروں کی طرح یہ حملہ بھی پردۂ خفا میں رہتا ہے، تاوقتیکہ اس کی ہلاکتیں ظاہر نہ ہو جائیں۔ افسوں گری کا یہ عمل فوری اور جانی تباہی لانے کے لئے کیا جاتا ہے۔ پنجاب کے عام لوگوں میں "کنی" کی دہشت کے ساتھ ساتھ تجسس بھی انتہا کو پہنچا ہوا ہے اس لئے اگر وہ کسی ساحر سے "کنی" مائل بہ ہدف پرواز ہونے کا سن لیں تو اس کی خوف و دہشت کی شدت کے باوجود اس کے بتائے ہوئے پتے پر "کنی" کی ہلاکتوں کا مشاہدہ کرنے کے لئے اس کے پیچھے ہو لیتے ہیں۔ کنی کی رفتار پرواز کی حد مقرر نہیں ہے۔ یہ افسوں گر کی سفلی استعداد پر منحصر ہے۔ ساحر جتنا زیادہ ماہر اور جتنی زیادہ سفلی قوت کا مالک ہوتا ہے وہ اتنی تیز رفتاری سے اور اتنا ہی زیادہ دور "کنی" کو پھینک سکتا ہے۔ تباہی کا تناسب اس کی نوعیت اور وسعت بھی ساحر کی مہارت کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ "کنی" (مٹی کی ہنڈیا) کا سائز تو عام طور پر ایک جیسا ہوتا ہے۔

یہ "کنی" (ہنڈیا) کس طرح پرواز کرتی ہے اس کے بارے میں مختلف نظریات پائے جاتے ہیں۔ ساحرین کا ایک طبقہ کہتا ہے کہ ساحر شیطانی مدد سے تیز رفتار جنات کی خدمات حاصل کرتا ہے، جن کے ذریعہ "کنی" کو اڑا کر ہدف تک پہنچایا جاتا ہے۔ دوسرا خیال ہے کہ "کنی" کو جنات نہیں بلکہ مؤکلات لے کر اڑتے ہیں اور اسے نشانہ پر گراتے ہیں۔

گو کہ مقبول نظریہ یہی ہے کہ "کنی" حالت پرواز میں صرف ساحر ہی دیکھ پاتے ہیں مگر کئی ایسے "غیر ساحرین" سے ملاقات ہوئی جنہوں نے اڑتی ہوئی "کنی" کو دیکھنے کا دعویٰ کیا بلکہ یہاں تک کہ اس کی پرواز سے اس کے رخ کا اندازہ کر کے یہ لوگ اس کے گرنے کی جگہ بھی تلاش کرتے رہے۔

"کنی" کو اس طرح تیار کیا جاتا ہے [illegible] میں زخمی کرنے کے لئے لوہے کے نوکدار ٹکڑے، تیز دھار [illegible] کے اوزار، چھوٹے چھوٹے چاقو، چھریاں، تعویذات اور ناپاک اشیا کے اجزا ڈال کر اس کے منہ کو مضبوطی کے ساتھ "سیل" کر دیا جاتا ہے اس طرح "کنی" کے اندر بھرا ہوا مواد راہ میں نہیں گرتا مگر جب نشانہ پر پہنچ کر "ہدف" سے ٹکراتا ہے تو بندوق کے چھروں کی طرح کاٹتا اور زخمی کرتا ہے۔

دوسرا خیال یہ ہے کہ بند "کنی" میں تعویذات ہوتے ہیں، جن میں مختلف مؤکلوں کے ناموں کی سطریں پیوست ہوتی ہیں۔ یہی وہ مؤکلین ہیں جو بند "کنی" کو اٹھا کر لے جاتے ہیں اور جیسے ہی یہ "ہدف" کے سر پر گرتی ہے تو یہ مؤکلین اس گھر میں کہرام مچا دیتے ہیں پھر جو تباہی اس فرد پر وارد ہوتی ہے یا اس گھر میں پھیلتی ہے وہ "کنی" کے اندر کے اجزا کی ہلاکتوں تک محدود نہیں ہوتی بلکہ ان مؤکلین کی سب [illegible] طاقت در پردہ اس تباہی میں کارفرما رہتی ہے۔

انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس کے باب "انڈین میجک" میں اس موضوع پر یوں درج ہے۔

a typicalrite in silpa (black magic). when performed with the object of destroying an enemy.it is known as chel or ghat in unity province. a vessel is filled with iron nails.knives etc and sent by certain incantations through air untill it descends on the victims head and kill him.but. if a river intervenes. a secrifice to the spirit called ghat bai(lit [illegible]) which [illegible] supposed to the guard the river, must [illegible]

made to induce him to let the vessel cross. thus black magic has to reckon with the spirit. however it works and whatever its ongin."

ترجمہ: "سلیپا" (سحر) کی ایک مخصوص رسم، جس کے تحت دشمن کو تباہ کیا جاتا ہے، یوپی میں "چیل" یا "کھاٹ" کہلاتی ہے۔ برتن میں لوہے کی کیلیں اور چھریاں بھر کے اسے منتروں کے بل بوتے پر فضا کے ذریعہ روانہ کیا جاتا ہے تاکہ وہ "ہدف" کے سر پر گرے اور اسے ہلاک کر ڈالے لیکن اگر درمیان میں دریا واقع ہو تو "کھاٹ بائی" کے چرنوں میں قربانی پیش کی جاتی ہے جسے دریاؤں کی دیوی سمجھا جاتا ہے۔ قربانی دے کر اسے راضی کیا جاتا ہے کہ وہ برتن کو دریا کے اوپر سے گزرنے دے پس سحر اور ارواح میں یہ ایک مشابہت ہے، خواہ سحر کسی طرح بھی اثرات پیدا کرتا ہو اور خواہ سحر کا کوئی بھی ماخذ ہو۔

خارپشت (سیہ)

خارپشت یا سیہ Procupine کے کانٹے کے متعلق مشہور ہے کہ اگر اسے گھر میں چھپا کر رکھ دیا جائے تو اس گھر کے افراد آپس میں چپقلش اور فتنہ فساد کا شکار ہو جائیں گے۔ اس گھر میں جھگڑے ڈیرے ڈال لیں گے۔ یہ جانور اپنے کانٹوں سے اپنا دفاع کرتا ہے۔ جنگلی کتے بھی خارپشت کی دفاعی پوزیشن دیکھ کر خوف کھا کر پیچھے ہٹ جاتے ہیں، جو انسان اس پر حملہ کرے دوڑ کر یہ اس کی ٹانگوں میں گھس جاتا ہے اور اس انسان کے پیروں اور ٹانگوں کو لہولہان کر دیتا ہے۔ یہ بڑا بسیار خور جانور ہے، بعض پودوں اور درختوں کی جڑیں اور چھال خارپشت کی مستقل خوراک ہیں۔ کھانے پر آئیں تو خارپشت کے ٹولے کھڑی فصلوں کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔ (خارپشت کا کانٹا۔ امیر نواز نیزی، افسر جنگلات)

بلی

بلی سے لوگوں نے عجیب عجیب خدمات لی ہیں۔ رکن الدولہ کی ایک بلی تھی۔ جب کوئی دربان نہ ہوتا تو حاجت مند پرچہ پر اپنی حاجت لکھ کر اس بلی کی گردن میں ڈال دیتے، وہ لے کر رکن الدولہ کے پاس پہنچ جاتی۔ وہ پرچہ پڑھ لیتے اور جواب لکھ کر بلی کی گردن میں ڈال دیتے۔ بلی وہ پرچہ لے کر باہر کھڑے ہوئے حاجت مندوں کو پہنچا دیتی۔

بلی کا اپنے لعاب سے اپنا جسم صاف کرتے رہنا اس کی لطافت شمار کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ [illegible] نہیں دیتی

چوہے کا شکار یقینی بنانے کے لئے وہ اپنے پیشاب کو سونگھ کر دفن کر دیتی ہے تاکہ چوہے کو اس کی موجودگی کی خبر نہ ہو۔ قدیم ہند میں مشہور تھا کہ ہاتھی بلی سے خوف کھاتا ہے۔ روایت ہے کہ ایک لشکر جس میں ہاتھی شامل تھے بلیوں کی بدولت شکست کھا گیا۔ شیر سے مشابہت کی وجہ سے زمانہ قدیم میں یہ روایت مشہور ہوئی کہ بلی کی تخلیق شیر کی چھینک سے ہوئی ہے۔ بلی کی تین اقسام ہیں۔

(۱) اہلی (۲) وحشی (۳) سنور از یاد۔ بلی کا چھینکنا، انگڑائی لینا اور ہاتھ بڑھا کر چیز لینا، انسانوں سے مشابہ عادات ہیں۔ چیزوں کو اچکنے میں بلی کی تیزی ضرب المثل بن چکی ہے۔ بلی کا گوشت حرام ہے۔ بعض لوگ بلی کا گوشت کھا کر سمجھتے ہیں کہ ان پر جادو اثر نہ کرے گا۔ بلی کی تلی عورت کی کمر سے باندھ دی جائے تو استحاضہ کا خون رک جاتا ہے۔ سفلی عمل کے دوران طلب پوری کرنے کے خواہش مند افراد اس کی دونوں خشک آنکھوں کو دھونی کر کے وہ چیز طلب کرتے ہیں۔ بلی کا پھاڑنے والا دانت جس کے پاس ہو وہ رات کے وقت ڈرنے سے محفوظ رہے گا۔ رات کے اندھیروں میں چیزوں کو دیکھنے کے لئے بلی کا خشک پتہ آنکھوں سے لگایا جاتا ہے۔ بلی کے پتہ کو نمک زیرہ اور کرمانی سے ملا کر پرانے زخموں پر ملا جائے تو زخم مندمل ہو جاتے ہیں۔ بیوی کو محبت میں فریفتہ کرنے کے لئے بلی کے خون کو ذکر پر مل کر جماع کیا جاتا ہے۔ بلی کے خشک کردہ کی دھونی حاملہ عورت کو دیں تو جنین ساقط ہو جاتے ہیں۔

(حیات الحیوان ص ۲۷۲-۲۷۱)

علامہ قزوینی لکھتے ہیں کہ جن لوگوں کو شوق ہو کہ جنات کو اپنی مادی آنکھوں سے دیکھیں وہ سیاہ بلی اور سیاہ مرغ کے پتے لے کر سکھائیں پھر ان کو پیس کر سرمے میں ملا لیں۔ جن دکھائی دینے لگے گا۔ سیاہ بلی کا پتہ برابر نصف درہم روغن زیتون میں حل کر کے لقوہ کے مریض کی ناک میں ٹپکایا جائے تو تکلیف دور ہو، گردہ کے درد اور عسر البول کی شکایت لاحق ہو تو جنگلی بلی کی ہڈی کا گودا چنے کے پانی میں بھگو کر آگ میں پکانے کے بعد نہار منہ حمام کے اندر ایک خاص ترکیب سے لیا جائے تو افاقہ ہوتا ہے۔ عورت کے رحم سے منی کو خارج کرنا ہو تو بلی کے دماغ کی دھونی دی جاتی ہے۔ بلی خواب میں نظر آئے تو یہ اشارہ ہے کہ خواب دیکھنے والا شخص جادو سیکھے گا۔

افسوس کہ کالی بلی کو عمل سحر کا ایک معتبر رفیق سمجھتے ہیں۔ بلی سحر کی دنیا میں کیسے آئی اس کی داستان بڑی طویل ہے۔ چار ہزار سال مصر میں بلی کو

مقدس سمجھ کر اس کی پرستش کی جاتی تھی۔ Bubatis کے شہر میں بلی کے سر والی دیوی کی باقاعدہ پوجا ہوتی تھی۔ اس دوران موسیقی اور رقص کی بزم آراستہ کی جاتی، جنسی رسوم ادا ہوتیں۔ بلی کے تقدس کا تصور اس طرح فروغ پایا کہ غلے کے گوداموں میں کیڑوں، چوہوں اور پسوؤں کو دور کرنے والی طاقت سمجھا جاتا تھا۔ مصری اس جانور کے ساتھ خاص قسم کا قرب محسوس کرتے تھے۔ اس کو مارنے والے شخص پر سزائے موت کا مقدمہ دائر کیا جاتا۔ یہی نہیں روم کی دیوی Diana نے بلی کا قالب اختیار کیا۔ شمالی یورپ کے مقبول عقیدے کے مطابق محبت اور حسن کی دیوی Preya کا رتھ بلیاں کھینچتی تھیں، چونکہ یہ تقدیس بلی کو مظاہر پرستوں سے عہد سابقہ میں ملی تھی، اس لئے عیسائیوں کے مذہبی رہنماؤں نے بعد ازاں بلی کے خلاف بھی پرچار شروع کر دیا اور اسے چھوٹے بھوت پریت یا دیوی کا درجہ دیدیا۔ مصر میں بلیوں کے بھی مقابر ہیں جہاں بلیوں کی حنوط شدہ لاشیں پڑی ہیں۔ ان حنوط شدہ لاشوں کے ساتھ مردہ چوہوں کو بھی اسی عمل سے گزار کر رکھا گیا ہے تاکہ موت کے بعد کی زندگی میں وہ بلیوں کی خوراک کا کام دیں۔ حنوط کرتے وقت بلی کا چہرہ سیدھا اور نمایاں رکھا جاتا جو رسم کے مطابق مصریوں کے ہاں اس جانور سے کئے جانے والے احترام کا ثبوت تھا۔ کچھ مردہ بلیوں کو لکڑی یا Bronze کے خولوں میں محفوظ کیا جاتا۔

satta نامی بلی ۱۵۵۶ء کے ایک مقدمہ کا مرکزی کردار بنی رہی، جو بنیادی طور پر ساحرہ "الزبتھ فرانس" کے خلاف دائر کیا گیا۔ یہ بلی ساحرہ کی چراگاہ کو جادوئی عمل کے ذریعہ بھیڑوں سے بھر دیتی۔ اس کے محبوب کو ورغلا کر لے آتی، ایک بار جب الزبتھ کی اپنے محبوب سے ناچاقی ہوگئی تو یہی بلی اس ناراض محبوب کے قتل کا سبب بنی۔ ہر بار جب ساحرہ اس بلی کے ذریعہ کسی کو قتل کرواتی تو مقتول کے خون کا ایک قطرہ انعام کے طور پر اس بلی کے حلق میں ڈالا جاتا۔ "مارگریٹ اور "ملیا ملاور" پر چلائے جانے والے ۱۶۱۸ء کے مقدمہ میں بلی بار بار ایک آلۂ سحر کے طور پر وارد ہوتی ہے۔ مارگریٹ نے اس مقدمہ میں اعتراف کیا تھا کہ وہ اپنے "ہدف" کے دستانے بلی کے پیٹ سے مس کیا کرتی تھی تاکہ مطلوبہ اثرات پیدا ہوں، گو اس بلی کا انجام معلوم نہیں ہو سکا مگر دستور کے مطابق افسوں گری میں استعمال ہونے والی بلیوں کو بھی زندہ جلا دیا جاتا۔

اُلو

اگر کسی عمارت میں اُلو آجائے تو روایتی عقیدے کے مطابق عمارت میں نحوست اور بدحالی کے اثرات ... [illegible]

تہذیب نے الو سے مختلف اقسام تصورات وابستہ کر رکھے تھے۔ الو کا چپٹا چہرہ، بڑی بڑی آنکھیں اور اس کی آواز کی انسانی آواز سے مشابہت نے اسے بعض معاملات میں قدیم انسان سے قریب کر دیا تھا۔ اُلو چونکہ رات کی تاریکیوں میں اُڑان کرتا ہے، اس لئے بہ آسانی اس کا تعلق بدروحوں سے جوڑ دیا گیا، جو ایسے ہی تاریک اوقات میں آوارہ سرگرداں پھرتی دیکھی گئی ہیں۔

افسوں گری کا اُلو سے گٹھ جوڑ یورپ کے ازمنۂ وسطیٰ اور ملکہ الزبتھ کے عہد میں بھی ایک مقبول تصور تھا۔ شیکسپیئر اپنے ڈرامے Macbeth میں اس پراسرار پرندے کے متعلق رائج الوقت عملی خواص پر ان الفاظ میں روشنی ڈالتا ہے۔

"shakespear witches add an owl to their bubbling brow and after a cry rends the darkness as duncan is murdered.lady macbeth declares it was the owl that shrecked the fatal bell/which gives the sterst night "

مینڈک

قدیم روایات کی رو سے مینڈک کی کچھ اقسام جفتی سے اور کچھ بغیر جفتی کے پیدا ہوتی ہیں۔ برسات کے موسم میں ان کی کثرت دیکھ کر مشاہدہ کرنے والے کو گمان ہونے لگتا ہے کہ مینڈک شاید آسمان سے برس رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پرانے وقتوں میں یہ سمجھا جاتا تھا کہ مینڈکوں کی پیدائش مٹی سے ہوتی ہے اور ان کا وجود نر و مادہ کی جفتی کا نتیجہ نہیں ہوتا۔ مینڈک اپنا نچلا جبڑا پانی میں ڈال کر بولنا شروع کرتا ہے اور جب اس کے منہ میں پانی بھر جاتا ہے تو بولنا بند کر دیتا ہے۔ مینڈک کی آواز اس کے لئے مہلک ثابت ہوتی ہے، کیونکہ سانپ مینڈک کی آواز سے اس کی موجودگی کا اندازہ کر کے حملہ کرتا ہے اور اسے ہڑپ کر لیتا ہے۔ آگ کو دیکھ کر مینڈک حیرت زدہ ہو جاتا ہے اور اسے مسلسل دیکھنا شروع ہو جاتا ہے۔

مینڈکوں کی تعداد معمول سے زیادہ بڑھ جانے کو رئیس ابن سینا کسی وبائی امراض کی آمد کا پیش خیمہ سمجھتے ہیں۔

علامہ زمخشری نے ایک روایت کے حوالے سے لکھا ہے کہ شیطان مینڈک کی شکل میں انسان کے اندر دل پر بیٹھا رہتا ہے اور مچھر کی طرح ... بھی ... شانے سے اندر داخل کر رکھی

ہوتی ہے۔ مینڈک کی ہڈی ہانڈی پر رکھی ہو تو آگ کی تپش کے باوجود اس میں جوش نہیں آئے گا۔ اس کی چربی مسوڑھوں پر رکھ کر دانت اکھیڑے جائیں تو درد محسوس نہیں ہوتا۔ جلد کو بالوں سے ہمیشہ کے لئے صاف دیکھنا ہو تو اس جگہ کو چونے اور ہڑتال سے صاف کر کے سوکھے ہوئے مینڈک اور خطمی کو کوٹ کر ایک ساتھ پکا لیا جائے۔ اس آمیزے کو مطلوبہ جگہ پر لگایا جائے تو بال ہمیشہ کے لئے صاف ہو جائیں گے۔

مینڈک کو شراب میں ڈال دیں تو یہ مردنی کا شکار نظر آئے اور اگر نکال کر پانی میں ڈال دیں تو دوبارہ زندہ ہو جائے۔ مینڈک کی ٹانگ نقرس کے مریض کے بدن پر باندھ دی جائے تو درد جاتا رہتا ہے۔ مینڈک کا منہ کھول کر اگر کوئی عورت تین بار اس میں تھوک دے اور پھر اسے پانی میں چھوڑ دے تو اسے حمل نہ ٹھہرے گا۔ زہریلے کیڑے کاٹ لیں تو اس جگہ کچلے ہوئے مینڈک کو لگائیں تو آرام محسوس ہوگا۔ عورت کے جذبات شہوت کو ترغیب دینی ہو تو اس کے سامنے مینڈک کو سر سے نیچے تک پھاڑے جانے کا منظر دکھایا جائے۔

خوابیدہ عورت کے جسم پر مینڈک کی زبان رکھ دی جائے تو وہ جو معلومات رکھتی ہو سوتے میں اگل دے گی۔ چوروں سے اقبال جرم کروانے کے لئے اس کی زبان کو روٹی میں ملا کر کھلایا جاتا ہے۔ مینڈک کا خون جلد پر لگانے سے بال دوبارہ نہیں اگتے۔ دوسروں کو اپنی طرف ملتفت کرنے اور ان کی محبت حاصل کرنے کے لئے بعض لوگ مینڈک کا خون چہرے پر مل لیتے ہیں۔ جہاں پانی پر مینڈک ٹرّاتے ہوں وہاں طشت اوندھا کر کے چھوڑ دینے سے یا طشت کو پانی پر چھوڑ کر اس میں چراغ جلا دینے سے مینڈک خاموش ہو جاتے ہیں۔

خواب میں مینڈک کا گوشت کھانا مصیبت میں گرفتار ہونے کی دلیل ہے، اگر دیکھا جائے کہ کسی شہر سے مینڈک رخصت ہو رہے ہیں تو یہ علامت ہے کہ اس شہر سے عذاب الٰہی کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔ ارطامیدوس کا قول ہے کہ خواب میں مینڈکوں کا دیکھنا دھوکے بازوں اور ساحروں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ (۱۔ حیات الحیوان۔ ص ۳۷۲)

نو ہزار سال قبل ماتا دیوی کو مینڈک کے خد و خال میں دکھایا جاتا۔ سب سے پہلے یونانیوں نے خبر دی کہ مینڈک موسموں کی پیشین گوئی کرنے اور ان پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ رومی فطرت پرست Apleny اور "ایلڈر" کسانوں کو مشورہ دیا کرتے کہ مینڈک کو مٹی کے برتن میں بند کر کے کھیت میں دفن کر [illegible]

خیال تھا کہ مینڈک زہریلے جانور ہیں۔ Aelian دو صدیاں بعد یہ کہتا ہوا پایا گیا کہ مینڈک کے خون کو اگر شراب میں شامل کر دیا جائے تو مہلک زہر بن جاتا ہے۔ جو ایک مبالغہ تھا۔ بات صرف اس قدر ہے کہ جب مینڈک غصے میں آتا ہے تو ایک زہریلا لعاب خارج کرتا ہے جو کتوں کے منہ میں جھاگ پیدا کرتا ہے اور وہ حرارت سے کانپنے لگتے ہیں البتہ انتہائی خاص حالات میں یہ لعاب مہلک بن سکتا ہے۔ ازمنہ وسطی میں مینڈک ڈائنوں کا مقبول آلۂ سحر بن چکا تھا۔ اسے افسوں گری کے مختلف نسخوں میں بطور ایک جزو استعمال کیا جانے لگا۔ مینڈک کی رال spittle اس نسخے کا اہم جزو تھی، جو نظروں سے اوجھل ہونے کے لئے ساحرین تیار کرتے۔ ساحرین جب اپنے پالتو مینڈکوں کو سالانہ اجتماع sabbat میں لے جاتے ہیں تو ان کو مختلف طریقوں سے سجاتے ہیں، بعض دفعہ بچوں کی طرح ان کو سبز کپڑے پہنائے جاتے ہیں۔ شیطان کے نام پر قرمزی پوشاک، سبز مخملیں ٹوپیوں اور گردن میں پڑی گھنٹیوں سے سجا کر ساحرین ان مینڈکوں کو ساتھ لاتے ہیں۔

1-Ency clopedia of Religion and (Ethics p-372

چمگادڑ

ساحرین سفلی تعویذوں کی تاثیر بڑھانے کے لئے تعویذوں کو چمگادڑ کے خون سے لکھتے ہیں۔ چمگادڑ کے ویرانوں کو مسکن بنانے اور راتوں کو مصروف رہنے کی عادت نے اسے ساحروں کا پسندیدہ جانور بنا دیا ہے۔ یہ ایسا جانور ہے جو طاقت پرواز رکھتا ہے۔ چوپایوں سے یوں مشابہ ہے کہ انہی کی طرح پیشاب کرتا اور انہیں کے طرز پر بچے دیتا ہے، مادہ چمگادڑ کو حیض کا خون بھی جاری ہوتا ہے، چونکہ دوسری مخلوق سے مختلف ہے اس لئے پرندے اس کو دیکھ کر اس پر جھپٹ پڑتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ چمگادڑ اکثر گوشت خور پرندوں کا لقمہ بن جاتا ہے، جب کہ دوسرے پرندے اس کو دیکھ لیں تو پھر اسے ختم کر کے ہی دم لیتے ہیں۔

چمگادڑ میں اتنی قوت پرواز ہے کہ اڑتے ہوئے مختلف سمتوں میں مڑ جاتی ہے۔ بیر، امرود، گولر جیسے پھل اور مچھر، مکھیاں وغیرہ چمگادڑ کی غذا ہیں۔ چمگادڑ نے گدھ اور گورخر جتنی عمر پائی ہے۔ چمگادڑ فضا میں پرواز کرتے ہوئے جفتی کرتی ہے، مادہ چمگادڑ سال میں تین یا سات بچے پیدا کرتی ہے۔ پروں کے نیچے دامن میں بچوں کو دبا کر اٹھائے پھرتی ہے۔ [illegible] اپنے بچوں کو دودھ پلاتی ہے۔

عجیب بات ہے کہ اگر چنار کا پتہ چمگادڑ سے چھو جائے تو اس کا جسم سن ہو جاتا ہے اور وہ زمین پر گر جاتا ہے۔ ایک منتر ہے کہ اگر "اطرق کری" زبان سے ادا کیا جائے تو چمگادڑ فوراً طاقت پرواز کھو دیتی ہے۔

کسی کو بے خواب کرنا ہو تو ساحرین چمگادڑ کے سر کو اس شخص کے تکیے کے نیچے رکھوا دیتے ہیں۔ نقرس، فالج یا رعشہ جیسے امراض کی شکایت ہو تو چمگادڑ کا سر اور چنبیلی کے تیل کو تانبے یا لوہے کے برتن میں پکا کر کوئلہ کر لینے کے بعد اس تیل کی مالش کی جاتی ہے۔ سانپ اور بچھوؤں کو گھروں سے بھگانا ہو تو چمگادڑ کو جلا کر گھر میں اس کی دھونی دیتے ہیں۔ قوت باہ میں اضافہ کرنا ہو تو چمگادڑ کا دل بدن پر لٹکا دیا جاتا ہے۔ جو شخص چمگادڑ کی گردن کو باندھ لے بچھو اس کے قریب نہیں آتے۔ عسرت الولادت کی تکلیف میں چمگادڑ کا پتہ عورت کی اندام نہانی سے مل دینا مفید سمجھا جاتا ہے۔ اس کی چربی رفع دم میں استعمال ہو تو خون کو بند کر دیتی ہے۔ قطرہ قطرہ پیشاب آنے کی شکایت ہو تو سوختہ چمگادڑ ذکر پر ملتے ہیں۔ چمگادڑ کا پتلا شوربا کر کے اس میں فالج کے مریض کو بٹھایا جاتا ہے۔ داد دور کرنے کی خاطر اس کی بیٹ کو داد پر ملا جاتا ہے۔ بالوں کی پرورش ختم کرنی ہو تو چمگادڑ کا خون، دودھ اور بغل کے خاکستر بال باہم ملا کر اس جگہ مل دیتے ہیں، جس جگہ چمگادڑ کا خون مل دیا جائے وہاں بال نہیں اگتے۔ چمگادڑ کو خواب میں دیکھنا بدشگونی ہے، اگر کوئی دیکھے کہ چمگادڑ اس کے گھر میں داخل ہو رہی ہے تو یہ علامت ہے کہ وہاں ویرانیوں نے ڈیرے ڈال لئے ہیں۔ چمگادڑ دیکھنے کا مطلب یہ بھی ہوتا ہے کہ کوئی ساحرہ ہلاکتوں کا جال پھیلانے میں مصروف کار ہے، جس سے محتاط ہونے کی ضرورت ہے۔

جھاڑو

مغرب میں جھاڑو اور ڈائن لازم و ملزوم سمجھے جاتے ہیں۔ سب سے پہلے پندرہویں صدی میں بنائی گئی ایک ساحرہ کی تصویر میں جھاڑو سے افسوں گری اور عورت کی شخصی قوت کا پرانا گٹھ جوڑ دکھایا گیا ہے۔ زمانہ قدیم میں جھاڑو عورت کی ایسی ضرورت نظر آتا ہے، جیسے مردوں کے ہاتھ میں عصا۔ روم میں زچہ و بچہ ولادت کے عمل کے بعد اپنے ہاتھوں سے صحن میں جھاڑو دینا ایک مقدس رسم سمجھتی تھی۔ جھاڑو زچہ و بچہ کو بدروحوں سے محفوظ و مامون رکھنے کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا۔ اس دور میں جھاڑو ایک ارضی تحفہ اور ایک پرشوکت شئے تصور کیا جاتا۔ ماضی قریب تک انگلستان میں رسم تھی کہ اگر عورتیں جھاڑو کو گھر سے باہر چھوڑ جائیں تو یہ آنے والوں کے لئے اس پیام کی علامت ہوتا کہ صاحب خانہ گھر پر نہیں ہے۔ جھاڑو کو پیچھے چھوڑنے کا مطلب دیکھنے والے

سنوارنے اور سجانے والی قوت گھر سے جا چکی ہے۔ خانہ بدوشوں کی رسم ہے کہ نو بیاہتا جوڑے کو نئے گھر میں جھاڑو کے اوپر سے پھلانگنے کو کہتے ہیں۔ عہد جدید میں Waccana ایک رسم کے طور پر جھاڑو کے اوپر سے جست لگانے کی اسی پرانی روایت کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ جب ساحروں کے خلاف فضا پیدا ہوئی تو ساحروں کے دیگر آلات سحر کی طرح اس آلۂ سحر کے خلاف بھی لوگوں کے دلوں میں نفرت کا جذبہ بیدار کر دیا گیا، مگر عقوبت خانوں میں اعترافات کرنے ساحرین کی بہت کم تعداد نے جھاڑو کے سحری خواص پر روشنی ڈالنی پسند کی۔ اس بات کو پردہ اخفا میں رکھنے والے مقید ساحرین میں ایک استثنیٰ "گلنڈون بویان" نامی ایک لڑکی تھی۔ جس نے ۱۵۹۸ء میں اعتراف کیا کہ وہ اور اس کی ماں twigs سے بنے ہوئے جھاڑو پر سوار ہو کر مکان کی چمنی سے گزر کر ساحروں کے سالانہ اجتماع sabbat میں شرکت کے لئے جاتے تھے۔

ڈائن کا جھاڑو پر بیٹھ کر ماکس پہ پرواز ہونے کا تصور قدیم اعترافات سے پیدا نہیں ہوا بلکہ اس کا ماخذ Grotesque کی بنائی ہوئی تصویریں ہیں، جن سے پہلے پہل اس طرف انسانوں کا دھیان مبذول ہوا۔ اس جھاڑو کو ترجیحی طور پر Hazel سے تیار کیا جاتا ہے۔ بسا اوقات ڈائنوں نے تسلیم کیا کہ انہوں نے پرواز کے لئے جھاڑو پر سوار ہو کر اپنے آپ کو Annuint کیا۔ چھڑی تھام کر کچھ دور تک لمبے لمبے ڈگ بھرے، پھر منتر پڑھے، جس کے بعد ان کا وجود فضا میں اڑنے لگا۔

Franche Comte کی مذکورہ ClaudinBobaiy اور اس کی والدہ نے اسی طریقہ کار پر عمل کر کے قوت پرواز حاصل کی تھی۔ یہ ان چند افراد میں شمار ہوتی ہے۔ جنہوں نے "چمنی" کے ذریعہ پرواز کرنے کے بارے میں لب کشائی کی ہے۔

جادو کی چھڑی

ساحرین کے حلقوں میں چھڑی ہر زمانہ میں مقبول رہی ہے۔ عورت کی بچہ دانی (uterus) سے اس کا بنیادی خیال حاصل کیا گیا ہے۔ بچہ دانی حیات بخش ہے، اس کے پردے وا ہوتے ہیں، تو انسانی زندگی بچے کی صورت میں مادی دنیا میں داخل ہوتی ہے۔

یہ بالکل اس طرح جیسے مرد کے اعضاء جنسیہ بعد ازاں مقاصد سحر کے لئے شخصیت کے اظہار میں اہمیت حاصل کر گئے اور آنکھ کا نمونہ بھی اہم ہو گیا۔ جس پر زندگی کا مدار ہے۔ اسی طرح ہاتھ اور ٹانگ کی علامت بھی تعویذوں کی اشکال وضع کرنے میں محرک ثابت ہوئیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

اپنا روحانی زائچہ بنوائیے

یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاء اللہ رہنما و مشیر ثابت ہوگا

اس کی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سا عدد لکی ہے؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کے لئے کون سا دن اہم ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر راس آئیں گے؟
- آپ پر کون سی بیماریاں حملہ آور ہوسکتی ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تسبیحات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھائیے ــــــ پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں!

ہدیہ -/500 روپے

خواہش مند حضرات اپنا نام، والدہ کا نام، اگر شادی ہوگئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یاد ہو تو وقت پیدائش، یوم پیدائش ورنہ اپنی عمر لکھیں۔

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے، اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ -/300 روپے

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے

خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں

اعلان کنندہ : ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554 فون نمبر 01336-224748

حضرت ایوب علیہ السلام

براہ راست دلوں پر اثر انداز ہونے والے واقعات میں سے ایک

صبر ایوب مثالی حیثیت رکھتا ہے اور دنیا نے متفقہ طور پر یہ مان لیا ہے کہ صبر کی حدیں حضرت ایوب علیہ السلام پر ختم ہوجاتی ہیں، جہاں حضرت ایوب علیہ السلام کا نام لیا گیا وہیں ذہن فوراً صبر و شکر کی طرف منتقل ہوجاتا ہے۔ لیکن پھر وہی بات کہ حضرت ایوب علیہ السلام کا تعلق کہاں سے تھا، کون تھے؟ انہیں آزمائش میں کیوں ڈالا گیا؟ یہ انتہائی مصیبتوں میں بھی کس طرح اللہ کے انتہائی صابر و شاکر بندے رہے اور انہیں کس کس طرح ورغلانے یا بہکانے کی کوششیں کی گئی مگر یہ پھر بھی کس طرح اللہ کی مشیت کے قائل رہے اور کسی حال میں بھی اللہ کی شکایت نہیں کی یعنی نہ تو اللہ کی شکایت کسی انسان سے کی اور نہ اپنے دکھوں کی شکایت اللہ سے کی۔ حضرت ایوب کے حالات بھی ایسے ہیں کہ ان کی آج کی انتہائی مادی زندگی میں تشہیر کی جائے۔

عرب میں ایک جگہ تھی عوض۔ یہ علاقہ عرب میں اس طرح واقع تھا کہ اس کی شمالی سرحد بابل سے مل جاتی تھی اور جنوبی سرحد سبا تک چلی جاتی تھی۔ آج کل خلیج عمان کے ساحل پر جو عرب علاقہ ہے، یہیں کہیں عوض واقع تھا۔

کہتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے سام کے ایک فرزند کا نام ارم تھا۔ ارم کے چار بیٹے تھے اور ان چاروں میں سے ایک کا نام عوض تھا۔ یہ مذکورہ عوض اسی بیٹے کے نام پر آباد تھا۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل نے ادھر ادھر آباد ہونا شروع کیا تو حضرت ایوب علیہ السلام بھی عوض چلے آئے۔ کیونکہ ان کا تعلق بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے تھا۔ بعض محققین لکھتے ہیں کہ یہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھتیجے تھے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کے ایک بیٹے کا نام اشکار تھا اور یہ اشکار حضرت یوسف علیہ السلام کی ماں کی طرف سے سوتیلے بھائی تھے۔ ان اشکار کے چار بیٹے تھے۔ تولع، فودہ، ایوب اور شمرون۔ گویا اس طرح یہ حضرت یوسف علیہ السلام کے سوتیلے بھتیجے تھے۔ عوض میں آباد ہوجانے کے بعد حضرت ایوب علیہ السلام نے بڑی ترقی کی عہد نامۂ قدیم کے مطابق حضرت ایوب اپنے زمانہ کے نہایت دولت مند انسان تھے۔

سات ہزار بھیڑیں، تین ہزار اونٹ، ایک ہزار بیل اور پانچ سو بار برداری کے گدھے ان کی ملکیت تھے۔ اولاد میں تین بیٹیاں اور سات بیٹے خدا نے انہیں دے رکھے تھے۔ نوکر چاکر بھی بہت زیادہ تھے۔

اللہ نے انہیں جن نعمتوں سے نوازا تھا ان میں سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ وہ نہایت راست باز انسان تھے۔ دین داری کا یہ عالم تھا کہ وہ جانوروں کی قربانیاں دیتے رہا کرتے تھے کہ شاید ان کے کسی بیٹے سے کوئی ایسی خطا سرزد ہوگئی ہو جس میں تکفیر کا پہلو موجود ہو۔ عہد نامہ قدیم کے مطابق شیطان حضرت ایوب علیہ السلام سے بے حد حسد کرتا تھا مگر

ایک بے مثال صابر و شاکر بندے انہیں غیر معمولی عقل بھی عطا ہوئی تھی۔ عقل جو بھیس بدلنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتی۔ حالات اور وقت کے مطابق روپ دھار لیتی ہے۔ حضرت ایوب علیہ السلام کے سامنے بے بس ہوگئی۔

ایک ایسا نام جس سے ساڑھے تین ہزار سالوں سے انسان واقف ہے مگر اس کے حالات سے واقف نہیں۔ قرآن پاک میں اس کا اجمالاً ذکر ہے۔ اس کا منظوم احوال سفرنامۂ ایوب شعروادب کا قدیم ترین عربی شاہکار ہے۔ یہ یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ گوئٹے کے فاؤسٹ کا بنیادی تخیل اسی سفرنامہ سے اخذ کیا گیا ہے۔

ایک خاص انسان، خواص و عوام کی آگہی کے لئے ہم سب کے سامنے سوال و جواب کے شہ پارے، ایمانی استقامت کے شاندار مناظر، دلچسپ واقعات کے پراثر کچوکے۔

گھبرایا ہوا حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس پہنچا اور کہا۔ ''اے میرے آقا! ہم کہیں کے بھی نہ رہے۔''

حضرت ایوب علیہ السلام نے پوچھا۔ ''تیرے ساتھ کیا سانحہ پیش آیا، تو بے خوف بیان کر دے۔؟ خدا نے چاہا تو میں شکر کرنے والا ہی رہوں گا اور صبر کا دامن میرے ہاتھ سے نہیں چھوٹے گا۔''

نوکر نے ساری روداد غم بیان کر دی اور کہا۔ ''ان ظالموں نے اپنی دانست میں ہم سب کو قتل کر دیا تھا مگر میری زندگی تھی کہ میں بچ گیا۔ سارے اونٹ بابلی لٹیرے اپنے ساتھ لے گئے۔''

حضرت ایوب علیہ السلام نے پھر کلمہ صبر و شکر ادا کیا اور نوکر سے کہا۔ ''میں برہنہ دنیا میں آیا تھا اور برہنہ ہی اس دنیا سے اٹھ جاؤں تو اس میں عجیب بات کیا ہوگی اور میں کس زبان سے خدا سے شکوہ کروں گا۔''

یہاں گھر سے دور یہ ساری مصیبتیں ٹوٹ رہی تھیں اور حضرت ایوب علیہ السلام کی اولاد ضیافت کے مزے اڑا رہی تھی۔ کھانے پینے میں وہ سب اتنے مشغول تھے کہ وہ اس اٹھنے والی آندھی کو نہ دیکھ سکے جو بیابان سے ان کی طرف بڑھی چلی آ رہی تھی۔

ہواؤں کے طوفانی جھکڑوں کی آوازیں اس وقت ان کے کانوں میں پڑیں جب یہ طوفانی تھپیڑے ان کے مکان کی دیواریں اور چھتیں ہلانے لگے۔

ایک چالاک نوکر بھاگ نکلا اور اس کے نکل جانے کے فوراً بعد ہی دیواریں گرنا شروع ہو گئیں اور چھتیں بیٹھ گئیں۔ چھت کے نیچے جو بھی تھا ہلاک ہو گیا۔

یہ زندہ بچ جانے والا نوکر حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس پہنچا اور جو کچھ اس نے دیکھا تھا جو کچھ اس کی سمجھ میں آیا تھا، اس سے اس نے اپنے آقا حضرت ایوب علیہ السلام کو خبردار کر دیا۔ ''میرے آقا! خدا ایسا غم کسی کو بھی نہ دے، آپ کی جملہ اولاد آپ سے چھین لی گئیں اس لئے ان سب کے غم میں آپ جتنے بھی آنسو بہائیں کم ہیں۔''

حضرت ایوب علیہ السلام نے اس بار بھی خدا کا شکر ادا کیا اور کہا۔ ''یہ اولاد بھی اسی کی دی ہوئی تھی، وہی تو سالوں میں تھی اور واپس پلک جھپکتے میں لے لی۔ جس طرح وہ اولاد دینے میں صاحب اختیار تھا اسی طرح واپس لینے میں بھی وہ صاحب اختیار ہے پھر میں اپنے مصائب کی شکایت کیوں اور کس سے کروں۔؟''

نوکر نے عرض کیا۔ [illegible] ساتھ [illegible] زندگی

ہوئی۔ اپنے خدا سے کہیں کہ وہ آپ کو مزید آزمائش میں نہ ڈالے۔''

حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنے ملازم کو منع کیا۔ ''دیکھ! بندہ تو خدا کے بارے میں کوئی ایسی ویسی بات نہیں کرے گا کیونکہ خدائی کارخانہ میں کسی کو دم مارنے کا اختیار نہیں دیا گیا، جا اپنا کام کر۔''

اس کے بعد حضرت ایوب علیہ السلام نے اٹھ کر اپنا قبا چاک کیا اور سر کے بال کٹوا دیئے پھر زمین پر گر کے سجدہ کیا اور کہا۔ خداوند! سب جانتے ہیں کہ میں اپنی ماں کے پیٹ سے ننگا نکلا تھا اور ننگا ہی واپس جاؤں گا تو نے جو کچھ مجھے دیا تھا وہ واپس لے لیا، تیرا نام مبارک ہے۔''

بیوی کو یہ ساری خبریں بہت بعد میں ملیں۔ انہوں نے حضرت ایوب علیہ السلام سے کہا۔ ''تم تو بڑے پاک اور راست باز تھے مگر تمہارے خداوند نے تم سے یہ کیسا سلوک کیا۔ کیا تم اب بھی خداوند کے شکر گزار رہو گے۔''؟

حضرت ایوب علیہ السلام نے بیوی کو منع کیا کہ وہ خداوند کی شان میں تکفیر نہ کرے۔

بیوی نے روتے ہوئے جھگڑنے کے انداز میں کہا۔ ''تم تو اپنے رب کے بڑے شکر گزار بندے تھے۔ اس نے تمہاری شکر گزاری کا یہ صلہ دیا کہ مویشیوں، نوکروں اور اولاد سے محروم کر دیا۔ اب تمہارے پاس خداوند کی شکر گزاری کے لئے کچھ بھی نہیں رہا۔ تم سے اچھے تو وہ لوگ ہیں جو تمہارے خداوند کے بجائے دیوی دیوتاؤں کو پوجتے ہیں۔''

حضرت ایوب علیہ السلام نے دل شکستہ لہجے میں کہا۔ ''بیوی! تو اپنی ذات پر ظلم کر رہی ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس تکفیر کا تجھ پر عذاب نازل ہو، ویسے میری طرف دیکھ کہ میں اب بھی صحت مند ہوں اور اس صحت مندی پر شکر گزار ہوں۔''

شیطان حضرت ایوب علیہ السلام کی راست بازی اور شکر گزاری پر بہت مغموم تھا۔ وہ اب بھی یہ ماننے کو تیار نہ تھا کہ حضرت ایوب علیہ السلام روئے زمین کے سب سے زیادہ راست باز اور اللہ کے شکر گزار بندے ہیں۔ بیوی سے جو باتیں ہوئیں وہ بھی شیطان نے سنیں مگر وہ اب بھی یہ ماننے کو تیار نہ تھا کہ حضرت ایوب علیہ السلام ہر حال میں اللہ کے صابر و شاکر بندے رہیں گے۔

شیطان دنیا بھر کی سیر کرنے کے بعد خدا کے روبرو پہنچا تو خداوند نے اس سے پوچھا۔ ''تو کہاں سے آ رہا ہے۔''؟

شیطان نے جواب دیا۔ ''خداوند! میں زمین پر ادھر ادھر گھومتا پھرتا

رہا، سیر کرتا رہا، اب یہاں آ گیا ہوں۔"

خداوند نے شیطان سے پھر وہی سوال کیا۔ "تو نے میرے بندے ایوب کے حال پر بھی کچھ غور کیا کیونکہ زمین پر اس جیسا کامل اور راست باز دوسرا کوئی آدمی نہیں۔ وہ مجھ سے ڈرتا ہے اور بدی سے دور رہتا ہے حالانکہ اس کا مال واسباب ضائع کر دیا گیا۔ اولاد بھی ہلاک کر دی گئی۔ اس کے نوکر چاکر بھی یا تو قتل ہوئے یا کسی اور طرح ہلاک ہوئے، مویشی چھن گئے، میں دیکھتا ہوں کہ وہ اس حال میں بھی میرا شکر گزار ہے اور اپنی راستی پر قائم ہے۔ میں نے یہ بھی دیکھا کہ اس کی بیوی ہمت ہار گئی اور صبر وشکر کا دامن اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا مگر وہ ایوب کو جادۂ استقامت سے نہ ہٹا سکی۔ وہ اب بھی میرا شکر گزار ہے۔"

شیطان نے کہا۔ "اے خداوند! اس کے صبر وشکر کے مراحل اس وقت تک طے نہ ہوں گے جب تک وہ صحت مند ہے۔ اگر اس کی کھال اور گوشت، ہڈی کو چھوڑ دے تب میں دیکھوں گا کہ وہ کس طرح تیرا شکر ادا کرتا ہے۔ آدمی اپنا سارا مال اپنی جان پر قربان کر دیتا ہے۔"

خداوند نے کہا۔ "میں نے پہلے ایوب کے مال واولاد پر تجھے اختیار دیا تھا اب تو ایوب کی صحت برباد کرنا چاہتا ہے، جا میں نے تجھے اختیار دیا۔ ایوب کی صحت کو برباد کر دے مگر یہ خیال رہے کہ میں نے ایوب کی صحت تیرے اختیار میں دیدی مگر اس کی جان تیرے اختیار میں نہیں دی ہے۔"

شیطان وہاں سے چلا آیا اور حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس آ گیا۔ ان کو ایک ایسی بیماری میں مبتلا کر دیا کہ ان کے سارے جسم پر آبلے نمودار ہو گئے۔

حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس اس بیماری کا کوئی علاج نہ تھا۔ تلوے سے لے کر سر تک پھوڑے نمودار ہو گئے تھے۔

بیوی نے جو یہ حال دیکھا تو پوچھا۔ "تم کس خدا کے شکر گزار ہو، وہی نا جس نے تم کو اس مہلک مرض میں مبتلا کر دیا۔ کیا تم اب بھی اپنے رب کا شکر ادا کرتے رہو گے۔؟"

حضرت ایوب علیہ السلام نے جواب دیا۔ "بیوی! تو بیماری کی بات کرتی ہے، جب میں صحت مند تھا تو وہ خدا کی عطا کی ہوئی تندرستی تھی اب مجھے بیماری کا دکھ دیا گیا ہے تو جب تک جان ہے، میں اپنے رب کا شکر گزار رہوں گا۔"

بیوی کو غصہ آ گیا، انہوں نے کہا۔ "کمال ہے کہ اب بھی تمہارا خدا پر ایمان اور بھروسہ ہے، میں کہتی ہوں اس مصیبت کے ساتھ جینے سے تو خدا کی ناشکری کر کے مر جانا بہتر ہے۔"

حضرت ایوب علیہ السلام نے بے حد دکھ سے کہا۔ "تو کیسی بے وقوف عورت ہے جو مجھے گمراہ کرنا چاہتی ہے۔ جب خدا کی طرف سے ہم پر نعمتیں اور برکتیں آئیں تو ان کو ہم نے خوشی خوشی لے لیا اب اگر ہم پر مصیبت ڈالی گئی ہے تو ہم اسے صبر وشکر سے کیوں نہ جھیلیں۔"

بیماری نے اتنی خوفناک شکل اختیار کر لی کہ حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنے آگے راکھ کا ڈھیر لگا لیا۔ وہ اس پر بیٹھ گئے اور ایک ٹھیکرے سے جسم کو کھجانا شروع کر دیا۔

صحت اتنی برباد ہوئی کہ روز کا دیکھنے والا بھی انہیں دیکھتا تو نہ پہچان پاتا۔

جو لوگ حضرت ایوب علیہ السلام سے واقف تھے وہ انہیں دیکھ دیکھ کر آپس میں کہتے تھے کہ یہ تو اللہ کا بڑا راست باز بندہ تھا پھر اس پر یہ مصیبت کیوں نازل ہوئی۔ انہیں دیکھ دیکھ کر اور حیرت ہوتی تھی کہ اس حال میں بھی حضرت ایوب علیہ السلام کی زبان سے صبر وشکر کے سوا کوئی کلمہ ادا نہ ہوتا تھا۔ عزیز رشتے دار اور ملنے جلنے والے کنارہ کشی اختیار کر چکے تھے مگر بیوی اس حال میں بھی حضرت ایوب علیہ السلام کی رفیق تھیں۔ حالانکہ انہوں نے بیوی کو جھڑک دیا تھا۔ بالآخر بیوی کو بھی لوگوں نے ورغلایا اور انہوں نے بھی حضرت ایوب علیہ السلام سے دوری اختیار کر لی۔

کہیں دور حضرت ایوب علیہ السلام کے تین دوست رہتے تھے، ان تینوں کے نام تھے، الی فز تمانی، بلد سوخی اور ضوفر نعماتی۔ انہیں کسی نے بتایا کہ ان کے دوست حضرت ایوب علیہ السلام پر ایسی مصیبت آئی ہے کہ انہیں جو دیکھتا ہے اسے افسوس ہوتا ہے، اولاد، نوکر چاکر، مویشی ہلاک ہو گئے، املاک برباد ہو گئی اور ایک خطرناک بیماری نے ان کی صحت برباد کر دی۔ لوگ کہتے ہیں کہ عزیزوں اور رشتے داروں کے ساتھ ہی ان کی بیوی نے بھی کنارہ کشی اختیار کر لی ہے، وہ تینوں اپنے دوست کے پاس جائیں اور اس کی خبر لیں۔

تینوں دوست حضرت ایوب علیہ السلام کی غمگساری، عیادت اور تعزیت کے لئے اپنے شہروں سے چل پڑے۔ حضرت ایوب علیہ السلام کے شہر میں داخل ہوئے اور لوگوں سے ان کے بارے میں پوچھا۔ "ہمارا دوست ایوب کہاں ہے۔؟ سنا ہے وہ مصیبت میں ہے۔"

لوگوں نے تینوں کو حضرت ایوب علیہ السلام کے سامنے کھڑا کر دور لے جا کے علیحدگی اختیار کی اور ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "وہ جو

راکھ کے ڈھیر پر بیٹھا ٹھیکرے سے جسم کو کھجا رہا ہے، وہی ایوب ہے۔"

تینوں دوستوں نے دور ہی سے حضرت ایوب علیہ السلام کو دیکھا اور انہیں پہچان نہ سکے۔ تینوں کو بڑا دکھ پہنچا۔ وہ چیخ چیخ کر رونے لگے۔ ہر ایک نے اپنا پیراہن چاک کر ڈالا اور سر کے اوپر دھول ڈالی۔ اس کے بعد تینوں حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس گئے اور خاموشی سے بیٹھ گئے۔ ایسا لگتا تھا جیسے تینوں گونگے ہیں۔

اسی حال میں سات دن اور سات راتیں گزر گئیں۔ آخر حضرت ایوب علیہ السلام نے سکوت توڑا اور کہا۔ "دوستو! نابود ہو وہ دن جس دن میں پیدا ہوا تھا۔ وہ رات بھی جس میں کہا گیا تھا کہ دیکھو بیٹا پیدا ہوا۔" وہ دن تاریک ہو جائے اور خدا اس کا لحاظ نہ کرے اور نہ اس پر روشنی پڑے۔ اس پر بدلی چھاؤں رہے، اندھیرے اور موت کا سایہ اس پر قابض ہو جائے۔

"وہ رات بانجھ ہو جائے۔ اس میں خوشی کی کوئی صدا نہ آئے اس کی شام کے تارے تاریک ہو جائیں۔"

"میں نے پیٹ سے نکلتے ہی جان کیوں نہ دیدی۔ دکھیارے کو روشنی اور تلخ جان کو زندگی کیوں ملتی ہے۔؟ آخر موت کی راہ دیکھتے ہیں پر وہ نہیں آتی۔ حالانکہ چھپے خزانوں سے زیادہ نیند کے جویا ہوتے ہیں۔ وہ نہایت شادمان اور خوش اس وقت ہوتے ہیں جب قبر کو پالیتے ہیں۔ مجھے دیکھو میرے کھانے کی جگہ میری آہیں ہیں۔ میرا کراہنا آبلوں کے پانی کی طرح جاری ہے۔ دوستو! جس بات سے میں ڈرتا ہوں وہی مجھ پر آتی ہے جس بات کا مجھے خوف ہوتا ہے وہی مجھ پر گزرتی ہے کیونکہ مجھے نہ چین ہے نہ آرام، نہ مجھے کل پڑتی ہے بلکہ مصیبت ہی آتی ہے۔"

حضرت ایوب علیہ السلام کے تینوں دوست یہ سب سنتے رہے۔ آخر تیمانی سے نہ رہا گیا اور اس نے کہا۔ "ایوب! اگر کوئی تجھ سے بات چیت کرنے کی کوشش کرے تو کیا تو رنجیدہ ہوگا؟ میں بغیر بولے نہیں رہ سکتا۔ ایوب! دیکھ تو نے بہتوں کو سکھایا، کمزور ہاتھوں کو مضبوط کیا۔ تیری باتوں نے گرتے ہوئے لوگوں کو سنبھالا اور تو نے لڑکھڑاتے گھٹنوں کو پائیدار کیا۔ پر اب تو تجھی پر آ پڑی ہے اور تو بے دل ہوا جاتا ہے۔

"اس نے تجھے چھوا اور تو گھبرا اٹھا، کیا تیری خدا ترسی ہی تیرا اعتماد نہیں ہے۔؟ کیا تیری راہوں کی راستی تیری امید نہیں ہے۔ ذرا یاد کر کبھی کبھی کوئی معصوم تیرے ہاتھوں ہلاک تو نہیں ہوا۔ ایسا تو کبھی نہیں ہوتا کہ راست باز بھی کاٹ ڈالے گئے ہوں، میں نے تو یہی دیکھا ہے کہ جو گناہ

کو جوتتے ہیں اور دکھ کو بوتے ہیں وہی اس کو کاٹتے بھی ہیں، جو شیر کی گرج اور اس کی دہاڑ جو خونخوار ہوتا ہے تو اس کے اپنے دانت اور بچوں کے دانت یہ سب توڑے جاتے ہیں۔

"دوست! ایک بات چپکے سے میرے پاس پہنچائی گئی اور پھر میں نے ایک آواز سنی، کسی نے مجھ سے پوچھا، کیا فانی انسان خدا سے زیادہ عادل ہوگا۔ کیا آدمی اپنے خالق سے زیادہ پاک ٹھہرے گا؟ سوچ ان کی حقیقت ہی کیا جو مٹی کے مکانوں میں رہتے ہیں، میں نے بے وقوف کو جڑ پکڑتے دیکھا ہے۔

حضرت ایوب علیہ السلام نے ایسا محسوس کیا کہ ان کا دوست ان سے کہہ رہا ہے کہ جب انہوں نے کوئی بدی نہیں کی تو ان پر یہ عذاب کیوں نازل ہوا۔ دنیا میں تو یہی دیکھنے میں آیا ہے کہ جو بویا جاتا ہے اسی کی فصل تیار ہو جاتی ہے۔ انہیں یاد آئے یا نہ آئے مگر اسے یہی لگتا ہے کہ انہیں کسی گناہ کی پاداش میں یہ سزا دی گئی ہے۔

حضرت ایوب علیہ السلام کو اس کا دکھ تھا کہ ان کا دوست ان پر اعتبار نہیں کر رہا ہے، کہنے لگے۔ "دوست! یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔ میں نے اپنے علم اور یادداشت میں ایسا کوئی کام نہیں کیا جس کی پاداش میں مجھے یہ سزا دی گئی ہو۔ یہ سب وقت کی باتیں ہیں، میں ہر حال میں خوش ہوں۔ جب خدا مجھ پر مہربان تھا تو میں اندھیرے میں اس کے نور کے ذریعے چلتا تھا، جب خدا کی خوشنودی میرے ڈیرے پر تھی تو میرے پاؤں مکھن سے دھلتے تھے اور چٹان میرے لئے تیل کی ندیاں بہاتی تھی۔ جب میں شہر کے پھاٹک پر جاتا یا اپنے لئے چوک میں بیٹھک تیار کرتا تھا تو جوان مجھے دیکھتے ہی چھپ جاتے تھے، عمر رسیدہ لوگ میرے احترام میں اٹھ کر کھڑے ہو جاتے تھے، امرا بولنا بند کر دیتے تھے، ان دنوں جو کان میری کوئی بات سن لیتا تھا تو مجھے مبارکباد دیتا تھا کیونکہ بیشتر لوگ جانتے ہیں کہ میں غریب کو جب وہ فریاد کرتا تھا، چھڑاتا تھا، جس یتیم کا کوئی نہ ہوتا تھا اس کا میں مددگار بن جاتا تھا، یہاں تک کہ ہلاک ہونے والا مجھے دعائیں دیتا تھا، میں بیوہ کو اتنا خوش کر دیتا کہ وہ ہنسنے لگتی اور کبھی گانے بھی لگتی۔ میں نے ہمیشہ صداقت کو پہنا ہے اور کون نہیں جانتا کہ میرا انصاف گویا جبہ اور عمامہ تھا۔

"کون ہے جو نہیں جانتا کہ میں اندھوں کی آنکھیں تھا اور کسے نہیں معلوم کہ میں لنگڑوں کے لئے پاؤں تھا۔ میں محتاج کا باپ تھا اور میں اجنبی کے معاملے میں بھی تحقیق کرتا تھا، اگر اجنبی کسی طاقت یا ظالم کا شکار ہوتا تھا

تو میں ظالم کے جبڑے توڑ ڈالتا تھا اور اس کے دانتوں سے شکار چھڑا لیتا تھا۔"

مگر حضرت ایوب علیہ السلام کے دوست اپنی عقل کے گمان میں یہی الزام لگاتے رہے کہ ان پر جو کچھ بیتی ہے یا بیت رہی ہے وہ کسی گناہ کا خمیازہ ہے۔ چنانچہ ان کے دوست بلد دوفی نے حضرت ایوب علیہ السلام سے کہا۔ "کیا خدا بے انصافی کرتا ہے، کیا قادر مطلق عدل کا خون کرتا ہے؟

"پتہ نہیں تو میرے ان سوالوں کا کیا جواب دے مگر تو اگر پاک دل اور راست باز ہوتا تو اللہ تیرے لئے ضرور بیدار ہو جاتا اور تیری راست بازی کے مسکن کو تر و تازہ کر دیتا۔

"ایوب تو تو بہت سمجھدار انسان ہے، کسی گناہ کے بغیر تیری یہ حالت کیوں کر ہوگئی۔؟ کیا ناگر موتھا بغیر کیچڑ کے اُگ سکتا ہے۔؟ کیا سرکنڈا پانی کے بغیر بڑھ سکتا ہے؟ مگر وہ کیچڑ اور پانی سے محروم ہو جائیں اور سرسبز و شاداب بھی رہیں، ایسا تو کبھی نہیں ہوا۔ انہیں کاٹا بھی نہ جائے تو بھی وہ اور پودوں سے پہلے سوکھ جاتے ہیں۔

"اے ایوب! ایسا ہی حال ان کا ہوتا ہے جو خدا کو بھول جاتے ہیں اور جب آدمی کے دل میں خدا نہ ہو تو اس کی امید ٹوٹ جاتی ہے۔ دل سے اعتماد رخصت ہو جاتا ہے، اگر دل میں کچھ ایمان ہو بھی تو وہ مکڑی کے جالے کی طرح کمزور ہوتا ہے۔"

حضرت ایوب علیہ السلام نے یہ ساری باتیں بہت دکھ سے سنیں اور افسردہ لہجے میں کہا۔ "دوست! تو نے جو کچھ کہا، وہ سب درست ہے، مگر مجھے یہ تو بتا کہ انسان خدا کے نزدیک کس طرح راست باز ٹھہرتا ہے، اگر انسان عقل سے کام لے اور اللہ اسے بحث کرنے کی اجازت بھی دیدے تو یہ انسان ضعیف البیان اللہ کی ہزار باتوں میں سے کسی ایک کا جواب نہ دے سکے گا۔ پھر میری کیا حقیقت ہے کہ میں اللہ سے اپنے مصائب کا سبب معلوم کروں اور جب اس کی طرف سے مجھے کوئی سبب بتایا جائے تو اس کو رد کرنے کے لئے چھانٹ چھانٹ کر دلیلیں نکالوں۔

"دوست، میں خود کو حق پر سمجھنے کے باوجود اللہ سے شکوہ نہیں کر سکتا، اپنے بارے میں، میں جانتا ہوں کہ کامل ہوں، پر میں اپنے کو کامل نہیں سمجھتا، زندگی بہت حقیر شئے ہے اور اس کا مجھے یقین ہے مگر تو دنیا پر غور کر کہ مجھ پر جو بیتی وہ تکلیف دہ ہے مگر دوسرے جو ناقص ہیں، بہت زیادہ خوش ہیں، تو میرا رب کامل اور شریر دونوں کو ہلاک کر دیتا ہے۔"

تینوں دوست ان سے بحث کر رہے تھے، حضرت ایوب علیہ السلام کے جوابات نہایت معقول اور مدلل تھے، تینوں کو ان کا قائل ہو جانا چاہئے تھا مگر وہ بحث کرتے رہے۔ تیسرے دوست ضوفر نعماتی نے کہا۔ "ایوب تو کہتا ہے کہ تیری تعلیم پاک ہے، اور تو بے گناہ ہے مگر میں کس طرح مان لوں کہ تو بے گناہ ہے، کاش خدا خود بولے اور تیرے خلاف اپنے لبوں کو کھولے۔ تجھے اپنی حکمت کے اسرار دکھادے۔ جان لے کہ تیری بدکاری جس لائق ہے، خدا نے اس سے کم ہی تجھ پر عذاب ڈالا ہے۔"

حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنے دوست کو سمجھایا۔ "ناقص العقل انسان مشیت الٰہی کے اسرار و حکم نہیں سمجھ سکتا کیونکہ انسان کو جو کچھ ملا ہے وہ انتہائی قلیل اور محدود ہے جب کہ مشیت الٰہی کے اسرار و حکم لامحدود ہیں، انسانی فہم اور ادراک سے بالاتر۔

"خدا میں سمجھ اور قوت ہے، اس کے پاس مصلحت اور دانائی ہے، اگر وہ ڈھادیتا ہے تو پھر وہ بنتا نہیں، اگر وہ انسان کے دل و دماغ پر قفل لگا دیتا ہے تو پھر وہ کھلتا نہیں، جب وہ مینہ کو روک دیتا ہے تو پانی سوکھ جاتا ہے لیکن جب وہ باد و باراں کا لشکر بھیجتا ہے تو زمین کو الٹ دیتا ہے۔ اللہ میں جو قوت ہے اسی قوت نے طوفان باد و باراں کو طاقت اور تاثیر بخش دی ہے۔ "دوست! فریب کھانے والا اور فریب دینے والا دونوں اس کے ہیں، وہ ایمان دار مشیروں کو لٹوا کر اسیری میں لے جاتا ہے اور عدالت کرنے والوں کو بے وقوف بنا دیتا ہے، وہ شاہی اختیارات سلب کر لیتا ہے اور شاہی بندھنوں کو کھول ڈالتا ہے اور یہ اللہ ہی ہے جو بادشاہوں کی کمر پر پٹکا باندھتا ہے۔ وہی کاہنوں کو تباہ کر کے قید خانہ میں لے جاتا ہے اور بڑے بڑے زبردستوں کو پچھاڑ دیتا ہے۔ جنہیں اپنی قوت گویائی پر بھروسہ ہوتا ہے وہ اس وقت قوت گویائی سے اسے محروم کر دیتا ہے۔ وہ صاحب اختیار امراء پر حقارتوں کی بارش کر دیتا ہے اور زور آوروں سے ان کے اختیارات لے لئے جاتے ہیں۔ وہ نامعلوم اتھاہ اندھیروں سے راز کی باتیں آشکار کر دیتا ہے، وہ قوموں کو بہت زیادہ ترقی دے کر ہلاک کر دیتا ہے۔ یہ اللہ ہی ہے جو قوموں کو پہلے تو پھیلاتا ہے پھر انہیں سمیٹ لیتا ہے۔ بہت سی قوموں کے سرداروں سے ان کی عقلیں چھین لی جاتی ہیں۔ انہیں اندھیرے بیابان میں بھٹکنے کے لئے پہنچا دیا جاتا ہے۔ وہاں انہیں راستہ نہیں ملتا اور وہ روشنی کے بغیر تاریکی میں ٹٹولتے پھرتے ہیں اور پھر رفتہ رفتہ ان کا یہ حال ہو جاتا ہے کہ وہ شرابیوں کی طرح نشے کے بغیر ہی لڑکھڑاتے ہوئے چلتے ہیں۔

"اے میرے دوستو! میری آنکھ نے یہ سب کچھ دیکھا ہے اور

میرے کانوں نے یہ سنا اور میری عقل نے سمجھ بھی لیا ہے۔"

تمانی نے یہ ساری باتیں سنیں اور حیرت سے کہا۔" بہت خوب! ایسا لگتا ہے کہ تو نے خدا کی پوشیدہ مصلحتوں کو جان لیا ہے اور تجھے عقل مندی کے ٹھیکیدار ہونے کا یقین ہے۔ تو کن انسانوں کی بات کر رہا ہے۔ انسان ہے ہی کیا کہ وہ پاک ہو، وہ جو عورت سے پیدا ہوا اس کا کیا اعتبار کہ صادق ہو۔ یہ تو فرشتوں پر بھی اعتبار نہیں کرتا بلکہ آسمان بھی اس کی نظر میں پاک نہیں ہے۔ عام انسانوں سے قطع نظر اس کی بات کر جو گھناؤنا اور بہت برا ہے۔ یہ آدمی تو بدی کو پانی کی طرح پی جاتا ہے۔ شریر آدمی اپنے شر کی وجہ سے ساری عمر درد سے کراہتا رہتا مگر اپنی شرارتیں نہیں چھوڑتا۔ اس کے مظالم کے ماہ و سال جو اسے دیئے گئے ہیں ان کے دل میں ڈراؤنے خدشات بن کر گونجتے رہتے ہیں، ان کے کانوں میں ضمیر کی ملامت داخلے کی راہ نہیں پاتی اور اور انہیں یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ ان کی اقبال مندی پر غارت گر وقت اس طرح آن پڑے گا کہ ان کے پاس کچھ بھی نہیں بچے گا۔ دولت مند اور مفلس ہو جائے گا اور ایسے ظالموں کی پیداوار زمین کی طرف بالکل رجوع نہ ہوگی اور اگر ایسے دانے زمین کی تہہ میں پہنچ بھی گئے تو وہ ہمیشہ اندھیروں میں رہیں گے۔ اگر پودے نمودار ہو جائیں گے تو شعلے اس کی شاخوں کو جلا دیں گے کیونکہ وہ خدا کی عنایات اور لطف و کرم سے محروم کر دیا گیا ہے۔"

دوستوں کی باتیں حضرت ایوب علیہ السلام کو مسلسل دکھ پہنچا رہی تھیں۔ ایک تو مال و دولت اور مویشیوں کی بربادی، اولاد کی ہلاکت، نوکروں چاکروں کا قتل عام یہ دکھ کچھ کم تھے کہ صحت بھی چھین لی گئی۔ ایک دل و دماغ ابھی محفوظ تھے تو انہیں بھی دوستوں کی باتوں نے چھلنی کر دیا تھا۔ انہوں نے کہا۔" دوستو! اگر تم پر یہ مصیبتیں ٹوٹتیں اور تم اس مہلک مرض میں مبتلا ہوتے تو میں اپنی زبان سے تم میں حوصلہ پیدا کرتا، تمہیں تقویت دیتا، اور میرے لبوں سے نکلنے والے الفاظ تمہاری غمگساری کرتے اور تسلی دیتے۔

" مجھے دیکھو میں نے اپنی کھال پر ٹاٹ کو سی لیا ہے اور اپنا سر خاک پر رکھ دیا ہے، میرا منہ روتے روتے سوج گیا ہے۔ میری پلکوں پر موت کا سایہ ہے، اگرچہ میرے ہاتھوں میں ظلم اور میری دعا بے ریا ہے۔ اب بھی دیکھو کہ میرا گواہ آسمان پر ہے اور میرا ضامن عالم بالا پر ہے۔ جب میرے دوست میری حقارت کرتے ہیں تو میری آنکھیں خدا کے حضور آنسو بہاتی ہیں۔ اس نے مجھے لوگوں کے لئے ضرب المثل بنا رکھا ہے میں ایسا ہو گیا ہوں کہ لوگ میرے منہ پر تھوکیں۔"

تینوں دوست حضرت ایوب علیہ السلام کی کوئی بات کوئی دلیل ماننے کے لئے تیار نہ تھے کہ اچانک کسی طرف سے ایک نوجوان آیا اور ان کے درمیان بیٹھ گیا۔

وہ لوگ چپ ہو گئے۔

ایک نے پوچھا۔" تو کون ہے اور یہاں کیوں آیا ہے۔؟"

نوجوان نے جواب دیا۔" میں براکیل بوزی کا بیٹا الیہو ہوں، تم لوگوں کی عاقلانہ باتیں سن کر چلا آیا۔ میں ایوب کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔"

بلدد سوخی نے کہا۔" اگر تو ایوب سے واقف ہے اور تو نے ہماری باتیں بھی سنی ہیں تو اب تو ہم بزرگوں کو باتیں کرنے دے اور خود خاموشی سے بیٹھا سنتا رہ۔"

اب بلدد سوخی نے حضرت ایوب علیہ السلام سے کہا۔" تو آسمان کو اپنا گواہ بناتا ہے اور کہتا ہے کہ عالم بالا پر تیرا ضامن بیٹھا ہے، اتنی بڑی بڑی باتیں نہ کر، تیرے وجود اور عدم سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اگر تو نہ رہا تو کیا زمین اجڑ جائے گی یا چٹان اپنی جگہ سے ہٹ جائے گی مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ خدا عادل ہے وہ شریر کا چراغ گل کر دے گا اور شریر کی آگ کا شعلہ بے نور ہو جائے گا۔ اس بدبخت کے ڈیرے میں روشنی تاریکی میں بدل جائے گی۔"

حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا۔" تو میرے مقابلے میں اپنی بڑائی کرتا ہے۔ میرے ننگ کا مذاق اڑاتا ہے اور نہیں جانتا کہ مجھے خدا نے پست کیا ہے۔ اس نے میرے بھائیوں کو مجھ سے دور کر دیا۔ میرے شناسا مجھ سے بیگانہ ہو گئے ہیں، میرے رشتے دار مجھے چھوڑ کر چلے گئے، میرے دوست مجھے بھول گئے۔ اب میں سب کی نظر میں ایک پردیسی ہوں، چھوٹے بچے بھی مجھے حقیر جانتے ہیں، جب میں کھڑا ہوتا ہوں تو مجھ پر آوازیں کستے ہیں، میرا سانس میری بیوی کے لئے مکروہ ہے۔ ان سب کے باوجود میں یہ جانتا ہوں کہ میرا مخلصی دینے والا زندہ ہے اور آخرکار وہ زمین پر کھڑا ہوگا۔ یہ کھال جو برباد ہو چکی ہے تو میں اس کے ہوتے ہوئے اپنے جسم کے ساتھ خدا کو دیکھوں گا اور جسے میں دیکھوں گا کوئی بیگانہ آنکھ اسے دیکھ نہیں سکے گی۔"

الی فزتمانی نے اس طرح نصیحت کی جیسے وہ خود تو بہت بڑا خدا پرست ہے اور حضرت ایوب علیہ السلام کو خدا پرست نہیں سمجھتا، کہنے

لگا۔ "اے ایوب! اس سے ملا رہ تو سلامت رہے گا اور اسی سے تیرا بھلا ہوگا، میں تجھ سے خوشامدانہ کہتا ہوں کہ شریعت کو اسی کی زبانی قبول کر اور اس کی باتوں کو اپنے دل میں رکھ لے۔ اگر تو قادر مطلق کی طرف پھر جائے گا تو بحال کیا جائے گا۔

حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا۔ "عجیب بات ہے کہ میری کوئی بات تم تینوں کی سمجھ میں نہیں آتی۔ وہ جو دلوں کا حال جانتا ہے، اسے معلوم ہے کہ میں نے کونسا راستہ اختیار کر رکھا ہے۔ میرے پاؤں اس کے قدموں سے لگے ہوئے ہیں، میں بھٹی میں ڈالا گیا ہوں، جب وہ چاہے گا تو میں سونے کے مانند نکل آؤں گا۔

"میں نے اسی کا راستہ اختیار کر رکھا ہے اور کبھی برگشتہ نہیں ہوا اس نے جو حکم دیا میں نے اس کی تعمیل کی۔ ایک مضبوط خیال کی طرح وہ میرے دل میں موجود ہے اور اسے میں کسی حال میں دل سے نہیں نکال سکتا۔ وہ جو جی چاہے کرے، میں دم نہیں مار سکتا کیونکہ میں یہ جانتا ہوں کہ اس نے جو کچھ میرے لئے مقرر کر دیا ہے وہ ضرور پورا ہوگا۔ ساری باتیں اسی کے اختیار میں ہیں اسی لئے میں اس کو اپنے سامنے موجود محسوس کر کے گھبرا جاتا ہوں اور میری فکر و سوچ میں بھی اس کا ڈر سما جاتا ہے۔"

آخر بلدد سوخی نے افسوس کرتے ہوئے کہا۔ "ایوب یہی میں بھی کہتا ہوں کہ کوئی انسان کس طرح خدا کے سامنے سچا ٹھہرے گا یا وہ جو عورت سے پیدا ہوا ہے، کیوں کر پاک ہو سکتا ہے۔"

حضرت ایوب علیہ السلام کو اب بے حد دکھ تھا کہ ان کے دوست ان کی باتوں پر یقین نہیں کرتے، کہنے لگے۔ "دوستو! میں نے جو کچھ کہا، اس پر اپنے دستخط کرنے کو تیار ہوں، اب قادر مطلق ہی جواب دے سکتا ہے کہ اس میں کتنا سچ ہے اور کتنا جھوٹ ہے۔ اے کاش، جو میری مخالفت کرتے ہیں، ان کی کوئی تحریر ہوتی تو میں اسے اپنے کندھے پر لئے پھرتا۔ اس تحریر کو اپنے عمامہ کی طرح باندھتا۔ لوگو! اگر زمین میرے خلاف دہائی دیتی ہو کہ یہ برا آدمی ہے جو مجھ پر چلتا ہے تو مجھے برا کہو لیکن زمین جانتی ہے کہ میں نے جو پھل کھائے اس کی قیمت ادا کی۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو خدایا گیہوں کے بدلے اونٹ کٹارے اور جو کے بدلے کڑوے دانے اگیں۔"

تینوں دوست خاموش ہو گئے کیونکہ انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ انہیں قائل کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ حضرت ایوب علیہ السلام خود انہیں قائل کرنا چاہتے تھے۔

اچانک نوجوان الیہو نے چاروں کو مخاطب کیا "حضرات! میں جوان ہوں، اور تم سب عمر رسیدہ ہو اسی لئے میں خاموش رہا اور اپنی رائے دینے کی جرأت نہ کر سکا۔ میں یہی سوچتا رہا کہ عمر رسیدہ لوگ بولتے رہیں اور ان سے میں حکمت سیکھتا رہوں لیکن صاحبان، ہر انسان میں روح ہے، یہ غلط ہے کہ بڑے آدمی ہی عقل مند ہوتے ہیں اور عمر رسیدہ لوگ ہی انصاف کو سمجھتے ہیں۔ میں جوان ہوں، خدا نے مجھے بھی عقل دی ہے اور میں بھی انصاف کو سمجھتا ہوں، چنانچہ میں بھی کچھ کہوں گا، میری سنو۔ میں بھی اپنی رائے دوں گا اس پر غور کرو۔

"یہ ممکن ہی نہیں کہ خدا بغیر مصلحت کوئی کام کرے۔ یہ سوچنا بھی گناہ ہے کہ قادر مطلق بے انصافی کرے گا۔ وہ انسان کو اس کے اعمال کے مطابق جزا دے گا۔ جو جس راہ پر چلے گا اسے اسی کے مطابق بدلہ ملے گا۔ بزرگو! خدا برائی نہیں کرے گا اور قادر مطلق سے بے انصافی نہیں ہوگی۔"

اس کے بعد یہ نوجوان حضرت ایوب علیہ السلام سے مخاطب ہوا۔

"ایوب! خبردار، تیرا قہر تجھ سے تکفیر نہ کروائے یعنی تو خدا کو برا کہنا نہ شروع کر دے۔ تیرے پاس فدیئے کی فراوانی تجھے گمراہ نہ کر دے، تیرا رونا یا تیری قوت اور توانائی اس بات کی ضامن ہو سکتی ہیں کہ تو ان کی موجودگی میں دکھ سے بچا رہے گا۔ اس رات کی خواہش نہ کر جس میں قومیں اپنے مسکنوں سے اٹھالی جاتی ہیں۔"

اب اس نوجوان نے خدا کی عظمت اور جلال کا ذکر شروع کر دیا۔

"وہ جو گھٹا پر پانی کو لادتا ہے اور اپنے بجلی والے بادلوں کو دور تک پھیلاتا ہے۔ اسی کی ہدایت سے وہ ادھر ادھر دوڑتے پھرتے ہیں تاکہ انہیں جو حکم دیا جائے اسی کو وہ دنیا کے آباد حصے پر انجام دیں۔ اگر تنبیہ کا حکم دیا گیا تو وہ بربادی لاتے ہیں ورنہ زمینوں کو سیراب کرتے ہیں۔ یہ اس کی رحمت ہوتی ہے جسے وہ اپنی مخلوق کے لئے بھیجتا ہے۔

"اے ایوب! تو میری باتیں غور سے سنتا رہ۔ چپ چاپ رہ اور خدا کے حیرت انگیز کاموں پر غور کرتا رہ۔ ہم قادر مطلق کو نہیں پا سکتے، وہ قدرت اور عدل میں شاندار ہے۔ وہ انصاف کی فراوانی میں ظلم نہیں کرے گا، وہ داناؤں کی پرواہ نہیں کرتا اسی لئے دانا اس سے ڈرتے ہیں۔"

تینوں دوست حضرت ایوب علیہ السلام کو چھوڑ کر چلے گئے۔

حضرت ایوب علیہ السلام کی کئی بیویاں تھیں۔ ان میں سے ایک کا نام رحیمہ تھا یہ وہی بیوی تھیں جنہوں نے کہا تھا کہ وہ کس خدا کی بات کرتے ہیں اس خدا کی جس نے انہیں برباد کر دیا، اولادیں چھین لیں، نوکر چاکر ہلاک ہوئے، جانور دوسروں کے قبضے میں چلے گئے اب بھی وقت ہے کہ

وہ خدا کا پیچھا چھوڑ دیں۔ اور حضرت ایوب علیہ السلام نے بیوی کو منع کیا تھا کہ وہ کفر کی باتیں نہ کرے اور یہ بھی قسم کھائی تھی کہ ٹھیک ہونے پر انہیں سو لکڑیاں ماریں گے۔

جب سب نے ساتھ چھوڑ دیا تو کچھ دنوں کے لئے بیوی نے بھی کنارہ کشی اختیار کرلی تھی مگر پھر نیک شوہر کی محبت رحیمہ کو واپس لے آئی۔

حضرت ایوب علیہ السلام کے پھوڑوں سے ہر وقت پانی رستا رہتا تھا اور بدبو کا یہ عالم تھا کہ پڑوسی ان سے عاجز آ گئے تھے۔ آخر یہ پڑوسی ان کے پاس آئے اور کہا۔ "اے ایوب! تمہارے زخموں کی بدبو نے ہم سب کو پریشان کر رکھا ہے۔ ہمیں ڈر لگتا ہے کہ خدانخواستہ تمہاری بیماری ہم سب کو نہ لگ جائے اس لئے اب تم یہاں سے کہیں اور چلے جاؤ۔"

ان سب نے حضرت ایوب علیہ السلام کو اپنے قریئے سے نکال دیا۔

بیوی نے حضرت ایوب علیہ السلام کو ٹاٹ میں لپیٹا اور دوسرے گاؤں میں چلی گئیں۔

پھر اس گاؤں کے لوگوں نے بھی انہیں نکال دیا اور یہ تیسرے گاؤں میں چند دن رہے پھر وہاں سے بھی نکالے گئے۔ اس کے بعد یہ طے پایا کہ اب کسی آبادی میں رہنا فضول ہے۔ بیوی سے کہا۔ "تم مجھے آبادی سے دور کسی درخت کے سائے تلے لے جاؤ۔"

گاؤں کے دو نوجوان ابھی تک حضرت ایوب علیہ السلام کا ساتھ دے رہے تھے مگر میدان میں ایک درخت کے نیچے چھوڑ کے دونوں نوجوان بھی غائب ہوگئے۔ اب ان دونوں کا کوئی پرسان حال نہ تھا۔ زندہ رہنے کے لئے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑتا ہے۔ حضرت ایوب علیہ السلام اس لائق نہ تھے کہ کچھ کرتے۔ بیوی نے ہمت کی اور اہل ثروت گھرانوں میں محنت مشقت شروع کردی۔ اس کے صلے میں انہیں جو کچھ ملتا اس سے شوہر کا پیٹ بھرتیں اور خود کھاتیں مدتوں یہ سلسلہ جاری رہا!

شیطان حیران تھا کہ حضرت ایوب علیہ السلام کو دکھ جھیلتے سات سال گزر گئے مگر ان کے ایمان میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اللہ نے حضرت ایوب علیہ السلام کا سب کچھ شیطان کے اختیار میں دیدیا تھا مگر جان اپنے اختیار میں رکھی تھی۔ وہ اللہ سے یہی کہتا رہا کہ وہ حضرت ایوب علیہ السلام کو بہت جلد ورغلا لے گا لیکن اسے اللہ کی طرف سے یہی جواب ملتا۔ "ایوب میرا صابر و شاکر بندہ ہے وہ تیرے قابو میں نہیں آئے گا۔"

سات سال بہت ہوتے ہیں۔ شیطان اب بھی ہمت نہیں ہارا تھا اسے امید تھی کہ اللہ کے جس نیک بندے پر سات سال میں اس کا بس نہیں چلا وہ کبھی بھی لیو پھسل سکتا ہے۔ آخر ایک دن اس نے حضرت ایوب علیہ السلام پر دو اطراف سے حملہ کیا۔

ایک روز صبح سے شام تک تگ و دو کرنے کے بعد رحیمہ کو کوئی کام ملا۔ انہیں یہ فکر کھائے جا رہی تھی کہ رات کو حضرت ایوب علیہ السلام کو کھانا نہیں ملے گا تو ان کا برا حال ہوجائے گا۔ وہ یہ سوچ رہی تھیں اور ان گھرانوں کا جائزہ لے رہی تھیں جہاں سے انہیں کھانا مل سکتا تھا لیکن یہ سارے گھر ایسے تھے جو خدا کے منکر تھے۔

بدرجہ مجبوری ایک منکر خدا مال دار عورت کے پاس تشریف لے گئیں۔

وہ عورت رحیمہ سے واقف تھی کیونکہ حضرت ایوب علیہ السلام کا دور دور تک بڑا چرچا رہ چکا تھا۔ اب جو انہیں اس حال میں دیکھا تو وہ طنزاً لوگوں سے کہا کرتی تھی کہ اگر حضرت ایوب علیہ السلام کا خدا سچا تھا تو اس نے اپنے صابر و شاکر بندے کا یہ کیا حال کیوں کردیا۔"

رحیمہ اسی سے سوال کرنے پہنچ گئیں۔ پہلے تو اپنا تعارف کروایا اس کے بعد کہا۔ "میں ہر روز مشقت کر کے شام کو اپنے شوہر کے لئے کھانا لے جاتی تھی مگر آج محروم ہوں۔ براہ کرم اگر آج کا انتظام تیری طرف سے ہوجائے تو میں کل صبح تیرے گھر میں آ کے کام کر جاؤں گی۔"

عورت نے جواب دیا۔ "بی بی! اصل بات تو یہ ہے کہ مجھے اپنے گھر کا کام تو کروانا ہی نہیں ہے۔ ایک دوسری عورت آ کے کر جاتی ہے اس لئے مجبوری ہے۔"

رحیمہ بہت آبدیدہ ہوگئیں اور اٹھتے ہوئے کہا۔ "بی بی! میں بہت غرض مند تھی۔ اگر تو معذرت کر رہی ہے تو ٹھیک ہے، میں کوئی اور در دیکھتی ہوں۔"

عورت نے جواب دیا۔ "کوئی اور در دیکھنے کی کوئی ضرورت نہیں، میرے پاس ایک تجویز ہے۔ اگر تو مان گئی تو تجھے ابھی کھانا مل جائے گا۔" مال دار عورت نے حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی سے کہا۔ "مجھے تمہارے بال بہت پسند ہیں۔ اگر تم انہیں کاٹ کے مجھے دیدو تو تمہارے لئے کھانا حاضر ہے۔"

حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی نے منت سماجت کی۔ "اس شرط کو دل سے نکال دے۔ ایوب کو میرے بال بہت پسند ہیں، اسے بہت تکلیف پہنچے گی۔"

مال دار عورت نے بے رخی اختیار کی اور منہ پھیرتے ہوئے کہا۔ "تو

پھر مجبوری سے قربانی کی ہو۔"

رحیمہ کچھ دیر سوچتی رہیں، اس کے بعد اپنے بال پیش کر دیے۔

"ٹھیک ہے، میرے بال لے لو اور ان کے بدلے مجھے کھانا دے دو۔"

ادھر یہ معاملہ طے پایا، دوسری طرف شیطان نے ایک عمر رسیدہ بزرگ کی شکل اختیار کی اور حضرت ایوب علیہ السلام کو یہ خبر سنائی۔ "ایوب علیہ السلام! کچھ خبر ہے کہ آج تمہاری بیوی نے [illegible]؟"

حضرت ایوب علیہ السلام نے [illegible]۔ "سات سال سے زیادہ کا عرصہ گزرا کہ میں اس مہلک بیماری میں مبتلا ہوں۔ چلنا پھرنا تو دور رہا، اٹھنا بیٹھنا بھی محال ہے۔ مجھے کچھ پتہ نہیں کہ وہ کیا کر رہی ہے۔"

شیطان نے کہا۔ "ابھی کچھ دیر بعد تمہاری بیوی آنے والی ہے۔ اس نے ایک گھر میں چوری کی اور گھر کی مالکہ نے چوری پکڑ لی۔ اس نے سر کے بال کاٹ کر تمہاری بیوی کو چھوڑ دیا۔ وہ آ رہی ہے، تم خود دیکھ لینا۔"

ادھر سے فارغ ہونے کے بعد شیطان نے راستے میں رحیمہ سے ملاقات کی۔ ان کے کٹے ہوئے بال دیکھ کر پوچھا۔ "یہ کیا ہوا؟"

رحیمہ نے جواب دیا۔ "بڑے میاں! اگر تم یہیں کہیں کے رہنے والے ہو تو تمہیں معلوم ہو چکا ہے کہ میں ایوب علیہ السلام کی بیوی ہوں۔ سات سال پہلے میرے شوہر سے زیادہ کوئی مالدار نہیں تھا۔ ہزاروں جانور تھے، اولاد تھی، زیر کاشت زمینیں تھیں۔ شوہر صحت مند اور شریف تھا پھر پتہ نہیں خدا ہم سے کیوں روٹھ گیا۔ مویشی مر گئے یا انہیں لٹیرے لوٹ کر لے گئے۔ نوکر چاکر قتل ہوئے، اولاد پر گھر کی چھت گر گئی اور وہ سب مر گئے۔ ایوب علیہ السلام کی صحت بھی جاتی رہی اور اب وہ آبلوں کے مرض میں مبتلا ہے۔ ان سے بدبودار پانی خارج ہوتا رہتا ہے، عزیزوں اور رشتے داروں نے ملنا جلنا چھوڑ دیا، پڑوسیوں نے شور کیا اور آبادی سے نکال دیا پھر جس جگہ ہم دونوں رہے وہاں سے بھی نکالے گئے اب تیسری جگہ چلے گئے اور وہاں سے بھی نکال دیئے گئے، بدرجہ مجبوری ہم دونوں نے آبادی سے باہر ایک درخت کے نیچے سکونت اختیار کی ہے۔ اب ہم دونوں وہیں رہتے ہیں، میں دن بھر محنت مشقت کرتی ہوں اور شام کو محنت کے صلے میں جو کھانا ملتا ہے اس سے ہم دونوں پیٹ بھرتے ہیں۔"

شیطان نے افسوس کرتے ہوئے کہا۔ "لیکن تمہارا شوہر تو کامل اور راست باز تھا، دوسروں کے کام آتا تھا اور خدا کے نام پر قربانیاں دیا کرتا تھا اور شاید اسی لئے خدا نے تمہارے شوہر کو اولاد، مال و دولت، مویشی، اینٹیں اور نوکر چاکر دے رکھے تھے پھر اس سے کونسا گناہ سرزد ہوا کہ اس سے سب کچھ چھین لیا۔"

بیوی نے کہا۔ "میرا شوہر تو اس وقت بھی اللہ کا سب سے زیادہ شکر گزار بندہ ہے، میں نے بیماری سے [illegible] خدا سے تمہارے صبر شکر کا ذکر نہیں [illegible] سے [illegible] تو وہ ناراض ہو گیا اور قسم کھائی کہ صحت یاب ہونے کے بعد مجھے سو کوڑیاں مارے گا۔"

شیطان نے رحیمہ کا رونا دیکھا تو ہمدردی جتاتے ہوئے کہا۔ "میں جانتا ہوں کہ اس مرض کا علاج خدا کے سوا [illegible] تم اتنا گھبراتی کیوں ہو [illegible] وہ اپنے مرض کا علاج [illegible] میرے پاس ایک ایسا نسخہ [illegible] بتاؤں، تمہارا شوہر ایوب فوراً صحت یاب ہو جائے۔"

رحیمہ نے مایوسی سے کہا۔ "ابھی تک تو کوئی ایسا نسخہ انہوں نے استعمال نہیں کیا جس سے ایوب علیہ السلام صحت یاب ہو جاتے۔ اگر تمہارے پاس ایسا کوئی نسخہ ہے تو ضرور بتاؤ۔"

شیطان نے کہا۔ "تمہارا شوہر انکار کرے گا مگر تم کوشش کر کے اپنے شوہر کو میری بتائی ہوئی دوا کھلا دو تو وہ بہت جلد صحت یاب ہو جائے گا۔"

رحیمہ نے کہا۔ "تم مجھے نسخہ تو بتاؤ۔ صورت شکل سے تم بہت نیک، پارسا اور تجربہ کار معلوم ہوتے ہو، ضرور وہ نسخہ کارآمد ہوگا اور میں اسے ضرور آزماؤں گی۔"

شیطان نے رحیمہ کو راضی دیکھا تو اسے یقین ہو گیا کہ اپنا کام بن گیا اور اس بار حضرت ایوب علیہ السلام اس کے چنگل میں ضرور پھنسیں گے۔

رحیمہ نے شیطان کو خاموش دیکھا تو شبہ گزرا کہ کہیں بوڑھے کی نیت تو نہیں بدل گئی کہ نسخہ بتائے بغیر ہی چلا جائے۔

انہوں نے بے اختیار کہا۔ "تم مجھے وہ نسخہ دے دو تاکہ میں اسے اپنے شوہر پر آزماؤں۔"

شیطان نے کہا۔ "ان بدبودار آبلوں کا علاج سور کا گوشت اور شراب ہے۔ پہلے ایوب کو سور کا گوشت کھلاؤ، اس کے بعد شراب پلاؤ۔ سات دن یہ عمل جاری رکھو، وہ ان دونوں کے استعمال اور اثرات سے بالکل صحت یاب ہو جائے گا۔"

رحیمہ خوش خوش اپنے ٹھکانے پر پہنچیں، حضرت ایوب علیہ السلام کی پہلی نظر بالوں پر گئی، پوچھا۔ "یہ بالوں کو کیا ہوا؟"

رحیمہ نے شوہر کو کھانا کھلانا چاہا تو حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا۔ "پہلے یہ بتاؤ تمہارے بال کیا ہوئے؟"

مجبور ہو کر رحیمہ نے ساری بات سچ سچ بتا دی، رحیمہ کا دل لرز رہا تھا

اور ہونٹ کپکپار ہے تھے، سب کچھ سچ سچ بتا کے وہ شوہر کو رحم طلب نظروں سے دیکھنے لگیں۔

حضرت ایوب علیہ السلام نے رحیمہ سے کہا۔ "تم جھوٹ بول رہی ہو تم نے کسی کے مرمیں چوری کی تھی اور اس چوری کے جرم میں تمہارے بال کاٹ دیئے گئے۔"

رحیمہ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو نہایت حسرت بھری نظروں سے دیکھا۔ "میں تمہاری بیوی ہوں پھر کیا میں چوری کر سکتی ہوں۔ اللہ گواہ ہے کہ میں جھوٹ نہیں بول رہی ہوں، ایوب! تم تو اللہ کے بہت نیک بندے ہو۔ اپنے اللہ سے معلوم کرو کہ میں جھوٹ بول رہی ہوں یا سچی ہوں۔"

حضرت ایوب علیہ السلام پھوٹ پھوٹ کر رو دیئے۔ اس سے پہلے وہ کبھی اتنا نہیں روئے تھے، کہنے لگے۔ "مجھے یہ بری خبر ایک بزرگ نے سنائی تھی جو اپنی صورت شکل اور وضع قطع سے بہت پارسا لگتا تھا۔"

رحیمہ کو اسی وقت ان کی بیماری کا نسخہ یاد آ گیا، بولیں۔ "تم کہہ نا کھاؤ مجھے تمہاری بیماری کا ایک تیر بہدف نسخہ مل گیا ہے، اسے سات دن استعمال کرو گے تو صحت یاب ہو جاؤ گے۔"

حضرت ایوب علیہ السلام نے نسخہ پوچھا تو بیوی نے کہا "وہ ایسا نسخہ ہے کہ تم انکار کرو گے لیکن میرے خیال میں تم کو انکار نہیں کرنا چاہئے کیونکہ تم اس نسخے کے دونوں اجزا علاج کے لئے استعمال کرو گے۔"

حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا۔ "مجھے نسخے کے دونوں اجزا بتا تو سہی۔"

رحیمہ نے رک رک کر کہا۔ "ایک ہفتے مسلسل سور کا گوشت کھائیں اور پھر شراب پی لیں۔ یہ مرض ان دونوں کے استعمال سے دور ہو جائے گا۔"

حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا۔ "رحیمہ! یہ آج تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ میں صحت یابی کے لئے سور کا گوشت کھاؤں اور شراب پیوں! یہ کس طرح ممکن ہے۔ پہلے تو تمہارے کٹے ہوئے بالوں نے مجھے دکھ پہنچایا تھا اور اس خبر سے صدمہ پہنچا تھا کہ یہ بال چوری کرنے کے جرم میں کاٹے گئے ہیں۔ اب تم سور کا گوشت کھلانے اور شراب پلانے پر مصر ہو۔ یہ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔؟ میں نے قسم کھائی تھی کہ جب میں صحت یاب ہو جاؤں گا تو تم کو سزا کے طور پر سو لکڑیاں ماروں گا۔ آج میں اپنی اس قسم کی تجدید کرتا ہوں کہ صحت یاب ہو جانے کے بعد تم کو سو لکڑیاں ضرور ماروں گا۔"

رحیمہ نے کہا۔ "جس بزرگ نے مجھے تمہاری [illegible] کا نسخہ بتایا

ہے وہ اپنی وضع قطع اور صورت شکل سے انتہائی پارسا معلوم ہوتا تھا۔"

حضرت ایوب علیہ السلام نے اس بزرگ کا حلیہ پوچھا تو یہ حلیہ اسی بزرگ کا نکلا۔ جس نے حضرت ایوب علیہ السلام کو یہ خبر دی تھی کہ ان کی بیوی نے چوری کی اور اس جرم میں ان کے بال کاٹ دیئے گئے۔ انہوں نے افسوس کرتے ہوئے کہا۔ "حیف صد حیف کہ ابھی تک شیطان نے ہمارا پیچھا نہیں چھوڑا۔ وہ ہم دونوں کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے شیطان لعین کے مقابلے میں پناہ کا طلب گار ہوں۔ میں نے بہت مشکل حالات میں اپنے ایمان کو بچائے رکھا ہے مگر شیطان بدستور میرا پیچھا کر رہا ہے۔ جب تک تیری مدد شامل حال نہ ہوگی میں کس طرح محفوظ رہوں گا۔"

شیطان کا یہ وار بھی خالی گیا مگر وہ ہمت نہ ہارا اور اللہ سے یہی کہتا رہا۔ "تیرے بندے ایوب کو گمراہ کر کے رہوں گا۔ وہ ایک نہ ایک دن اپنے کسی عمل سے یا اپنی زبان سے تیری تحقیر ضرور کرے گا۔"

اللہ کی طرف سے شیطان کو بدستور اجازت دی گئی۔ "تجھے اختیار ہے، وہی اختیار جو تجھے سات سال پہلے دیا گیا تھا مگر ایوب کی جان پر تجھے کوئی اختیار نہیں دیا گیا۔ اپنی کوششیں کرتا رہ۔"

آبلوں سے پانی رستا رہا پھر ان آبلوں میں کیڑے بھی پڑ گئے اور ان کی اذیتوں میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا۔ یہ کیڑے ان کو کاٹتے رہے جس سے ان کی نیند بھی جاتی رہی۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام یہ دکھ اٹھارہ سال تک جھیلتے رہے۔

ان کے پاس کوئی اور دل بہلانے کا مشغلہ تو تھا نہیں۔ یہ اپنے زخموں کے کیڑے دیکھتے رہتے تھے۔ انہیں یہ احساس ہوا کہ ان کیڑوں کی غذا ان کے زخموں میں ہے۔

اس رحم دل انسان کو یہ سکون ملا کہ ان کے وجود سے کچھ جاندار فائدہ اور ان کے زخموں کے گوشت پر زندہ ہیں۔ اس صبر و شکر کی سوچ کے دوران حضرت ایوب علیہ السلام نے دیکھا کہ زخم کا ایک کیڑا پھسل کے زمین پر گر گیا ہے، انہیں بہت دکھ پہنچا۔ اسے اٹھا کے دوبارہ زخم پر رکھ لیا اور کہا۔ "جب تیری غذا یہاں موجود ہے تو اسے چھوڑ کے تو کہیں اور کیوں جاتا ہے۔ جب تک یہ زخم ہے، یہیں رہ اور اپنی خوراک حاصل کرتا رہ۔"

اب اس کیڑے نے زیادہ شدت سے کاٹنا شروع کر دیا۔ جس سے اتنی تکلیف بڑھ گئی کہ ان کیلئے تقریباً ناقابل برداشت ہو گئی۔ یہ بے چین تلملاتے رہے اور اللہ سے اپنا حال بیان کیا۔ "اے اللہ! مجھے بے حد

نام بھی ایوب ہے۔"

رحیمہ نے انہیں غور سے دیکھا اور کہا۔"اٹھارہ سال پہلے میرے شوہر ایوب بھی ایسے ہی ہوتے تھے مگر تم زیادہ خوب صورت ہو، تم میرے شوہر نہیں ہو سکتے، وہ بیمار تھے تم صحت مند ہو۔"

حضرت ایوب علیہ السلام نے چشمے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔"جب تم اپنے بیمار شوہر کو یہاں چھوڑ کر گئی تھیں تو کیا اس وقت یہ چشمہ یہاں موجود تھا۔؟"

رحیمہ نے جواب دیا۔"چشمہ تو یہاں نہیں تھا، یہ کہاں سے آ گیا۔؟"

حضرت ایوب علیہ السلام نے پورا واقعہ سنایا اور کہا۔"میں اس میں نہایا، اس کا پانی پیا اور صحت یاب ہو گیا پھر میرے جسم پر ایک چادر ڈال دی گئی۔"

رحیمہ نے اللہ کا شکر ادا کیا، ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

شیطان اپنی اٹھارہ سالہ کوششوں میں ناکامی کے بعد چاہتا تھا کہ اسے اور موقع دیا جائے مگر اب اللہ تعالیٰ کو حضرت ایوب علیہ السلام کو مزید آزمائش میں ڈالنا منظور نہیں تھا۔ ایک بگولا نمودار ہوا اور اس میں سے آواز سنائی دی۔"یہ کون ہے جو نادانی کی باتوں سے مصلحت پر پردہ ڈالتا ہے، تو کہاں تھا جب میں نے زمین کی بنیاد ڈالی تھی۔ تو دانش مند ہے تو اس کا جواب دے۔ کیا تجھے معلوم ہے کہ کس نے زمین کی ناپ ٹھہرائی یا کس نے اس میں سے سوتا جاری کیا۔ کس چیز پر زمین کی بنیاد رکھی گئی اور کس نے پتھروں کے کوہان اٹھائے، کیا تو نے اپنی زندگی میں کبھی بھی صبح پر حکومت کی ہے اور فجر کو اس کی اصل جگہ بتائی کہ وہ زمین کے کناروں پر جا کے قبضہ کر لے۔ اگر تو یہ سب جانتا ہے تو بتا کہ نور کے مسکن کا راستہ کہاں ہے۔؟ تاریکی کا اصل مقام کہاں ہے۔؟ بتا بارش کا باپ کون ہے؟ اور شبنم کے قطرے کس سے تولد ہوئے؟ یخ کس کے بطن سے نکلی۔؟ باطن میں حکمت کس نے رکھی ہے اور دل کو دانش کس نے بخشی ہے۔؟ میں تجھ سے پوچھتا ہوں اور تو مجھے بتا۔ کیا تجھ میں اتنی جرأت ہے کہ میرے انصاف کو باطل ٹھہرائے۔؟ کیا تو مجھے مجرم ٹھہرائے گا تاکہ تو خود کو حق پر ثابت کرے۔؟"

حضرت ایوب علیہ السلام پر کپکپی طاری ہو گئی اور وہ ڈرے کہ کہیں اللہ ان سے پھر ناراض تو نہیں ہو گیا اور انہیں دوبارہ کسی عذاب میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔ انہوں نے نہایت عاجزی سے جواب دیا۔"اے اللہ! میں جانتا ہوں کہ تو سب کچھ کر سکتا ہے اور کسی میں اتنی قدرت نہیں کہ تیرا ارادہ روک دے، وہ کون ہے جو نادانی سے مصلحت پر پردہ ڈالتا ہے۔ یہ کس طرف اشارہ ہے، میں نہیں سمجھا مگر میں نے جو نہیں سمجھا وہی کہہ دیا۔ یعنی ایسی باتیں جو میرے لئے نہایت عجیب تھیں جن کو میں نہیں جانتا تھا۔ میں تیری منت کرتا ہوں سن، میں کچھ کہوں گا۔ میں تجھ سے سوال کروں گا تو مجھے بتا، میں نے تیری خبر کان سے سنی تھی پر اب میری آنکھ تجھے دیکھتی ہے۔ مجھے اپنے آپ سے نفرت ہے اور میں خاک اور راکھ میں توبہ کرتا ہوں۔"

اس عاجزی اور انکساری کا یہ اثر ہوا کہ حضرت ایوب علیہ السلام کو اللہ نے پہلے سے زیادہ نواز دیا۔ حیرت انگیز طور پر مال و زر میں اضافہ ہوا۔ اللہ نے اور اولادیں بھی دیں۔ مویشی پہلے کے مقابلے میں دگنے ہو گئے، اسی نسبت سے نوکر چاکر بھی بڑھ گئے۔

جن دوستوں نے حضرت ایوب علیہ السلام سے بڑی بحث کی تھی اور انہیں دلیلوں سے گناہگار ٹھہرانے کی کوشش کی تھی، ان تینوں میں سے الی فز تیمانی کو خدا نے مخاطب کیا۔"میرا غضب تجھ پر اور تیرے دونوں دوستوں پر بھڑکا ہے کیونکہ تو نے وہ بات نہ کہی جو حق تھی جب کہ میرے بندے ایوب نے حق بات کہی۔ پس اب تم تینوں اپنے ساتھ سات بیل اور سات مینڈھے لے کر میرے بندے ایوب کے پاس جاؤ اور اپنے لئے قربانی پیش کرو پھر میرا بندہ ایوب تمہارے لئے دعا کرے گا اور اسے میں قبول کروں گا۔"

چنانچہ تینوں دوست قربانی کے جانور لے کر حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس پہنچے، ان سے معافی چاہی اور کہا۔"اے ایوب! اللہ ہمیں اس وقت تک معاف نہیں کرے گا جب تک تم صدق دل سے ہمیں معاف کرو گے۔"

حضرت ایوب علیہ السلام نے ساتھ لائے ہوئے مویشیوں کو دیکھا اور پوچھا۔"ان کا کیا مصرف ہے۔؟"

تیمانی نے جواب دیا۔"ہم تینوں اللہ کے حکم سے تمہارے پاس آئے ہیں اور یہ اللہ ہی کا حکم ہے کہ ان جانوروں کو تمہارے پاس لائیں اور ان کی قربانی پیش کریں۔ اب تم ہم تینوں کو صدق دل سے معاف کر دو اور ہماری طرف سے ان جانوروں کی قربانی کرو تاکہ اللہ ہم سے راضی ہو جائے۔"

حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنے تینوں دوستوں کو معاف کر دیا۔

حضرت ایوب علیہ السلام [illegible] ذہن میں ابھی تک وہ قسم تھی جو انہوں

نومسلموں کی کہانی

نومسلموں کی زبانی

> ”میرے ذہن میں اکثر تثلیث کے بارے میں سوال پیدا ہوتے تھے کہ ہم عیسیٰ علیہ السلام کی عبادت کیوں کرتے ہیں، براہ راست اللہ تعالیٰ کی عبادت کیوں نہیں کرتے؟ عیسیٰ علیہ السلام کی ذات پر ہی زور کیوں دیا گیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی ذات کو اہمیت کیوں نہیں دی جاتی۔“

میں نے ارکنساس (امریکہ) میں اپنے والدین کے گھر جنم لیا، جو ارکنساس ہی میں پیدا ہوئے تھے۔ ماضی میں جہاں تک میں جھانک سکتی ہوں، اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ میری فیملی کے بزرگ جنوبی ریاستوں سے یہاں آکر آباد ہوئے، میری ساری پرورش ایک فارم پر ہوئی، جہاں صبح سویرے اٹھ کر بڑی تعداد میں گایوں کا دودھ دوہنا ہوتا ہے۔ مرغیوں کو خوراک دینی ہوتی ہے اور روزمرہ کے دیگر کام کرنے ہوتے ہیں۔ میرا باپ ایک بپٹسٹ منسٹر (چرچ کا پادری) تھا۔ بپٹسٹ Baptist عیسائیوں کا ایک فرقہ ہے، جیسے کیتھولک اور میتھوڈسٹ وغیرہ۔ یہ تمام عیسائی مذاہب ہیں، مگر مختلف نظریات و مسالک کے حامل ہیں۔ یہ بالکل ایسے ہی ہیں، جیسے مسلمانوں میں شیعہ اور سنی۔ اس سلسلے میں مجھے آپ سنی کہہ سکتے ہیں۔ جس قصبے میں میری رہائش تھی وہاں سب گوری نسل کے لوگ آباد تھے اور سارے کے سارے عیسائی تھے، اس لئے میں کسی دوسرے مذاہب اور کلچر سے متعارف نہ ہو سکی۔ لیکن مجھے ہمیشہ یہ تعلیم دی گئی کہ اللہ نے ہم سب انسانوں کو برابر پیدا کیا ہے، رنگ، نسل، کلچر اور مذہبی ذات میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ بعد میں مجھ پر منکشف ہوا کہ ایسی تبلیغ کرنا اور تعلیم دینا، اس وقت تک ان کے لئے آسان ہے، جب تک وہ الگ تھلگ رہیں اور دنیا کے دوسرے مذاہب ان کی دنیا میں داخل نہ ہوں۔ پہلی بار میں نے کسی مسلمان کو اس وقت دیکھا جب یونیورسٹی آف ارکنساس کے کالج میں داخل ہوئی۔ مسلمان لڑکیاں مختلف قسم کے عجیب وغریب لباس پہنے ہوئے تھیں، جب کہ لڑکے سروں پر تولئے (عمامے) پہنے ہوئے اور رات کا لباس (night gowns) پہنے ہوئے تھے۔ مجھے اعتراف ہے کہ میں بڑی دیر تک ان کو ٹکٹکی باندھے دیکھتی رہی۔ پہلی بار جب مجھے ایک مسلمان لڑکی سے ملاقات کرنے کا موقع ملا تو اس سے سوال پوچھتے ہوئے میں نے اطمینان محسوس کیا۔ اس کی باتوں نے میرے قلب اور دماغ میں ایک پیاس کا احساس پیدا کیا۔

میں اس لڑکی کو کبھی نہیں بھلا سکتی۔ اس کا تعلق فلسطین سے تھا۔ میں اس کے پاس گھنٹوں بیٹھی اس کے مذہب اور کلچر کی کہانیاں سنتی رہتی۔ جس چیز نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا، وہ اس کا مذہب ”اسلام“ تھا۔ یہ لڑکی اندر سے انتہائی مطمئن تھی۔ میں نے ایسی مطمئن، پرسکون اور پراعتماد شخصیت اپنی زندگی میں نہیں دیکھی۔ مجھے آج بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء علیہم السلام کے بارے میں اس کی بتائی ہوئی ہر بات یاد ہے، اگرچہ اس کا آج تک میں نے کسی سے اظہار نہیں کیا۔ میرے ذہن میں اکثر ”تثلیث“ کے بارے میں سوال پیدا ہوتے تھے کہ ہم عیسیٰ علیہ السلام کی عبادت کیوں کرتے ہیں، براہ راست اللہ تعالیٰ کی عبادت کیوں نہیں کرتے؟ عیسیٰ علیہ السلام کی ذات پر ہی زور کیوں دیا گیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی ذات کو اہمیت کیوں نہیں دی جاتی ہے؟

اسلام سے متعلق مجھے قائل کرنے کے لئے صرف یہی دین حق کافی ہے جو مجھے جنت میں لے جا سکتا ہے، میری دوست نے وہ سب کچھ کیا، جو وہ کرسکتی تھی۔ اس نے مجھے بتایا کہ اسلام کوئی عام مذہب نہیں ہے، بلکہ انسان کے لئے یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ میری دوست نے چھ ماہ بعد اپنی گریجویشن مکمل کرلی اور واپس فلسطین چلی گئی۔ فلسطین پہنچنے کے چند دو ہفتے بعد ہی اسے اس کے گھر کے باہر قتل کر دیا گیا۔ اس کی موت کی خبر سے مجھے شدید صدمہ ہوا۔ میں نے محسوس کیا جیسے میرے بدن کا ایک حصہ مرگیا ہو، جب وہ اپنے گھر واپس جارہی تھی تو ہم جانتے تھے کہ اس دنیا میں شاید ہی ہم ایک دوسرے سے دوبارہ مل سکیں۔ جاتے وقت اس نے ایک انتہائی اہم بات بڑے یقین سے کہی تھی کہ وہ اگلے جہاں جنت میں مجھے ملے گی۔

اس کے بعد مشرق وسطیٰ کے کئی افراد سے میری ملاقات اور دوستی ہوئی۔ میری دوست کی موت سے مجھے جو صدمہ پہنچا تھا اس صدمہ کو برداشت کرنے کے لئے انہوں نے میری بڑی مدد کی۔ اس سانحے کے بعد میں

زبان سے بھی مجھے محبت ہوئی، یہ بہت ہی خوب صورت زبان ہے۔
میں گھنٹوں قرآن کے ٹیپس (tapes) سنتی، اگرچہ میں کبھی نہ سمجھ پائی کہ یہ کیا کہا جارہا ہے، آج بھی یہی صورت ہے کہ میں بڑی چاہت سے قرآن سنتی ہوں، اگرچہ کچھ سمجھ نہیں پاتی لیکن قرآن کی تلاوت میرے قلب اور روح کو اپنے اثر میں لے لیتی ہے۔ کالج میں عربی زبان سیکھنے کے لئے میرے پاس بالکل وقت نہیں تھا۔ کالج سے فارغ ہونے کے بعد جب میں اپنی کیمونٹی میں واپس آگئی تو مسلمانوں سے میرا مزید رابطہ نہ رہا لیکن میری روح میں اسلام کی جو طلب اور عربی زبان سے جو محبت پیدا ہوچکی تھی، اس نے مجھے کبھی نہ چھوڑا۔ اس کے باعث میرے والدین اور کئی دوستوں کا غصہ بھی بڑھا۔ والدین اور دوستوں کے رویے نے مجھے کنفیوژ کردیا، کیونکہ مجھے تو ہمیشہ یہ تعلیم دی گئی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی نظروں میں ہم سب برابر ہیں۔ میں سوچنے لگی کہ اس تصور مساوات میں میرے دوستوں اور فیملی کے لئے شاید کچھ استثنا ہو۔

یہ ۱۹۹۵ء کا موسم بہار تھا جب اللہ تعالیٰ نے میری زندگی میں ایک اور فرد کو داخل کیا۔ ایک مسلمان کو کیسا ہونا چاہئے، یہ فرد اس کا ایک خوبصورت نمونہ تھا۔ اس فرد کے باعث ایک بار پھر اسلام میرے ذہن پر چھا گیا۔ میں نے اس سے سوال پوچھنے شروع کردیے، پھر ایک دن پہلی بار مجھے مسجد بھی لے جایا گیا۔ یہ ایسی یادیں ہیں جو میرے ذہن پر نقش ہوکر رہ گئیں۔ اس نے اسلام سے متعلق مجھے جو بھی دیا میں نے پڑھ ڈالا، ٹیپس کو مسلسل سنا۔ یہ سلسلہ ۸ ماہ تک جاری رہا پھر وہ لمحہ آگیا، باطل کو چھوڑنے اور حق کو قبول کر لینے کا لمحہ۔ ۱۵ فروری ۱۹۹۶ء کو میں نے اسلام قبول کرلیا۔ (الحمد للہ) اسلام قبول کرلینے کے بعد آزمائشوں کا دور شروع ہوگیا۔ سب سے پہلی آزمائش میری منگنی کا ٹوٹنا تھا، میرے (مسلمان فلسطینی) منگیتر کے والدین نہیں چاہتے تھے کہ اس کی شادی کسی امریکی لڑکی سے ہو، اگرچہ ہمارے درمیان منگنی کا تعلق و رشتہ ختم ہوگیا پھر بھی میں اس کا احترام اور قدر کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے ثابت قدم رکھا اور میں انشاء اللہ اسلام کے راستے کو کبھی نہ چھوڑوں گی۔

جب میں نے ایک عرب یعنی غیر ملکی سے منگنی کی تو میرے والدین کو شدید جھٹکا لگا۔ انہوں نے میرے ساتھ بات چیت بند کردی۔ میری بیشتر امریکی سہیلیاں بھی مجھے چھوڑ گئیں۔ جب میں نے اسلام قبول کیا تو میری فیملی نے مجھے ذہنی امراض کے اسپتال لے جانا چاہا۔ جب وہ اس میں ناکام ہوگئے تو انہوں نے مجھ سے اظہار لاتعلقی کرلیا۔ وہ مجھے فون کرواتے کہ انہیں یقین ہے کہ میں دوزخ میں جلوں گی۔ میری اکثر سہیلیاں بھی اپنے فون پر اسی قسم کی تمنا کا اظہار کرتیں، اگرچہ اس سے مجھے شدید دکھ پہنچا۔ میرے اور میرے گھر والوں میں کئی اختلاف پیدا ہوگئے تاہم میں پھر بھی ان سے دل کی گہرائیوں سے محبت کرتی ہوں، اللہ کا شکر ہے جس نے میرے ایمان کو قوت بخشی اور مضبوط بنایا۔

سعودی عرب میں بم دھماکوں کے دو روز بعد آخری بار میری اپنے گھر والوں سے بات ہوئی، میرے انکل اور کزن ان بم دھماکوں میں مارے گئے تھے۔ میرے گھر والوں نے مجھے یہ خبر سنانے اور بتانے کے لئے فون لیا تھا کہ مرنے والے میرے عزیز مجھ سے بہت محبت کرتے تھے۔ اور ان کا خون میرے اور میرے "دہشت گرد دوستوں" کے سر پر ہے۔ میں کئی دنوں تک روتی رہی، اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے استقامت بخشی اور میرا ایمان قائم رہا۔

بم دھماکوں کے چار دن بعد کی بات ہے کہ ایک دوپہر کو جب میں اپنے گھر واپس لوٹی تو میں نے دیکھا کہ میرے گھر کی کھڑکیوں پر فائرنگ کی گئی ہے اور میری ایک گاڑی پر "دہشت گردوں سے محبت کرنے والی (terrorist lover)" پینٹ کیا ہوا ہے۔ پولیس میری کسی قسم کی مدد کرنے کو تیار نہ تھی۔ اسی رات جب میں انٹرنیٹ کے "مسلم چاٹ" پر گپ شپ کر رہی تھی میں نے فائرنگ کی آواز سنی۔ پہلے حملے میں جو کھڑکیاں بچ گئی تھیں اب دوسرے حملے میں انہوں نے سب کو تہس نہس کرکے رکھ دیا باہر جو میرے پیارے پیارے جانور تھے ان سب کو بھی انہوں نے مار دیا۔ پولیس آئی اور مجھ سے کہا کہ "جب تک حملہ آوروں کی شناخت اور ان گاڑیوں کے بارے میں معلومات نہیں دی جاتی ہیں جن پر وہ آئے تھے، حملہ آوروں کا سراغ لگانا ناممکن ہے۔" میں نے ان سے التجا کی کہ وہ میری گاڑیوں کو چیک ہی کرلیں کہ سفر کے لئے ان میں کوئی خطرہ تو نہیں پیدا کردیا گیا۔ میں ہوٹل جانا چاہتی ہوں اور اس کے لئے میں محفوظ سفر کی خواہاں ہوں۔ انہوں نے مجھے صاف جواب دیدیا کہ وہ ایسا نہیں کرسکتے، کیونکہ ہمیں خدشہ ہے کہ تمہارے دہشت گرد دوستوں نے بھی ٹریپ کرنے کے لئے اندر بم نہ رکھ دیے ہوں۔ میں اللہ کے حضور سجدہ ریز ہوگئی اور رو رو کر اس سے رحم اور رہنمائی کی دعا کرنے لگی۔

اللہ نے بڑے ہی پیار سے جواب دیا۔ ایک رات کو پارکنگ لاٹ میں ایک نامعلوم شخص نے مجھ پر حملہ کردیا۔ اس نے مجھے پیٹنے، زخمی کرنے، میری کلائی اور پسلیاں توڑنے کی کوشش کی۔ اس آدمی کو پکڑ لیا گیا۔ آ

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

بابری مسجد سے متعلق ہائی کورٹ کا جب فیصلہ آیا تو سبھی مسلمانوں کو افسوس ہوا اور صرف مسلمانوں ہی کو نہیں ان ہندوؤں کو بھی صدمہ پہنچا جو صاف ستھرا ذہن رکھتے ہیں اور جنہیں اپنے ملک کی عدلیہ پر وشواس بھی ہے۔ وہ بھی ہائی کورٹ کے فیصلے کو ہضم نہ کر سکے۔ میں اور میرے احباب بھی اس فیصلے پر حیران تھے اور ماتم کناں بھی۔ اس فیصلے کے بعد میں نے اپنے دوستوں کی ایک ہنگامی میٹنگ طلب کی۔ ایک آدھ کو چھوڑ کر میں نے جتنے احباب کو طلب کیا تھا سبھی چلے آئے۔ بابری مسجد کی شہادت کا جتنا غم ہوا تھا اس سے بھی زیادہ غم ہائی کورٹ کے اس فیصلے کو سن کر ہوا۔ سبھی نے اپنے کلیجوں کو اپنے ہاتھوں میں رکھتے ہوئے کہا کہ اب تو ہم مسلمانوں کو کچھ کرنا ہی پڑے گا اور فرضی صاحب آپ کو اب ملک کی سرگرم سیاست میں اب حصہ لینا ہی پڑے گا۔

میرے اکثر احباب بہت جذباتی ہو رہے تھے اور ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ایودھیا میں پہنچ کر بابری مسجد کو راتوں رات تعمیر کر ڈالیں۔ میرے ایک دوست جو ہمیشہ آگے سے صوفی اور پیچھے سے کریجویٹ محسوس ہوتے ہیں انہوں نے تو سینہ ٹھونک کر یہ تک فرما دیا تھا کہ مجھے ڈر ہے کہ مسلم قوم مجھے اقدام نہیں کرنے دے گی ورنہ میرا ارادہ تو یہ تھا کہ اپنی شریک حیات کے ہمراہ ایودھیا پہنچ جاؤں اور بابری مسجد کا سنگ بنیاد رکھ دوں۔ اس طرح کے جذبوں اور ولولوں کو دیکھ کر میرا بھی دل یہ چاہتا تھا کہ میں بھی بغیر پروں کے آسمان پر اڑا اڑا پھروں۔ اس بار تو بانو نے بھی کہہ دیا تھا کہ تم سچ مچ کے نیتا بن جاؤ اور ظلم کے خلاف آواز اٹھاؤ۔ حالانکہ وہ ملک کی موجودہ سیاست کو دھاندلی بازی قرار دیتی تھی اور اس کا یہ عقیدہ تھا کہ جو شخص نیتا بن جاتا ہے وہ راہ آدمیت سے کٹ جاتا ہے اور اس کے اندر حیوانیت کے جراثیم آخری حد تک پیدا ہو جاتے ہیں لیکن ہائی کورٹ کے فیصلے کے بعد اس کو ایسا لگا کہ اگر مسلمانوں میں قیادت کا فقدان رہا تو کل [illegible]

دن مسجد [illegible] ایمان اور [illegible] وجہی [illegible] درپیش ہو جائیں اس لئے اس نے میری کمر تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ اب تم میدان سیاست میں آنے کے لئے لنگوٹ کس لو۔ لیکن تمہیں ایسا ویسا نیتا نہیں بننا ہے بلکہ ایسا نیتا بننا ہے کہ جس کی ایمانداری مرنے کے بعد بھی قائم رہے۔ بس اس کے اس مخلصانہ مشورہ کے بعد میں نے اپنے ان دوستوں کی میٹنگ طلب کر لی جن کو دیکھ کر کم سے کم ایک مرتبہ تو اللہ میاں کی یاد ضرور آ جاتی ہے۔ اس میٹنگ میں صوفی البلاغ نے تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگر ہم نے متحد ہو کر اس طرح کے عدالتی فیصلوں کے خلاف احتجاج نہیں کیا تو پھر ایک دن ہمارے محلوں کی مسجدیں بھی محفوظ نہیں رہیں گی۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم آپس کے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر میدان میں کود پڑیں اور بابری مسجد کو وہیں بنوانے کی جدوجہد کریں جہاں وہ پہلے بنی ہوئی تھی اور اس کام کے لئے ہمیں ایسی جماعت بھی تشکیل دینی چاہئے۔ جو حکومت کا ناک میں دم کرنے کے لئے شور وغل مچا سکے۔ ان کی تقریر کے دوران جب سامعین پوری طرح سکتے میں تھے، شاید وہ صوفی البلاغ کے جملہ سمجھنے سے قاصر تھے اسی وقت حکمت عملی سے کام لیتے ہوئے میں نے بآواز بلند کہا۔ نعرۂ تکبیر۔ میرا یہ نعرہ سن کر وہ لوگ بھی بیدار ہو گئے جو گہری نیند میں تھے اور اس کے بعد ہر طرف سے اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔

یہ منظر دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا کہ ہماری قوم ابھی زندہ ہے۔ نعرۂ تکبیر کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ قوم کے جن نوجوانوں نے کبھی اللہ کو بڑا نہیں سمجھا جنہوں نے اپنی زندگی میں ہمیشہ لیڈروں کو، منسٹروں کو، سرکاری دفتروں کو یا ازراہ مجبوری مزاروں اور درگاہوں ہی کو اہمیت دی ہے وہ بھی بے اختیار اللہ اکبر کہنے پر مجبور ہوتے ہیں اور فضا کی ٹھنڈک ماہ جون کی گرمی میں بدل جاتی ہے۔ آپ یقین کیجئے کہ نعرۂ تکبیر کے بعد میں نے اپنی آنکھوں سے ایک ایسے شخص کو بھی اللہ اکبر کہتے ہوئے دیکھا ہے جو ناک نقشے سے

خالص یہودی محسوس ہوتے ہیں اور جن کے آباؤ اجداد نے کبھی بھی اللہ تعالیٰ ... اسلام کی حقانیت کا اعتراف کم سے کم عملاً تو نہیں کیا۔ وہ بھی اپنا۔ تھم اٹھا اٹھا کر اللہ اکبر کہہ رہے تھے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ یہ میٹنگ جو اتحاد و اتفاق کے لئے منعقد کی گئی تھی وہ اچھے خاصے اختلاف کے ساتھ ختم ہوئی اور کسی ایک موقف پر ہم لوگ متحد نہ ہو سکے۔ کوئی مشرق کی طرف پرواز کر رہا تھا اور کوئی مغرب کی طرف کوئی دریائے شمال میں غوطے لگا رہا تھا اور کوئی دریائے جنوب میں۔ دوران میٹنگ اس قدر چھیں چھیں ہوری تھی کہ بس توبہ ہی بھلی۔ اختلاف رائے بری چیز نہیں ہے۔ اختلاف رائے سے ذہن کے دریچے کھلتے ہیں اور روح میں ایک طرح کی بیداری پیدا ہوتی ہے لیکن ہم مسلمانوں میں اختلاف رائے کے نام پر ایک دوسرے کی مخالفت شروع ہو جاتی ہے اور ہم ایک دوسرے کی پگڑی اچھالنے میں معروف ہو جاتے ہیں۔ میٹنگ کے دوران کسی کی رائے یہ تھی کہ یہ ملک ہندوؤں کا ملک ہے اس کو جمہوری ملک سمجھنا خوش فہمی ہے اس ملک میں جو کچھ بھی مل جائے اس کو غنیمت سمجھنا چاہئے اور اس سے زیادہ کی توقع نہیں رکھنی چاہئے۔ کسی کی رائے یہ تھی کہ ہائی کورٹ کے فیصلے کو مان لینا ہی عافیت ہے۔ اب کوئی احتجاج کرنے کی ضرورت نہیں۔ کسی کی رائے یہ تھی کہ سپریم کورٹ میں اپیل کرنی چاہئے۔ مسلمانوں کو سپریم کورٹ میں ضرور انصاف ملے گا۔ میٹنگ کے دوران کچھ لوگ چپ بیٹھے تھے لیکن وہ بھی اپنے کردار و عمل کے اعتبار سے سنجیدہ نہیں تھے ان میں اکثریت بدنیت محسوس ہوئی تھی وہ حالات کا رخ دیکھ رہے تھے اور اس کا کوئی ایسا فائدہ اٹھانے کی فکر میں تھے جس سے سانپ خود مر جائے اور لاٹھی اٹھانے کی ضرورت نہ پڑے۔ میں اپنے دوستوں کا شور و غل سن کر بہت پریشان تھا میں سب کو خاموش کرنے کے لئے چیخ رہا تھا لیکن کسی پر بھی جوں نہیں رینگ رہی تھی اور سب اس طرح اپنی رائے ٹھونسنے کے لئے شور مچا رہے تھے کہ جیسے ان سے بڑا فلسفی کوئی نہیں اور جیسے ان سے زیادہ عقل کی بات کسی کی کھوپڑی میں نہیں آسکتی۔ صوفی بدالدجی سنجیدگی میں امام وقت مانے جاتے ہیں لیکن وہ بھی اس وقت اس قدر آپے سے باہر ہو رہے تھے کہ کئی بار اوٹ پٹانگ بکتے ہوئے ان کا چشمہ زمین پر گر گیا تھا اور کئی بار ان کی داڑھی مولوی اذا جا کی داڑھی میں الجھتی الجھتی رہ گئی تھی۔ ان کا دعویٰ یہ تھا کہ سپریم کورٹ میں جا کر جو تھوڑی بہت زمین ہاتھ لگ گئی ہے وہ بھی ہاتھ سے جاتی رہے گی اس لئے ہائی کورٹ کے فیصلے کو تسلیم کر لو اور حکومت وقت کا شکریہ ادا کرو [illegible] کا بہتر حل

بذریعہ عدالت نکال دیا ہے۔ میں نے ان سے کہا تھا صوفی جی! ہم آپ کی بات کو بالکل ہی بیکار نہیں سمجھ رہے ہیں۔ ایک رائے مشورے کی غرض سے جب کوئی میٹنگ ہوتی ہے تو اس میں سب کی سننی پڑتی ہے۔ اپنی بات کی اڑیچ اچھا وطیرہ نہیں ہے۔ میں نے کہا۔ صوفی جی! ہمیں اللہ میاں نے ایک زبان اور دو کان اسی لئے دیئے ہیں کہ ہم جتنا بولیں اس سے دگنا سننے کے لئے تیار رہیں۔ یہ طیرہ اچھا وطیرہ نہیں ہے کہ خود فی سیکنڈ سو الفاظ کی رفتار سے زبان چلاتے رہو اور دوسرے کا ایک لفظ بھی سننے کے لئے تیار نہ ہو۔ صوفی جی! آپ کو دیکھ کر تو خدا بھی فکر عقبی میں مبتلا ہو جاتے ہیں لیکن اس میٹنگ میں، میں یہ محسوس کر رہا ہوں کہ آپ سب سے زیادہ غیر سنجیدہ نظر آرہے ہیں۔ صوفی بدالدجی مجھ سے الجھ گئے اور انہوں نے اپنی غلطی کو محسوس نہیں کیا اس وقت میں یہ سوچنے پر مجبور تھا کہ اس قوم کے سنجیدہ ترین لوگوں کا جب یہ حال ہے تو وہ لوگ جنہیں سنجیدگی اور متانت کا کوئی سارٹیفکٹ ملا ہوا نہیں ہے وہ غیر سنجیدگی کے میدان میں جتنی بھی اچھل کود کریں کم ہے۔ ہم مسلمان ایک مسئلے میں متحد اور متفق نہیں ہو سکتے زندگی کے لاکھوں مسائل میں ہم سے اتفاق اور اتحاد کی امید رکھنا شاید فضول ہی ہوگا۔ ایک بہت بڑی خامی ہم میں اور ہمارے خود ساختہ قائدوں میں یہ بھی ہے کہ ہم اور ہمارے قائدین یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ہی اس لاوارث قوم کے واحد نمائندے ہیں۔ قوم کے کسی غم اور کسی درد میں شریک نہ ہو جانے کے باوجود ہم ابھی اس دعوے کی جگالی کرتے رہتے ہیں کہ بس ہم ہی قوم کے پاسبان ہیں اور ہم ہی قوم کے واحد ٹھیکیدار۔ اس کھوکھلے دعوے نے بھی ہمیں آخری حد تک گمراہ کر رکھا ہے اور وہ قوم جو بے چاری عقل کے اعتبار سے بالکل ہی نابینا ہے ان دعوؤں پر ایمان لاکر بدنصیبی اور محرومی کے ان غاروں تک پہنچ گئی ہے جہاں یاس و قنوط کی تاریکیوں کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔ آپ تو جانتے ہی ہیں کہ میرے احباب چندے آفتاب اور چندے ماہتاب کے مترادف ہیں۔ میرے دوستوں کا پورا گروپ مولویوں اور صوفیوں پر مشتمل ہے لیکن یہ سب بھی کسی ایک موقف پر متفق نہیں ہو سکے۔ اس میٹنگ کے دوران جب ہر طرف سے شور و غل مچ رہا تھا اور جب میرے احباب ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے میں اور اپنی اپنی بات کی اڑیچ میں معروف تھے مجھے پوری طرح اندازہ ہو گیا کہ ہزار مینڈکوں کو ایک ٹوکری میں رکھنا آسان ہے لیکن سو مسلمانوں کو کسی ایک مسئلے پر متحد کرنا ناممکن ہے۔ جب سے سیاست ہر گھر کی منڈیروں پر اپنے چراغ روشن کرنے لگی ہے اور جب سے مسٹر عقل صاحب ہر گھر کی باندی

نی ہوئی ہیں تب سے ہر داڑھی والا خود کو امام ابو حنیفہ اور ہر داڑھی منڈا خود ارسطو کا داماد سمجھنے کے خبط میں مبتلا ہے۔ جسے بھی دیکھو وہ یہ سمجھتا ہے کہ بس وہی سچ بول رہا ہے بس وہی صاحب عقل ہے۔ اور جب سے اس طرح کی صورت حال پیدا ہوئی ہے تب سے یہ امت طرح طرح کے افتراق، انتشار میں مبتلا ہو کر رہ گئی ہے۔ بہ مشکل تمام یہ طے پایا تھا کہ ایک سیاسی پارٹی تشکیل دینی پڑے گی اور اس کا نام جمعیۃ القوم رکھا جائے گا۔ میرے احباب میرے ایک اشارے پر چلتے ہیں اور اپنے گھریلو مسائل میں بھی مجھ سے مشورہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں لیکن میں نے انہیں جب بھی کسی ملی مسئلے کے لئے مدعو کیا ہے ان میں اسی طرح جوتم پیزار ہوئی ہے، جس طرح آج کی میٹنگ میں ہوئی تھی۔ سو میں صرف ایک درجن احباب نے اس بات سے اتفاق کیا کہ ایک جماعت بننی چاہئے جو اپنے مسائل ایوان بالا تک پہنچائے پھر ان ایک درجن دوستوں میں بھی کبھی تنظیم کا نام رکھنے پر اور کبھی تنظیم کی صدارت پر اختلاف شروع ہوا لیکن پاک پروردگار کا کرم ہے کہ اس اختلاف پر میں نے قابو پالیا۔ اور اسی مجلس میں تنظیم کا نام جمعیۃ القوم رکھ دیا گیا اور سبھی کی رائے سے مجھے تنظیم کا صدر بنا دیا گیا ہے۔ دوستوں کا کہنا تھا کہ صدارت کے لئے مجھ سے زیادہ کوئی موزوں نہیں ہے مجھے سیاست کے کچھ تجربات بھی ہیں اور جب جوڑ توڑ کی صلاحیت بھی کر لیتا ہوں جب کہ آپ تو جانتے ہیں کہ میں نے جب بھی میدان سیاست میں دوڑ لگانے کی کوشش کی ہے تو میں منہ کے بل گرا ہوں کئی الیکشن لڑ چکا ہوں لیکن جیتنے کے قریب بھی نہیں پہنچ سکا۔ اور جہاں تک جوڑ توڑ کرنے کی بات ہے وہ صلاحیت بھی میرے اندر نہیں ہے اگر جوڑ توڑ کی صلاحیت ہوتی تو میرے احباب کسی میٹنگ میں اس درجہ منتشر نہ ہوتے میں ان کو کسی ایک موقف پر جمع کرنے میں کامیاب ہو جاتا اور جب میں اپنے ہم پیالہ اور ہم نوالہ دوستوں ہی پر اثر انداز نہیں ہو سکتا تو پوری قوم پر جوڑ توڑ کے ذریعہ کیسے اثر انداز ہو سکتا ہوں لیکن حسن ظن رکھنے والے دوستوں کے اصرار کے سامنے میری ایک نہیں چلی اور میں نے جمعیۃ القوم کی صدارت کے لئے حامی بھر لی۔

میٹنگ کے ختم ہونے کے بعد جب میں بانو کے پاس پہنچا تو بانو نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کس قدر شور مچ رہا تھا۔ آپ کے احباب کس بات پر لڑ رہے تھے۔؟

بانو، مسلمانوں کو لڑانے کے لئے کسی خاص موضوع کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ قوم تو کسی بھی بات پر باہم دست و گریباں ہو سکتی ہے۔

آخر کیوں؟ کیا بابری مسجد کا موضوع بھی ایسا ہے کہ اس پر مسلمان متفق نہ ہوں۔؟

جی ہاں بیگم صاحبہ! بابری مسجد کے موضوع پر بھی یہ مسلم قوم متحد الخیال نہیں ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ ہائی کورٹ نے فیصلہ صحیح دیا اور اس فیصلے کو مان لینا چاہئے، کوئی کہتا ہے کہ یہ فیصلہ غلط ہے اس کو مسترد کر دینا چاہئے، کوئی کہتا ہے کہ بابری مسجد وہیں بننی چاہئے اور کوئی کہتا ہے کہ ایودھیا میں مسجد بنا کر کیا فائدہ۔ مسجد اگر بن گئی تو وہاں آباد کیسے ہوگی، کوئی کہتا ہے کہ مسلمانوں کو سپریم کورٹ میں اپیل کرنی چاہئے، کوئی کہتا ہے کہ اس اپیل سے کیا فائدہ ہوگا کیا سپریم کورٹ میں فرشتے بیٹھے ہوئے ہیں۔ سپریم کورٹ کے جج صاحبان بھی تو ہندو ہی ہوں گے اور وہ بھی آستھا کو نظر انداز کر کے کیسے کوئی فیصلہ کریں گے۔

بات تو ٹھیک ہی ہے۔" بانو نے کہا" پھر میٹنگ کس نتیجے پر پہنچی۔

بیگم بس فیصلہ یہ ہوا کہ ایک جماعت تشکیل دی جائے جو ایسے سلگتے مسائل کے لئے حکومت کا دروازہ کھٹکھٹائے۔ چنانچہ جمعیۃ القوم کے نام سے ایک جماعت بن گئی ہے اور میں اس کا صدر منتخب ہو گیا ہوں۔ دعا کرو کہ میں قوم کے حسن ظن پر پورا اتر سکوں دوسری میٹنگ کب ہوگی۔" بانو نے پوچھا۔

دوسری میٹنگ انشاء اللہ کل عشاء کے بعد ہوگی۔" میں نے جواب دیا" اس میٹنگ میں جمعیۃ کے دفتر اور ممبر سازی کے طور طریقوں پر غور کیا جائے گا۔ یہ دوسری میٹنگ صوفی تلوار علی جنگ کی صدارت میں ہوگی۔

صوفی تلوار علی جنگ۔؟ بانو نے حیرت سے پوچھا۔

سمجھیں نہیں۔ وہی صوفی تلوار جن کو ایک مرتبہ فلموں میں کام کرنے کا خبط سوار ہوا تھا اور جو پتنگ بازی کے مقابلے میں اول آئے تھے۔

اچھا اچھا سمجھ گئی۔ یہ ابھی تک زندہ ہیں۔!

بیگم صاحبہ وہ تو اچھے خاصے بھلے چنگے ہیں اور مجھے تو انہیں دیکھ کر یہ شک ہوتا ہے کہ شاید کسی فارمولے کی بنیاد پر دوبارہ جوان ہوتے جا رہے ہیں۔ کیا فربہی ہے ایسا لگتا ہے جیسے گوشت کا ہمالیہ پہاڑ چلا آ رہا ہو۔

آج کل کیا کر رہے ہیں۔؟" بانو نے پوچھا"

وہی آبائی پیشہ پیری مریدی۔ بیگم اس خاندان کا یہی کمال ہے کہ کچھ بھی کر گزریں پھر انہیں آخر میں آ کر پیر و مرشد ہی بننا پڑتا ہے کیونکہ یہ سب مادر زاد پیر ہی ہوتے ہیں وہ الگ بات ہے کہ وقتی طور پر منگل پاپدھ بن جائیں۔

انسان اور

قسط نمبر: ۱۰۷

ابلیکا نے اس بار پر سکون، ملائم اور کسی قدر گنگناتی ہوئی آواز میں کہا۔ "اے یوناف! یہ حادثہ چھ ایسا بھی اہم نہیں کہ تم اس کے لئے یوں پریشان ہو جاؤ۔ تاہم جو ہونا تھا وہ کلوا نام کی بستی میں ایک خانہ بدوش قبیلے کے باعث ہو چکا ہے اور کلوا نام کی بستی کے لوگ تمہاری طرف سے مایوس ہو گئے ہیں اس لئے کہ ان کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ تم اکثر اچانک غائب ہو جایا کرتے ہو، لہٰذا تمہیں اپنا سردار بنانے کا اب ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ لہٰذا انہوں نے اپنے بیچ وہ جوان کو اپنا سردار بنا لیا ہے۔ اے یوناف میں تمہیں اس حادثے کی تفصیل نہ بتاؤں گی جو بحیرہ میرد کے کنارے نمودار ہوا ہے۔ تم وہاں پہنچو گے تو تمہیں خود ہی اس حادثے کی اطلاع ہو جائے گی۔"

یوناف نے کچھ سوچا پھر کہا۔ "اے ابلیکا! مجھے اس انکشاف کا قطعی کوئی ملال نہیں ہے کہ کلوا والوں نے میری جگہ کسی اور کو اپنا سردار بنا لیا۔ میں تو کلوا والوں کی اس سرداری سے پہلے ہی نالاں تھا۔ وہ تو ان کے مجبور کرنے پر میں نے اس کی حامی بھری تھی۔ انہوں نے اگر میری جگہ کسی اور کو اپنا سردار بنا لیا ہے تو قسم مجھے اپنے خداوند کی اس میں میرا اطمینان اور خوشی ہے کہ انہوں نے ایسا کر لیا ہے، ہاں اگر کسی خانہ بدوش قبیلے سے ان لوگوں کو کوئی نقصان پہنچا ہے تو میں ان کی خاطر اس خانہ بدوش قبیلے سے ضرور انتقام لوں گا۔ ہاں اگر تم اس حادثہ کی تفصیل مجھے یہاں نہیں بتانا چاہتی ہو تو وہاں پہنچ کر میں خود ہی پوچھ لوں گا کہ ان پر کیا بیت گئی ہے۔"

ابلیکا سے اس قدر کہنے کے بعد یوناف چند ساعتوں تک خاموش رہ کر کچھ سوچتا رہا پھر اس نے سمسون کو مخاطب کر کے کہا۔ "اے سمسون اب جب کہ تم ان فلستی جوانوں کا خاتمہ کر چکے ہو تو میں سمجھتا ہوں اب یہاں رہتے ہوئے تمہارے نئے خطرات بڑھ جائیں گے اور فلستی کسی نہ کسی طرح تمہیں ٹھکانے لگانے کی کوشش کریں گے۔ اس بنا پر میں تمہیں مشورہ دوں گا کہ تم یہاں سے کسی اور طرف نکل جاؤ اس طرح تم محفوظ رہ سکو گے اور اے سمسون! میرے ساتھ جو میری ایک خفیہ قوت ہے اس نے مجھے ابھی ابھی ایک بری خبر سنائی ہے لہٰذا میں اب یہاں سے افریقہ کی طرف روانہ ہوں گا لیکن یہاں سے کوچ کر جانے سے قبل میں تمہارے متعلق یہ اطمینان کر لینا چاہتا ہوں کہ تم کسی محفوظ جگہ پہنچ گئے ہو۔"

سمسون نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "اے یوناف میرے بھائی! میں اس ہمدردی اور فکرمندی کا جس کا اظہار تم میری ذات سے متعلق کر رہے ہو تمہارا از حد ممنون ہوں، میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں یہاں سے غزہ کی طرف نکل جاؤں گا اور وہاں ایک گمنام شخص کی حیثیت سے اپنی زندگی کے باقی دن گزار دوں گا۔ گو سارے ارض فلسطین کے لوگ مجھے میری جسمانی قوت اور طاقت کی وجہ سے جانتے اور پہچانتے ہیں پھر بھی مجھے امید ہے کہ میں غزہ میں گوشہ گیری اور تنہائی کی زندگی گزارنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔

یوناف نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "تمہارا فیصلہ درست ہے سمسون! تم غزہ کی طرف نکل جاؤ اور وہاں تم پر سکون زندگی گزار سکو گے شاید زندگی میں میری اور تمہاری پھر بھی ملاقات ہو جائے اور ہاں سمسون! میں یہاں سے غزہ تک تمہارا ساتھ دوں گا۔ تم وہاں قیام کر لینا جب کہ میں وہاں سے افریقہ کی طرف نکل جاؤں گا۔"

سمسون نے فکرمندی سے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "اے یوناف! افریقہ میں اپنا کام ختم کرنے کے بعد میری طرف ضرور آنا۔ میں تمہارا انتظار کروں گا۔ نیکی کا ایک نمائندہ ہونے کی بنا پر مجھے تم سے ایسی محبت اور ہمدردی ہو گئی ہے جیسے جسم اور سایہ جیسے شہر اور اس کی رونق جیسے صدا اور اس کی بازگشت کاش میں اور تم ہمیشہ ساتھ رہ سکتے۔"

یوناف نے دکھ سے کہا۔ "اے سمسون! یہ زندگی تو ایک سرائے خانہ ہے، کوئی خوابوں کی دلدل سے نکل کر آتا ہے اور کوئی اندھی اندھیری زمین کی دکھ کی طرف لوٹ جاتا ہے۔ انسانی زندگی ایک تاریک اور بھٹکتی ہوئی رات جیسی ہوتی ہے اور انسان کا خداوند پر ایمان اور اس کے نیک اعمال ان اندھیروں کے اندر شمعوں کی طرح اجالا پیدا کر دیتے ہیں۔ اے

ہو یہ نئے اور پرانے بادشاہ کی رسومات سے تمہارا کیا مطلب ہے۔؟''

یوناف کے اس استفسار پر مریشس کے چہرے پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ پھر یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔ ''سنو یوناف! میں تمہیں ان کی حکومت اور رسومات سے تفصیل کے ساتھ آگاہ کرتا ہوں۔ کانگو سے تعلق رکھنے والی ان لوگوں کی حکومت کو سلطنت بینورو کے نام سے پکارا جاتا تھا اور جو بھی اس سلطنت کا بادشاہ بنتا ہے اسے کبانگا کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ اس بینورو نام کی سلطنت میں بہت سی عجیب و غریب رسومات پائی جاتی ہیں جو کچھ یوں ہیں کہ جونہی بادشاہ کسی مہلک مرض میں مبتلا ہوتا ہے یا بڑھاپے کے سبب اس کے قویٰ مضمحل ہونا شروع ہو جاتے ہیں تو اسے خودکشی کر لینی پڑتی ہے اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس کی بیوی سے یہ کام لیا جاتا ہے کہ اسے زہر پلا کر ختم کر دے اور اگر یہ دونوں طریقے نہ کئے جائیں تو بادشاہ کو ختم کرنے کا ایک تیسرا طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔

اور یہ تیسرا طریقہ کچھ اس طرح ہے کہ جب کبانگا (بادشاہ) کی موت کا وقت قریب آنے لگتا ہے اور لوگ یہ اندازہ کر لیتے ہیں کہ بادشاہ اب مر جائے گا تو سلطنت کا سب سے بڑا جادوگر بادشاہ کے گلے میں رسی کا پھندا ڈالتا ہے اور پھر اس پھندے کو آہستہ آہستہ کستے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ بادشاہ کا کام تمام ہو جاتا ہے۔ بادشاہ کو طبعی موت نہیں مرنے دیا جاتا کیونکہ اگر ایسا ہو جائے تو اس کے شاہی خاندان کی حکومت ختم ہو جاتی ہے اور اس کے لئے پھر کسی نئے خاندان کی تلاش کرنا پڑتی ہے جو حکومت کی ذمہ داریاں سنبھال سکے۔

اگر بادشاہ یعنی کبانگا کبھی کسی جنگ کے دوران زخمی ہو جائے تو اس کے ساتھی اسے مار ڈالتے ہیں تاکہ وہ کہیں اپنی طبعی موت نہ مر جائے۔ اس کے علاوہ ان میں ایک اور عجیب و غریب رسم بھی ہے اور وہ یہ کہ جس عورت کی زچگی ہونے والی ہو اسے سرکنڈوں کی ایک کٹیا میں علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔ زچگی سے پہلے ہی عورت اپنے مرد کو آگاہ کر دیتی ہے اور وہ مرد اس کے لئے علیحدگی میں ایک کٹیا کا انتظام کر دیتا ہے اور زچگی کے دوران اس عورت کی ماں یا کوئی عورت کے سوا اس کے پاس رہ بھی نہیں سکتا۔ زچگی کے بعد قبیلے کا کوئی طلسم گر اس پر اپنا سحر کرتا ہے اور اس کی طہارت کا سامان کرتا ہے اس کے بعد وہ دوبارہ اپنے قبیلے میں رہنے کے قابل ہو سکتی ہے۔''

مریشس جب خاموش ہوا تو یوناف نے کہا۔ ''اے مریشس یہ تو نے عجیب سے تو واقعات سنا ڈالے ہیں۔''

اس پر مریشس بولا۔ ''اے یوناف اس تاریک براعظم میں تو اس سے بھی ہولناک واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں وسطی افریقہ میں جہاں قبائل آزاد ہوتے ہیں اور ان کی کوئی مرکزی حکومت نہیں ہوتی تو ایسے قبیلے کے سردار کو چتوما کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ اس چتومے کو بھی طبعی موت نہیں مرنے دیا جاتا کیونکہ ان قبائل کا عقیدہ ہے کہ اگر ان کا چتوما اپنی طبعی موت مر جائے تو یہ دنیا فنا و برباد ہو جائے۔ اس لئے کہ ان کے عقیدہ کے مطابق یہ دھرتی ان کے چتومے ہی کے کمال قوت کے سہارے قائم ہے اور اگر چتومے اپنی طبعی موت مر جائے تو چشم زدن میں یہ دھرتی تہس نہس ہو کر رہ جائے۔

چنانچہ ایسا ہوتا ہے کہ جب چتومے بیمار ہوتا ہے اور اس کی موت یقینی نظر آنے لگتی ہے تو وہ شخص جسے اس کا وارث بنایا جانا ہوتا ہے وہ ایک بلم یا رسی لے کر چتومے کے گھر یا خیمے میں داخل ہوتا ہے اور اسے زدوکوب کر کے یا گلا گھونٹ کر اسے ہلاک کر دیتا ہے۔ اے یوناف! دور کی کیا بات ہے، خود ہماری ان سرزمینوں کے اندر بھی ایسی ہی رسومات ہوتی ہیں گو آج کل ہمارے ہاں لوگ آزادانہ قبائلی زندگی بسر کر رہے ہیں لیکن کچھ عرصہ قبل یہاں بھی ایک مرکزی حکومت تھی جس میں بادشاہوں کو دیوتاؤں کا سا درجہ حاصل تھا اور دیوتاؤں کی طرح ہی ان کی پوجا کی جاتی تھی اور جب سلطنت کے ساحر اور جادوگر دیکھتے کہ بادشاہ کے جسم پر جھریاں یا سفید بال نمودار ہو گئے ہیں تو وہ ایک قاصد کے ذریعہ بادشاہ کو مرنے کا حکم لکھ کر بھیجتے۔ لہٰذا بادشاہ اپنا کام آپ تمام کر لیا کرتا اور اس کی جگہ کسی اور کو بادشاہ بنا دیا جاتا تھا۔''

یوناف سر کو ہلاتے ہوئے تعجب اور حیرت کا اظہار کر رہا تھا کہ مریشس نے اسے مخاطب کر کے کہا۔ ''اے یوناف یہ رسومات جو میں نے تمہیں سنائی ہیں وہ نئی اور انوکھی نہیں ہیں بلکہ ان کا رواج بہت سے ملکوں اور قبائل کے اندر ہے۔ تم مصر ہی کو لو۔ یہ افریقہ کے اندر سب سے بڑی سلطنت تسلیم کی جاتی ہے اور مصریوں کو سب سے زیادہ مہذب اور ترقی یافتہ سمجھا جاتا ہے۔ مصر کے سب سے بڑے دیوتا کا نام رع ہے اور رع کی نسبت سے مصر کے ہر بادشاہ کو فرع کہہ کر پکارا جاتا تھا۔ یعنی رع دیوتا کا اوتار، آہستہ آہستہ فرع بگڑ کر فرعون بن گیا۔ جب فرعون مر جاتا تھا تو مصریوں کو بہت دکھ اور صدمہ ہوا کرتا تھا اس لئے کہ وہ فرعون کو اپنے دیوتاؤں کے دیوتا رع کا اوتار خیال کرتے تھے اور بادشاہ کا بوڑھے ہو کر مر جانا انہیں بڑا گراں گزرتا تھا۔ لہٰذا برسہا برس کی محنت اور کاوش کے بعد مصریوں نے حنوط کاری کا فن ایجاد کر لیا۔

حنوط کاری کا فن ایجاد کر کے مصری یہ خیال کرنے لگے تھے کہ انہوں نے مردوں کی روحوں کو نئی زندگی عطا کر دی ہے اور زندہ آدمیوں کی طرح ان کی بھی بقائے دوام کی امید بندھ گئی تھی۔ حنوط کاری کے اس فن کی ایجاد کے بعد لوگ نہ صرف فرعون بلکہ اپنے دیوتاؤں کی ممیاں بھی محفوظ کر کے رکھنے لگے۔ اس بنا پر مصر کے دیوتا اوسائی کی ممی میڈلس شہر میں محفوظ ہے۔ ایک دوسرے دیوتا انہوری کی ممی تھیس شہر کے اندر محفوظ کر دی گئی ہے۔ ایک اور دیوتا کوموکی ممی ہیلیو پولس شہر میں محفوظ ہے۔ میں ایک بار مصر گیا تو ان ساری ممیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آیا تھا۔ شاید تم اعتبار نہ کرو پر یہ ایک حقیقت ہے اور اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔"

یوناف نے مسکراتے ہوئے کہا۔" میں تمہارے ان مصری انکشافات کا تو اعتبار کرتا ہوں اس لئے کہ مصر میں رہتے ہوئے یہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا ہوں۔"

یوناف ذرا رکا پھر اس نے مریشس کو مخاطب کر کے دوبارہ کہا۔

"اے مریشس اس خانہ بدوش قبیلے نے کدھر کا رخ کیا تھا۔"

"مریشس نے کہا۔" وہ دریائے کانگو کی طرف گئے تھے اور وہیں پر جا کر وہ خیمہ زن ہوں گے۔ سنو یوناف! کانگو کی بیزورو نام کی سلطنت کے کبانگا (بادشاہ) کی موت کا وقت آ گیا ہے۔ اسی لئے اس خانہ بدوش قبیلے کو وہاں طلب کیا گیا ہے تا کہ اس قبیلے کا بڑا ساحر مارو اپرانے بادشاہ کو مارنے اور نئے بادشاہ کو تخت نشین کرانے کا فرض انجام دے اس لئے کہ مارو نام کا یہ ساحر بیزورو کی سلطنت کا سب سے بڑا اور قابل عزت ساحر خیال کیا جاتا ہے۔"

مریشس کے خاموش ہونے پر یوناف نے پھر پوچھا۔" اے مریشس! اب میرے ایک اور سوال کا جواب دو اور وہ یہ کہ اس خانہ بدوش قبیلے کا جو طاقت ور جوان تھا جس کا نام تم نے بانتو بتایا ہے اس نے کیوں تمہاری اس بستی کے لوگوں پر ہاتھ اٹھایا اور انہیں مارا پیٹا۔؟"

مریشس نے دکھ اور تکلیف دہ احساس سے کہا۔" اس بانتو نام کے طاقت ور جوان نے اپنی بستی کی کچھ بکریاں پکڑ کر انہیں کاٹ ڈالا اور اپنے قبیلے والوں کو کھلا دیا اور جب ہماری بستی کے لوگ اس کے پاس احتجاج کرنے گئے تو اس نے سب کو مارا پیٹا۔"

اس انکشاف پر یوناف نے ہاتھ آگے بڑھا کر مریشس سے مصافحہ کیا اور اسے مخاطب کر کے کہا۔" اے مریشس میں اب دریائے کانگو کی طرف کوچ کروں گا اور بانتو نام کے اس جوان سے اس [illegible] کی باز پرس کروں گا اس لئے کہ یہ تکلیف دہ واقعہ اس وقت رونما ہوا جب میں یہاں کا سردار تھا۔ اس لئے بانتو سے باز پرس میرا فرض بنتا ہے اور ساتھ ہی یہ مجھے خوشی بھی ہے کہ کلوا والوں نے اپنے لئے نئے سردار کا انتخاب کر لیا ہے اس لئے کہ میں مستقل طور پر ایک جگہ رہائش نہیں رکھ سکتا کہ میرا کام ہی ایسا ہے۔"

مریشس سے مصافحہ کرنے کے بعد یوناف تیزی کے ساتھ سرائے سے باہر نکل گیا جب کہ مریشس اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔ سرائے سے باہر نکل کر یوناف نے ہلکی ہلکی اور نرم آواز میں پکارا۔" ابلیکا! ابلیکا! تم کہاں ہو۔؟"

ابلیکا نے اسی لمحہ یوناف کی گردن پر اپنا مرمری لمس دیا پھر اس کی مسکراہٹ اور کھلکھلاتی ہوئی آواز سنائی دی۔" اے یوناف میرے حبیب! میں یہیں ہوں، میرا خیال اور اندازہ ہے کہ جو بات تم مجھ سے پوچھنے والے ہو اس کی اطلاع میں پہلے ہی حاصل کر چکی ہوں کہ وہ خانہ بدوش قبیلہ اس وقت دریائے کانگو کے کنارے بولو شہر سے باہر خیمہ زن ہے اور جس جگہ یہ خانہ بدوش قبیلہ پڑاؤ کئے ہوئے ہے وہیں پرانے بادشاہ کو مارنے اور نئے بادشاہ کو تخت نشین کرنے کی رسم ادا کی جائے گی۔ اب بولو یوناف تم یہی پوچھنا چاہتے تھے نا؟"

یوناف نے مسکراتے ہوئے کہا۔" تمہارا اندازہ درست ہے ابلیکا! میں تم سے یہی پوچھنا چاہتا تھا اور اے ابلیکا! اب جب کہ یہ معلومات تم نے فراہم کر دی ہیں تو میں دریائے کانگو کے کنارے بولو شہر کی طرف کوچ کرتا ہوں۔"

ابلیکا نے مسکراتی ہوئی آواز میں کہا۔" اے میرے حبیب میں تم سے اتفاق کرتی ہوں، تمہیں ضرور بولو کی طرف کوچ کرنا چاہئے اور پھر دیکھتے ہیں بادشاہ کی رسم کیسے ادا کی جاتی ہے۔ وہ بانتو نام کا جوان کیسا طاقت ور ہے اور خانہ بدوش قبیلے کے سردار سکادو کی بیٹی، سو کیسی خوبصورت اور پرکشش ہے۔"

اس کے ساتھ ہی یوناف اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اور وہاں سے وہ دریائے کانگو کی طرف کوچ کر گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یوناف دریائے کانگو کے کنارے بالو شہر سے باہر خیموں کے ایک وسیع جنگل کے اندر نمودار ہوا۔ یہ اس خانہ بدوش قبیلے کے خیمے تھے جسے افریقہ میں سانگا کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ خیموں کے اندر یوناف ایک

جوان کے پاس آیا اور اسے مخاطب کر کے کہا۔ ''اے میرے عزیز! اگر میں غلطی پر نہیں ہوں تو یہ ایک خانہ بدوش قبیلہ ہے اور اس قبیلہ کے سردار کا نام مکادو ہے۔؟''

اس جوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''اے اجنبی! تمہارا اندازہ درست ہے۔ یہ سانگا نام کا خانہ بدوش قبیلہ ہے اور ہمارے سردار کا نام مکادو ہی ہے تم اپنے متعلق کہو۔ تم کون ہو اور کیوں ایسی گفتگو کر رہے ہو۔؟''

یوناف دوبارہ نرم لہجے میں بولا۔ ''اے عزیز! تم مجھ سے میرے احوال نہ پوچھو۔ بس تم مجھے اپنے سردار مکادو کے خیمے کی طرف لے چلو۔ میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔''

اس پر اس جوان نے خوش خلقی سے کہا۔ ''تم میرے ساتھ آؤ، میں تمہیں مکادو کے خیمے کی طرف لے چلتا ہوں۔''

یوناف چپ چاپ اس خیمے کی طرف ہو لیا۔

یوناف اس جوان کے ساتھ جانوروں کی کھالوں سے بنے ہوئے ان خیموں کے اندر آگے بڑھتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ ایک بہت بڑے خیمے کے قریب رک گیا۔ اس خیمے کے سامنے ایسی کھالوں کا ایک شامیانہ بنا ہوا تھا جن پر کپڑے کا کام کیا ہوا تھا اور عین شامیانہ کے نیچے گھاس سے بنی ہوئی ایک چٹائی پر پچیس سے تیس سال کی عمر کے درمیان کا ایک جوان بیٹھا ہوا تھا اور اس جوان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس جوان نے کہا۔ ''وہ سامنے شامیانے تلے اور گھاس کی چٹائی پر اس قبیلے کا سردار مکادو بیٹھا ہوا ہے۔ پہلے اس مکادو کا باپ ہمارا سردار تھا اور اب یہ مکادو اس قبیلے کا سردار ہے۔''

یوناف نے اس جوان کی طرف شفقت سے دیکھا اپنی نقدی کی تھیلی سے سونے کا ایک سکہ نکال کر اسے دیا اور کہا۔ ''اے عزیز! تیرا شکریہ جو تو نے یہاں تک میری راہنمائی کی اب تم جا سکتے ہو۔ میں اب اس مکادو سے بات کرتا ہوں۔''

وہ جوان واپس چلا گیا جب کہ یوناف سردار مکادو کے شامیانہ کی طرف بڑھا۔

مکادو کے قریب جا کر یوناف رکا پھر اسے مخاطب کر کے کہا۔ ''اگر میں غلطی پر نہیں تو تم اس سانگا نام کے خانہ بدوش قبیلے کے سردار مکادو ہو!''

مکادو نے ایک بار غور اور مشتبہ نگاہوں سے یوناف کی طرف دیکھا پھر کہا۔ ''اے اجنبی! میں نہیں جانتا تو کون ہے اور کیوں میرے قبیلے میں داخل ہوا۔ بہرحال تم جو بھی ہو اس کی مجھے پرواہ نہیں۔ تم میرے پاس آ کر بیٹھ جاؤ، پھر مجھ سے کہو کہ تم کس غرض سے میرے پاس آئے ہو۔؟''

یوناف آگے بڑھ کر مکادو کے سامنے چٹائی پر بیٹھ گیا پھر بولا۔ ''اے مکادو! میرا نام یوناف ہے۔ میں جھیل میرو کے کنارے کی بستی کلوا کی طرف سے آیا ہوں اور تمہارے قبیلے کے بانتو نام کے جوان سے ملنا چاہتا ہوں کہ وہ میرا مقروض ہے اور میں اس سے قرض کا مطالبہ کرنے آیا ہوں۔ اے مکادو! کیا تم بانتو نام کے اپنے قبیلے کے اس جوان کو یہاں نہ بلواؤ گے تاکہ تمہاری موجودگی میں ہی اس سے انتقام لے سکوں۔''

مکادو نے چونک کر یوناف سے پوچھا۔ ''تم بانتو سے کیسا انتقام لینا چاہتے ہو۔؟''

فیصلہ کن انداز میں مکادو کو مخاطب کر کے یوناف نے کہا۔ ''اے مکادو! پہلے بانتو کو یہاں بلواؤ پھر میں بتاؤں گا۔ میں اس سے کیسا انتقام لینا چاہتا ہوں۔''

مکادو نے اس بار خشمگیں نگاہوں سے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''اگر میں بانتو کو یہاں نہ بلواؤں تب۔؟''

یوناف نے کھولتے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''اے مکادو! اگر تم ایسا ناروا سلوک کرو گے تو پھر میں کسی کو بتائے بغیر چپ چاپ بانتو کی گردن کاٹ کر یہاں سے چلا جاؤں گا۔''

اس پر مکادو نے تلخ لہجے میں کہا۔ ''اے اجنبی! تم بھول رہے ہو، بانتو ایک ایسا جوان ہے جس سے چٹانیں بھی ٹکرا کر پاش پاش ہو جاتی ہیں تم ہرگز اس سے اپنا انتقام نہ لے سکو گے۔''

مکادو تھوڑی دیر کے لئے رکا پھر اس نے غور و تعجب سے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اے اجنبی! تمہاری باتوں اور تمہارے اس دعوے کو بھی پس پشت نہیں ڈالا جا سکتا۔ اس لئے اگر تم اپنے آدمیوں کا انتقام لینے اس قدر مسافت طے کر سکتے ہو تو پھر تم بھی کوئی عام انسان نہیں اور پھر تمہارا قد کاٹھ تمہارے اعضاء و جوارح اور تمہاری جسمانی ساخت بھی بتاتی ہے کہ تم کوئی غیر معمولی انسان ہی ہو۔'' مکادو کہتے کہتے رک گیا اور پھر اپنے سامنے اشارہ کرتے ہوئے اس نے کہا۔ ''اے اجنبی! لو بانتو کو ساتھ لانے کی ضرورت بھی پیش نہیں آئی۔ وہ خود ہی ادھر آ رہا ہے اس کے ساتھ ہمارے قبیلے کا ساحر مارووا اور اس کی بیٹی باسو بھی ہیں۔''

جب وہ تینوں نزدیک آئے تو یوناف نے اندازہ لگایا کہ ساحر مارووا کی بیٹی باسو ایسی ہی حسین اور پرکشش تھی جیسی سرائے کے مالک مریشس

نے اس کی تعریف کی تھی۔ ان کے نزدیک آنے پر سردار مکادو نے بانتو کو مخاطب کرکے کہا۔ "اے بانتو یہ جوان جو اس وقت میرے پاس بیٹھا ہوا ہے اس کا نام یوناف ہے، یہ جھیل میرو کی سرزمین سے آیا ہے، یہ تم سے انتقام لینے کا ارادہ رکھتا ہے کیونکہ تو نے جھیل میرو کے کنارے کچھ لوگوں کو مارا تھا۔ یہ جوان انہی کا انتقام لینے ایسی طویل مسافت طے کرکے یہاں آیا ہے۔ اب تم ہی کہو اس سلسلے میں تم کیا کہتے ہو۔؟"

بانتو نے پہلے ایک زوددار قہقہہ لگایا، پھر بولا۔ "اے سردار مکادو! ایسے کئی نوجوان ماضی میں مجھ سے ٹکرانے کا عزم لے کر آئے پر تو جانتا ہے کہ میں نے سب کو ٹوٹے ہوئے برتن کی طرح پاش پاش اور پھٹے بوسیدہ کپڑے کی طرح جھیر جھیر کرکے رکھ دیا تھا۔ اب اگر اس جوان کو بھی زندگی عزیز نہیں ہے تو ضرور مجھ سے ٹکرا دیکھے۔ یہ میرے مقابل آنے سے قبل اسے اس کے ممکنہ انجام سے ضرور آگاہ کردو۔"

یوناف نے اپنی جگہ پر بیٹھے ہی بیٹھے کہا۔ "اے بانتو! میں ان عام جوانوں میں سے نہیں ہوں جن کے ساتھ ماضی میں تم ٹکرائے ہوگے۔ میں جو ارادہ کرتا ہوں اسے کر دکھاتا ہوں اور اے بانتو! مجھے تم ان جوانوں جیسا بھی نہ سمجھ لینا جنہیں تم ماضی میں اپنے سامنے زیر کرتے رہے ہو۔ مجھ سے ٹکرانا یقیناً تمہاری حماقت ہوگی اور میری ضرب تمہارے لئے یقیناً تعجب خیز ثابت ہوگی۔"

یوناف کی اس گفتگو سے بانتو کی حالت غصے اور غضب میں تخریب کی ظلمتوں اور منحوس ساعتوں جیسی ہوکر رہ گئی تھی پھر شاید اس نے کوئی فیصلہ کیا اور اپنے پاؤں کی ایک سخت اور زوردار ٹھوکر اس نے یوناف کی پسلیوں پر دے ماری۔ یہ ضرب خاصی زوردار اور تکلیف دہ تھی۔ اس کے بعد بانتو آگے بڑھ کر یوناف پر حملہ آور ہوگیا، اس نے یوناف کو دبوچ کر اپنے نیچے رکھ لیا اور اس پر مکوں اور اپنی کہنیوں کی ضربوں کی بارش کردی۔ بانتو کی اس کارگزاری پر سردار مکادو، ساحر مارو اور اس کی بیٹی ہاسوتیتوں ہی خوش اور مطمئن دکھائی دے رہے تھے۔ پر اچانک ہی ایک تبدیلی اور انقلاب رونما ہونا شروع ہوگیا کیونکہ یوناف نے اپنا پاؤں بانتو کے پیٹ میں جماتے ہوئے دور پھینک دیا تھا اور اس کے ساتھ ہی وہ اپنے کپڑے جھاڑتا ہوا خود بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ بانتو بھی زمین پر گرنے کے بعد فوراً اٹھ کھڑا ہوا تھا اور دوبارہ یوناف کی طرف بڑھا تھا۔ (باقی آئندہ)

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

یہودیوں نے اب چرچ میں آگ لگائی

مقبوضہ بیت المقدس میں یہودی آبادکاروں نے شاہراہ انبیاء پر واقع ایک چرچ کو نذر آتش کر دیا ہے۔ مسیحی برادری کی اہم شخصیات نے واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے آسمانی مذاہب کے درمیان فساد اور شرانگیزی پھیلانے کی نئی شرارت قرار دیا ہے۔ خبر رساں اداروں کے مطابق بیت المقدس میں شاہراہ انبیاء پر واقع چرچ کے نگراں زکریا المشرقی نے ایک نیوز کانفرنس میں بتایا کہ یہودی آبادکاروں نے چرچ پر حملہ رات کے وقت کیا۔ اس کے قیمتی سامان کی توڑ پھوڑ کے بعد آگ لگا دی جس سے چرچ کا بیشتر حصہ جل کر خاکستر ہو گیا۔ واقعہ کے فوری بعد اسرائیل پولیس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں نے جائے وقوع کو گھیرے میں لے کر واردات کی تفتیش شروع کر دی ہے۔ آخری اطلاعات آنے تک کسی شخص کو حراست میں نہیں لیا گیا تھا۔ زکریا المشرقی نے عیسائی عبادت گاہ کو نشانہ بنائے جانے کی شدید مذمت کی۔ ان کا کہنا تھا کہ انتہا پسند یہودی اس طرح کے جرائم کے ارتکاب کے ذریعے آسمانی مذاہب کی تعلیمات کی توہین اور مذہبی شرانگیزی کو ہوا دے رہے ہیں۔ المشرقی نے بتایا کہ یہودی آبادکاروں نے چرچ کی دو منزلہ عمارت پر اس کی عقبی سمت سے حملہ کر کے پہلے اس کی کھڑکیاں توڑیں بعد ازاں اندر داخل ہو کر آگ لگا دی جس سے اس کے فرسٹ فلور میں موجود سامان جل کر خاکستر ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ نذر آتش کیا جانے والا چرچ 1897 میں تعمیر کیا گیا تھا۔ 1948 میں قیام اسرائیل کے بعد اسے بند کر دیا گیا تاہم 1967 میں اسے دوبارہ کھولا گیا تھا اور مقامی عیسائی آبادی کا یہ واحد بڑا چرچ تھا۔ المشرقی نے تمام سیاسی اور سماجی حلقوں سے مطالبہ کیا ہے کہ بیت المقدس میں یہودی آبادکاروں کے ہاتھوں مذہبی مقامات کو نقصان پہنچانے سے بچائیں اور مساجد اور چرچوں کی حفاظت کے لئے فوری مداخلت کریں۔ انہوں نے بیت المقدس کی فلسطینی نمائندہ شخصیت کی توجہ بھی متشدد یہودیوں کے مجرمانہ اقدامات کی طرف مبذول کرائی اور اس طرح کے واقعات کی روک تھام کے لئے اسرائیل پر دباؤ ڈالنے کا مطالبہ کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ مذہبی مقامات کا تحفظ صرف فلسطینیوں کی ذمہ داری نہیں بلکہ عالمی برادری کو بھی یہودیوں کے متشددانہ رویوں کے خاتمے اور مذاہب کے درمیان باہمی احترام کے فروغ کے لئے سنجیدہ اقدامات کرنا ہوں گے۔ خیال رہے کہ یہودیوں نے گزشتہ چار ماہ کے دوران تین مساجد کو نقصان پہنچایا ہے۔

☆☆☆